بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا

الحمد للہ کہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب عامل نحوی المسمٰی بنام

البشیر الکامل

بحل

شرح مأتہ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

۱. اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ
۲. صاحب مأتہ عامل۔
۳. مفصل حالات علم النحو۔
۴. عِلمُ النحو۔

علم نحو و صرف۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب بیان نحوی امر المسمی بنام

البشیر الکامل
شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

١ اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ
٢ صاحب مائۃ عامل۔ علم نحو و صرف۔
٣ مفصل حالات علم النحو۔
٤ علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

صَاحبؒ مائۃ عامِل

تعارف

عبدالقاہر نام، ابوبکر کنیت، والد کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ جرجان کے باشندے ہیں جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔ اکابرِ نحاۃ میں سے ہیں۔ علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے۔ معانی وبیان کے امام مانے جاتے ہیں۔ آپ کی نظروسیع وفکر صحیح وقلم بخیح سے علمِ معانی کی جو خدمت منتہی الغایات واقصی النہایات بہم پہنچی ہے اس کا عشرِ عشیر بھی کوئی نہ کرپایا۔ انواع مجاز کے درمیان فرق قائم کرنا۔ بعض کو مرسل اور بعض کو استعارہ قرار دینا، انواعِ متشابہہ کے درمیان تمیز کرنا، مسائل ملتبسہ کو متمیز بالحدود کرنا اسی امام عالی مقام کی سعی بلیغ اور کامل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آپ کی تحقیقات غامضہ اور آپ کے زریں اقوال علماء بلاغہ کے لئے آج تک مشعلِ راہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ کی بے پایاں خدمات کی بناء پر علماء بلاغہ نے آپ کو واضع علمِ بیان کے خطاب سے یاد کیا ہے۔

تحصیل علم

زمرۂ متقدمین کے ائمہ وشیوخ کا عام شیوہ تھا کہ وہ تحصیلِ علم کی خاطر صحرانوردی اور بادیہ پیمائی کرتے اور مختلف ملکوں کا سفر اختیار کرکے سینکڑوں اساتذہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ مگر شیخ عبدالقاہر نے ابوعلی فارسی کے خواہر زادہ کے علاوہ نہ کسی اور سے علم حاصل کیا اور نہ شہر جرجان سے باہر قدم نکالا۔ انہیں سے آپ کی تحصیل کا آغاز ہے اور انہیں سے فاتحہ فراغ۔ اس کے باوجود آپ آسمانِ علم وفضل پر مہرِ تاباں بن کر نمودار ہوئے اور علومِ عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع وغیرہ میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج تک آپ کا نام روشن ہے۔ طاش کبریٰ زادہ آپ کی توصیف میں رقمطراز ہیں کہ عربی دانی اور فصاحت وبلاغت کے بڑے اماموں میں تھے اور مسلک کے لحاظ سے شافعی اور اشعری تھے۔" احمد بن عبداللہ الضریر المہابازی صاحب "شرح اللمع" اور ابو المظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق الابیوردی صاحب "المختلف والمؤتلف" وغیرہ آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔ ومن شعرہ رحمہ اللہ ؎

کبر علی العلم یا خلیلی، ومل الی الجہل میل ہائم ؛ وعش حمار التعش سعیدا، فالسعد فی طالع البہائم

وقال ؎

لا نامن النفثۃ من شاعر، مادام حیاسالما ناطقا ؛ فان من یمدحکم کاذبا، یحسن ان یہجو کم صادقا

وفات

آپ نے سنہ ۴۷۱ھ میں بزبانِ جگر لکھنوی یہ کہتے ہوئے ؎ لو خدا حافظ وہاں جاتے ہیں اب ؛ جس جگہ جاکر کوئی آتا نہیں۔ وفات پائی۔ بعض حضرات نے سنہ وفات (۴۷۴) ذکر کیا ہے۔

تصانیف

(۱) المغنی۔ شیخ ابوعلی فارسی کی "الایضاح" کی شرح ہے جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے۔ (۲) المقتصد شرح مذکور "المغنی" کا خلاصہ ہے۔ ایک جلد میں ہے۔ (۳) اعجاز القرآن (۴) تفسیر الجرجانی۔ یہ غالباً سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ (۵) الجمل۔ علم نحو میں مختصر سا رسالہ ہے۔ (۶) العمدہ یہ علم تصریف میں ہے۔ (۷) دلائل الاعجاز (۸) اسرار البلاغہ، دونوں معانی وبیان کی مایۂ ناز کتابیں ہیں جن کے متعلق حسبِ ذیل الفاظ میں تعریف کی گئی ہے۔ یہ دونوں بڑی نشانی ہیں اور دونوں علوم میں یدِ بیضا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعد کے لوگ سب آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں۔ (۹) مختار الاختیار فی فوائد معیار النظار، معانی، بیان، بدیع اور قوافی میں ہے۔ (۱۰) مائۃ عامل، عوامل نحو کے موضوع پر بہترین اور مشہور ومتداول متن ہے۔

شروح وتعلیقات مائۃ عامِل

(۱) شرح العوامل۔ از شیخ حاج باباطوسی (۲) شرح العوامل از شیخ حسام الدین توقانی۔ (۳) شرح العوامل۔ از شیخ احمد بن مصطفےٰ معروف بطاشکبری زادہ متوفی سنہ ۹۶۸ھ (۴) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن بخشی متوفی فی اوائل سنہ ۱۰۰ھ (۵) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن نصوح ابن اسرائیل (۶) شرح العوامل۔ از علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی متوفی سنہ ۸۵۵ھ (۷) الاعراب فی ضبط عوامل الاعراب۔ از شیخ ابراہیم بن احمد جزری (۸) تعلیق بر عوامل از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی سنہ ۸۱۶ھ (۹) شرح عوامل جرجانیہ۔ از ملا سعداللہ (۱۰) شرح عوامل جرجانیہ۔ از حسن بن موسیٰ کردی[1] متوفی سنہ ۱۱۴۸ھ۔

---

[1] نزہۃ الخواطر۔ ع۵ قال السیوطی فی البغیۃ ولیس لعبد القاہر استاد سوی محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن عبد الوارث الفارسی النحوی۔

مفصّل حالات علمِ النحو

لغوی معنی لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اوّل قصد وارادہ یقال نحوتُ ہذا نحوًا ای قصدت قصدًا دوم جہت مثل" ہن نحو البیت عامدات " سوم مثل یقال ہذا نحوًا ای مثلہ چہارم نوع یقال. ہذا علیٰ اربعۃ انحاءٍ " ای انواعٍ پنجم راستہ مثل" ہذا النحو السوی ای الطریق المستوی ششم فصاحت یقال" ما احسن نحوک فی الکلام " ہفتم پھرانا یقال" نحوتُ بصری الیہ" ای صرفتُ وقال الامام الداؤدی ؎ للنحو سبع معان قداتت لغۃ + جمعتہا ضمن بیت مفرد کملا. قصد ومثل ومقدار وناحیۃ + نوع وبعض وحرف فاحفظ المثلا۔

اصطلاحی تعریف علم نحو وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب دینا، ترکیب وافراد سے بحث کی جائے، کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے کہ علمِ نحو جس کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس کے ذریعہ ترکیب عربی کی کیفیت از روئے صحت وسقم اور اس چیز کی کیفیت معلوم ہو جو ترکیب عربی میں الفاظ کے وقوع یالا وقوع سے متعلق ہے۔

موضوع علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔ کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم نحو کا موضوع لفظ موضوع ہے مفرد ہو یا مرکب، یعنی لفظ موضوع باعتبار ہیئت ترکیبیہ اور باعتبار ادائیگی معانی اصلیۃ، وقال فی مدینۃ العلوم وموضوعہ المرکبات والمفردات من حیث وقوعہا فی التراکیب والادوات لکونہا روابط التراکیب۔

غرض وغایت گفتگو کے وقت معانی وضعیہ پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملاکر تلفظ کرنے میں غلطی واقع سے بچنا ہے۔

شرف علم نحو صاحب مدینۃ العلوم وصاحب مفتاح السعادہ نے لکھا ہے کہ علم نحو کا حاصل کرنا فروض کفایہ میں سے ہے کیونکہ کتاب اللہ وسنّتِ رسولؐ سے استدلال کرنے میں اس کی احتیاج واقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کا قول منقول ہے" تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض کہ علم نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض وسنن کو سیکھتے ہو۔ ایوب سختیانی فرماتے تھے" تعلموا النحو فانہ جمال للوضیع وترکہ ھجنۃ للشریف کہ علم نحو سیکھو کیونکہ یہ فرومایہ کے لئے بھی باعثِ جمال ہے اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہنا باعثِ عیب ہے۔ وللہ درالکسائی فی النحو ؎ انما النحو قیاس یتبع + وبہ فی کل علم ینتفع، واذاما ابصر النحو الفتی۔ مرّ فی المنطق مرافاتسع، واتقاہ کل من یعرفہ + من جلیس ناطق او مستمع، واذالم یعرف النحو الفتی + ہاب ان ینحق جنبا فانقمع، فتراہ ینصب الرفع دما × کان من نصب ومن خفض رفع، اہمافیہ سواء عندکم × لیست السنۃ فینا کالبدع،

تدوین ابوبکر محمد بن الحسن زبیدی کہتے ہیں کہ دورِ جاہلیت اور آغازِ اسلام تک اہل عرب اپنی جبلی وفطری عادت کے مطابق بلا تکلف فصیح وبلیغ زبان میں گفتگو کرتے تھے کما قال الشعر ؎

ولست بنحوی یلوک لسانہ ⁂ ولکن سیلقی اقول فاعرب

لیکن جب دینِ اسلام کو تمام ادیان ومذاہب پر غلبہ حاصل ہوا اور مختلف اللغات ومتفرق زبانیں بولنے والے لوگ جوق درجوق داخلِ اسلام ہوئے تو عرب وعجم کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد نے راہ پائی اور لوگ غلط سلط بولنے لگے اس کو دیکھ کر سلیم الفطرۃ وصحیح الذوق لوگوں کو اس کے انسداد کی فکر ہوئی،

نزہۃ الاولیاء وغیرہ میں حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان الدؤلی سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہ، کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں ایک رقعہ ہے۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے کلامِ عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ چلا ہے، اس لئے میں نے کچھ اصول منضبط کئے ہیں تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہوسکے۔ یہ فرما کر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت

فرمایا اور حکم کیا کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور اگر کوئی مزید بات تمہارے ذہن میں آئے اس کو بھی شامل کرلو۔ میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا "الکلام کلہ اسم وفعل وحرف۔ فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبئ بہ والحرف ما افاد معنی"۔ چنانچہ میں نے آپ کے ان اصول کی روشنی میں کچھ قواعد نحو یہ جمع کئے عطف و لغت، تعجب و استفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب انّ اور اس کے اخوات تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ باب لکن کو بھی اس کے ساتھ منضم کرلو۔ میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ اچھا خاصا مجموعہ ہوگیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ "ما احسن ہذا النحو الذی قد نحوت، فلذلک سمی النحو"۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ عہدِ فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا، کوئی ہے جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کلام الٰہی کا کچھ حصہ پڑھائے؟ اس پر ایک شخص نے اس کو سورۂ براۃ کی چند آیتیں پڑھائیں اور آیت "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ" میں لفظ "رسولہ" کو جر کے ساتھ تلقین کی۔ اعرابی نے کہا، کیا اللہ اپنے رسولؐ سے بری ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میں بھی اس سے بری ہوں"۔ یہ قصّہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس اعرابی کو بلا کر فرمایا کہ یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے" ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ"۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ابوالاسود دوئلی کو وضع نحو کی طرف توجہ دلائی اور ابوالاسود دوئلی نے قواعد نحو جمع کئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علم نحو کا واضع اول عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اول مانا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔ آپ ہی کے بنائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابوالاسود دوئلی نے قواعد نحو یہ جمع کئے ہیں۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ ابوالاسود دوئلی سے سوال ہوا "امن این لک ھذا النحو؟ قال لفقت حدودہ من علی بن ابی طالب"۔

نحاۃ قرن اوّل

حضرت ابوالاسود دوئلی کے بعد آپ کے تلامذہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی اور کچھ زمانہ کے بعد ابوعمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب و مہذب کیا۔ خلیل کے مشہور شاگرد سیبویہ نے اس علم میں ایک جامع کتاب "الکتاب" لکھی جو تمام بعد والوں کا ماخذ ہے۔ ہم یہاں قرن وار کچھ نحاۃ کا مختصر تعارف اور ان کے مؤلفات کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ (۱) عنبسہ بن معدان معروف بعنبسۃ الفیل متوفی ۹۳ھ (۲) میمون الاقرن متوفی ۱۰۲ھ یہ دونوں ابوالاسود دوئلی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں (۳) ابوبکر عبداللہ بن ابی اسحٰق حضرمی متوفی ۱۱۷ھ عربیت اور قرأت کے امام تھے۔ امام یونس سے ان کے علم کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ اور دریا دونوں برابر ہیں۔ یہ فرزدق کے اشعار پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرزدق نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا ؎

فلو کان عبد اللہ مولی ھجوتہ ؛ ولکن عبد اللہ مولی موالیا

آپ نے فرمایا تو نے اس میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ مولیٰ موالیا کے بجائے مولی موال ہونا چاہیے۔

(۴) ابوسلیمان یحییٰ بن یعمر عدوانی متوفی ۱۲۹ھ تابعی ہیں اور ابوالاسود دوئلی کے شاگرد ہیں تفضیل اہل بیت کے قائل تھے۔

(۵) عطاء بن ابی الاسود متوفی ۱۳۰ھ علم نحو کے بہت بڑے عالم اور ماہر تھے۔ یہ سب حضرات ایک ہی طبقہ سے متعلق ہیں۔

نحاۃ قرن ثانی

(۶) ابوعمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی ۱۴۹ھ عربیت و نحو اور قرأت تینوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ علم نحو میں آپ نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک "الاکمال" دوسری "الجامع"۔ دونوں نہایت عمدہ کتابیں ہیں، جن کے متعلق خلیل بن احمد نحوی نے کہا ہے ؎

ذھب النحو جمیعا کلہ غیر ما احدث عیسی بن عمر ؛ ذاک اکمال وھذا جامع، للناس شمس وقمر

(۷) ابوعمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بن الحصین التمیمی المازنی متوفی ۱۵۴ھ ان کے نام کی بابت اکیس اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ ان کا نام زبان ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، مشہور ماہر عربیت اور عالم نحو ہیں علم نحو میں نصر بن عاصم لیثی کے شاگرد ہیں اور ان سے یونس بن حبیب، خلیل بن احمد اور ابومحمد علی بن مبارک وغیرہ نے نحو حاصل کیا ہے وفی حقہ یقول الفرزدق ؎

ما زلت اغلق ابوابا وافتحہا ؛ حتی اتیت ابا عمرو بن عمار

کہتے ہیں کہ ان کے علمی دفاتر ان کے گھر کی چھت تک اٹے ہوئے تھے آخر عمر میں جب زہد و ورع اختیار کیا تو پورے ذخیرہ میں آگ لگادی۔ (۸) ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد بصری فراہیدی متوفی ۱۶۰ھ سید اہل ادب اور فن عروج

کے سب سے پہلے واضع ہیں۔ ابوعمرو بن العلاء کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور سیبویہ اور نضر بن شمیل وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عروض کی تقطیع کر رہے تھے اسی حالت میں ان کا صاحبزادہ ان کے پاس آیا اور حالت دیکھ کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرے والد تو پاگل ہوگئے۔ لوگوں نے آپ کو اطلاع کی تو آپ نے یہ شعر کہا ؎

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی ❊ او کنتُ اعلم ما تقول عذلتکا

لکن جهلتَ مقالتی فعذلتنی ❊ وعلمتُ انك جاهل فعذرتكا

(۹) ابوبشر عمرو بن عثمان بن قنبر معروف بسیبویہ متوفی ۱۶۱ھ متقدمین و متاخرین میں سب سے زیادہ عالم نحو ہیں۔ خلیل بن احمد یونس بن حبیب اور عیسیٰ بن عمر وغیرہ سے علم حاصل کیا اور آپ سے ابوالحسن اخفش اور قطرب وغیرہ نے تعلیم پائی۔ آپ کی تصنیف "کتاب سیبویہ" علم نحو کی بے نظیر کتاب ہے جو تمام کتب نحویہ کے لئے امہات الکتاب کا درجہ رکھتی ہے وللہ در القائل ؎

الا صلی الملیك صلاة صدق ❊ علی عمرو بن عثمان بن قنبر

فان کتابه لم یغن عنه ❊ ذوو قلم ولا ابناء منبر

علامہ انورشاہ صاحب کشمیریؒ فیض الباری میں املا کراتے ہیں کہ "فن نحو میں معتبر کتاب رضیؒ ہے اور مسائل کو جمع کرنے کے لحاظ سے الاشمونیؒ ہے اور صحیح معنی میں کتاب تو سیبویہ کی "الکتاب" ہے مگر وہ بہت دشوار ہے۔ امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے معتصم باللہ کے وزیر محمد بن عبدالمالک کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ ان کے لئے کون سی مفید اور بیش قیمت چیز ہدیہ کے طور پر لے جاؤں بہت فکر و جستجو کے بعد میری نظر سیبویہ کی کتاب پر پڑی جو میں نے فراء نحوی کی میراث سے خریدی تھی۔

(۱۰) ابوالحسن علی بن حمزہ کسائی متوفی ۱۸۹ھ نحو و لغت اور قراءت کے امام ہیں۔ انہوں نے ابوجعفر رواسی اور معاذ ہراء سے تعلیم پائی۔ ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء اور ابوعبیدہ القاسم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔

(۱۱) ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء الکوفی متوفی ۲۰۷ھ کوفیین میں سب سے زیادہ لغت اور فنون ادب سے واقف تھے۔

نحاۃ قرن ثالث

(۱۲) ابوالحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی معروف باخفش متوفی ۲۱۵ھ (وقیل ۲۲۱ھ) بصرہ کے ممتاز نحاۃ میں سے ہیں اور سیبویہ کے شاگرد ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے علم نحو میں ان کی ایک کتاب "الاوسط" ذکر کی ہے۔

(۱۳) ابوعمر صالح بن اسحاق جرمی متوفی ۲۲۵ھ یہ عالم نحو و لغت ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ بھی تھے۔ علم نحو اخفش وغیرہ سے اور علم لغت ابوعبیدہ، ابوزید انصاری اور اصمعی وغیرہ سے حاصل کیا اور علم نحو میں "المختصر" ایک عمدہ کتاب لکھی جو الفرح کے نام سے مشہور ہے۔

(۱۴) ابوعثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی البصری متوفی ۲۴۹ھ نحو و ادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علم نحو میں آپ کی کتاب "علل النحو" عمدہ کتاب ہے۔

(۱۵) ابوالعباس محمد بن یزید معروف بالمبرد بصری متوفی ۲۸۵ھ شیخ عربیت و امام نحو، ابوعمر جرمی، ابوعثمان مازنی اور ابوحاتم سجستانی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو میں ان کی کتاب "المقدمہ" کے نام سے مشہور رہے۔

(۱۶) ابوالعباس احمد بن یحییٰ معروف بثعلب متوفی ۲۹۱ھ علم نحو میں ان کی کتاب "الاوسط" جید کتاب ہے۔

(۱۷) ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن سہل معروف بزجاج نحوی متوفی ۳۱۶ھ اکابر اہل عربیت سے ہیں۔ مبرد اور ثعلب وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

(۱۸) ابوبکر محمد بن السری بن سہل معروف بابن السراج متوفی ۳۱۶ھ نحو و ادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔

(۱۹) ابوالحسن محمد بن احمد معروف بابن کیسان بغدادی متوفی ۳۲۰ھ علم نحو میں ان کی دو کتابیں ہیں ایک "مہذب" دوسری "علل النحو" دونوں عمدہ ہیں۔

نحاۃ قرن رابع

(۲۰) ابوجعفر احمد بن محمد معروف بنحاس نحوی متوفی ۳۳۸ھ ان کی بھی دو کتابیں ہیں۔ ایک "التفاحہ" دوسری "الکافی"۔ (۲۱) ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن اسحاق زجاجی متوفی ۳۳۹ھ ان کی کتاب "الجمل الکبیرة" بڑی مبارک اور بہت نافع کتاب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں اس طرح تالیف فرمائی کہ ہر باب لکھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور اپنے لئے مغفرت کی اور خلق خدا کے لئے اس کتاب

سے انتفاع کی دُعا کرتے۔

(۲۲) محمد بن مرزبان متوفی ۳۴۵ھ مشہور نحوی ہیں مبرد اور زجاج کے شاگرد ہیں۔ طبیعت میں کچھ بخل تھا اس لئے کتاب سیبویہ پڑھانے پر ایک سو اشرفیاں لیتے تھے اس کے بغیر پڑھاتے نہ تھے۔ انہوں نے کتاب سیبویہ کی ایک شرح لکھی ہے جو ناتمام ہے۔

(۲۳) ابو محمد عبداللہ بن جعفر معروف بابن درستویہ الفارسی متوفی ۳۴۷ھ مشہور ادباء و نحاۃ میں سے ہیں۔ ابو العباس مبرد اور عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کے شاگرد ہیں۔ نحو میں ان کی کتاب "الارشاد" بہت عُمدہ کتاب ہے۔

(۲۴) ابو سعید حسن بن عبداللہ بن المرزبان معروف بسیرافی متوفی ۳۶۸ھ اکابر فضلاء و افاضل ادباء میں سے ہیں اور فن عربیت میں تو آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان تصنیف "شرح کتاب سیبویہ" ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی تب بھی یہ کافی تھی۔

(۲۵) حسین بن احمد معروف بابن خالویہ ہمدانی متوفی ۳۷۰ھ مشہور نحوی ہیں، علم نحو میں "جمل" نامی کتاب انہیں کی ہے۔

(۲۶) ابو علی حسن بن احمد بن عبدالغفار الفارسی متوفی ۳۷۵ھ اکابر ائمہ نحو میں سے ہیں۔ بلکہ بعض حضرات نے آپ کو ابو العباس مبرد پر فضیلت دی ہے۔ ابو طالب عبدی کہتے ہیں کہ سیبویہ اور ابو علی کے درمیان آپ سے افضل کوئی ہوا ہی نہیں۔ آپ ابو بکر بن السراج اور ابو اسحاق کے تلامذہ میں ہیں۔ ابو الفتح عثمان بن جنی، علی بن عیسٰی ربعی، ابو طالب عبدی اور ابو الحسن زعفرانی وغیرہ نے آپ سے علمِ نحو حاصل کیا ہے۔ نحو میں آپ کی کتاب "الایضاح" (۱۹۶) ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے ایک سو ابواب علمِ نحو میں ہیں اور باقی تعریف میں۔ دوسری کتاب "التکملۃ" ہے۔

(۲۷) ابو الحسن علی بن عیسٰی الرمانی متوفی ۳۸۲ھ۔ ابو بکر بن السراج اور ابو بکر بن درید وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علمِ نحو، علم لغت، علمِ فقہ اور علمِ کلام وغیرہ میں ماہر و متبحر تھے۔

(۲۸) ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی متوفی ۳۹۲ھ بڑے اونچے درجے کے ادیب اور عالم نحو و تصریف تھے۔ علمِ تصریف میں آپ سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں۔ آپ نے ابو علی فارسی سے علم حاصل کیا اور چالیس سال ان کی خدمت میں رہے۔ ابو القاسم ثمانینی، ابو احمد عبدالسلام بصری اور ابو الحسن علی بن عبداللہ شمسی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب "الخصائص" اور "اللمع" نحوی شاہکار ہیں۔

اہل کوفہ و اہل بصرہ کے نحوی جھگڑے

یہ بات تو مسلم ہے کہ علماء کوفہ اور علماء بصرہ دونوں نے علمِ نحو پر خوب شرح و بسط کے ساتھ کام کیا ہے لیکن علمِ نحو کی ایجاد و تدوین میں فضیلت کا سہرا علماء بصرہ کے سر ہے۔ انہیں میں ابو الاسود دؤلی موجد علم نحو اور ابن اسحاق حضرمی مبیّن قوانین نحو اور ہارون بن موسٰی ضابطہ نحو ہیں، جب علمِ نحو بصرہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ میں پھیل چکا تو اہلِ کوفہ نے اس میں حصّہ لینا شروع کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں ہی سے سیکھا، پھر اس کے پڑھنے، پڑھانے، مدون کرنے اور شرح و تفصیل میں انہوں نے بصریوں سے برابری اور مقابلہ شروع کر دیا، یہاں تک کے فریقین میں چپقلش اور کشمکش رہنے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہو گیا جس کی ہر ایک فریق تائید و مدد کرتا تھا، مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے، روایت کے سختی سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابلِ سند سمجھتے تھے اور اس قسم کے عربوں کی بصرہ اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کثرت تھی، اہل کوفہ نبطیوں اور اہل سواد کے اختلاط کی وجہ سے بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابلِ سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے، لیکن اہل کوفہ چونکہ عباسیوں کے زیرِ سایہ اور بنو ہاشم کے حمایتی تھے اور اس لئے بھی کہ کوفہ بغداد سے زیادہ قریب تھا۔ عباسیوں نے کوفیوں کو ترجیح دی اور اس کی وجہ سے کوفیوں کا مذہب دار الخلافہ میں پھیل گیا اور جب فریقین کے جھگڑے بڑھتے ہی چلے گئے اور انتہائی شباب پر پہنچ گئے یہاں تک کہ یہ دونوں شہر ویران ہو گئے تو یہاں کے علماء بغداد منتقل ہو گئے۔ جہاں بغدادیوں کا مذہب پیدا ہوا جو ان دونوں مذہبوں کا آمیزہ تھا جس طرح علم نحو کے اندلس میں پہنچنے سے اندلسیوں کا ایک مذہب پیدا ہو گیا تھا، لیکن ابھی چوتھی صدی کا آغاز بھی نہ ہوا تھا کہ ہر دو مذہب کے شہسوار دنیا سے رخصت ہو گئے اور فریقین کے حمایتیوں کی طاقت کمزور ہو گئی اور اس طرح یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ بعد میں آنے والے مؤلفوں نے بصری مذہب کو اساسی حیثیت دی اور مذہب کوفی میں سے انہوں نے صرف اس کے اختلافات بتانے پر اکتفاء کیا، بعد ازاں اس علم نے وسعت اختیار کر لی، متأخرین نے اس کے طول کو مختصر کیا اور صرف اصول و مبادی پر اکتفاء کی جیسے "تسہیل" میں ابن مالک نے اور "مفصل" میں زمخشری نے کیا ہے۔ درسِ نظامی میں علمِ نحو کی حسبِ ذیل کتابیں داخلِ نصاب ہیں:۔ مأۃ عامل، کافیہ، ہدایۃ النحو، نحو میر، شرح مأۃ عامل، شرح جامی، الفیہ، شرح ابن عقیل۔

عِلمُ النّحو

تعریفه :۔ علم باصول یعرف بها احوال اواخر الکلم الثلاث من حیث الاعراب والبناء۔

کیفیت :۔ ترکیب بعضها مع بعض۔

موضوع :۔ الکلمۃ والکلام۔

غرض :۔ صیانۃ الذهن عن الخطأ اللفظی فی کلام العرب

واضع :۔ ابو الاسود الدوئلی احد الکبار التابعین۔

وجہ تسمیت :۔ النحو فی اللغۃ القصد یقال نحوت ونحیت وهٰهنا هو قصد سمت کلام العرب لیلحق من لیس من اهل اللغۃ باهلها فی الفصاحۃ فیطلق بها ۔ وقیل اول من اسس النحو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللّٰه تعالیٰ عنه وهو لا یعمل شیئاً الا وهو یقرب به الی اللّٰه تعالیٰ لما روی عن ابی الاسود الدوئلی وهو استاذ امیری المؤمنین الحسن والحسین رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما انه سمع رجلا یقرأ القراٰن ان اللّٰه بریٓ من المشرکین ورسولہ بالکسر فانکر ذٰلک علیه فقال له هٰذا کفر ثم رجع الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللّٰه تعالیٰ وجهه وقال نحوت ان اضع میزانا للعرب لیقوموا به لسانهم فقال له علی کرم اللّٰه تعالیٰ وجهه اقصد نحوه ومن هٰذا اسمی هٰذا العلم بالنحو وسمی بعلم الاعراب ایضاً لان له تعلقا بالاعراب دخولا ومعنی فیتناول الاعراب والمبنی (درایۃ)

شرف :۔ النحو ابو العلوم ولنعم ما قیل: "النحو فی الکلام کالملح فی الطعام"

ائمۃ النحو :۔ الامام الفراء النحوی والامام المبرد النحوی

الفائدۃ ان التحقیق الانیق ان موضوعه واحد وهو اللفظ الموضوع للمعنی والتعدد باعتبار النوعین۔

لہ قیل ان علیا رضی اللّٰه تعالیٰ عنه وضع له (لابی الاسود) الکلام کله علی ثلاثۃ اضرب اسم و فعل وحرف ثم دفعه الیه وقال تمم علی هٰذا وسمی النحو نحوا الان ابا الاسود قال استاذنت علی علی بن ابی طالب رضی اللّٰه تعالیٰ عنه فی ان اضع نحوما وضع فسمی لذٰلک نحوا (حیٰوۃ الحیوان) ٢ القراءۃ الصحیحۃ لاٰیۃ القراٰن ان اللّٰه بریٓ من المشرکین ورسولہ بالضم ای بالتحقیق اللّٰه بریٓ من المشرکین و بالتحقیق رسوله (رسول اللّٰه) بریٓ من المشرکین ٣ النحو فی اللغۃ القصد والمثل یقال نحوت نحوا ای قصدت قصدا والفاعل مرفوع نحو جاءنی زید وبمعنی الجانب التشبیه

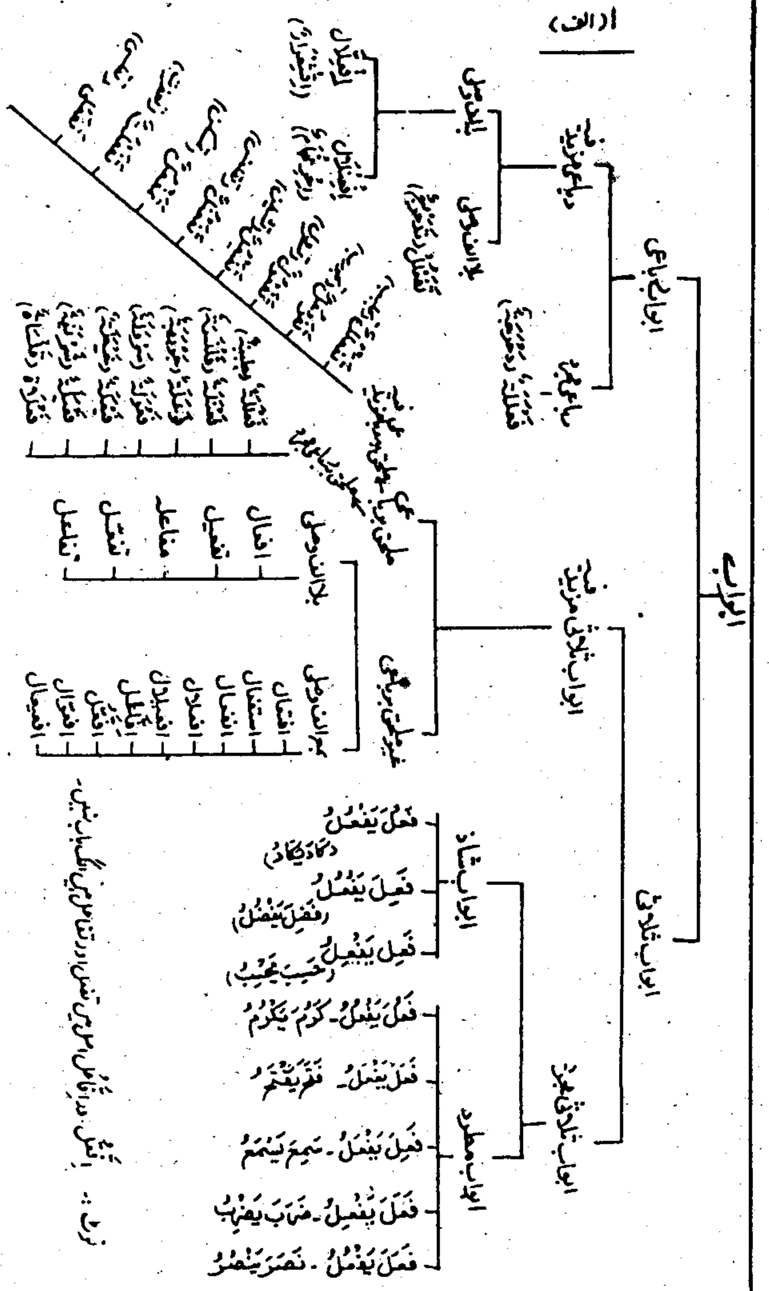

ا (ب)

اقسام الاسم المعرب باعتبار وجوه الاعراب

	اقسام الاسم المعرب	مثال	رفعاً	نصباً	جراً	تنبیہ
١	مفرد منصرف صحیح	زیدٌ	بالضمة جاء زیدٌ	بالفتحة رأیت زیداً	بالکسرة مررت بزیدٍ	علم هو عند النحاة ما لا یکون فی آخره حرف علة کزید
٢	جاری مجری الصحیح	دلوٌ ظبیٌ	بالضمة جاء دلوٌ وظبیٌ	بالفتحة رأیت دلواً وظبیاً	بالکسرة مررت بدلوٍ وظبیٍ	علم هو ما یکون فی آخره واو او یاء
٣	جمع مکسر منصرف	رجالٌ	بالضمة جاء رجالٌ	بالفتحة رأیت رجالاً	بالکسرة مررت برجالٍ	
٤	مثنی	رجلان	بالالف المفتوح ما قبلها جاء رجلان	بالیاء المفتوح ما قبلها رأیت رجلین	بالیاء المفتوح ما قبلها مررت برجلین	ان نون التثنیة مکسورة ابداً، ان نون التثنیة تسقط عند الاضافة
٥	کلا وکلتا مضافاً الی مضمر	کلا وکلتا	جاء رجلان کلاهما	رأیت رجلین کلیهما	مررت برجلین کلیهما	
٦	مشابہ تثنیة	اثنان اثنتان	جاء اثنان	رأیت اثنین	مررت باثنین	
٧	جمع المذکر السالم	مسلمون	بالواو المضموم ما قبلها جاء مسلمون	بالیاء المکسور ما قبلها رأیت مسلمین	بالیاء المکسور ما قبلها مررت بمسلمین	ان نون الجمع السالم مفتوحة ابداً و تسقط عند الاضافة
٨	عشرون الی تسعون	عشرون ثلاثون	جاءنی عشرون رجلاً	رأیت عشرین رجلاً	مررت بعشرین رجلاً	
٩	مشابہ جمع المذکر	اولو مال	جاءنی اولو مال	رأیت اولی مال	مررت باولی مال	
١٠	جمع المؤنث السالم	مسلمات	بالضمة جاء مسلماتٌ	بالکسرة رأیت مسلماتٍ	بالکسرة مررت بمسلماتٍ	هو ما یکون فی آخره الف و تاء کمسلمات
١١	اسماء ستة مکبرة موحدة مضافة الی غیر یاء المتکلم	اب، اخ، حم، هن، فم، ذو مال	بالواو جاء ابوک	بالالف رأیت اباک	بالیاء مررت بابیک	جاءنی اخوک، رأیت حماک، مررت بهنک
١٢	اسم منفرد غیر منصرف	احمد، عمر	بالضمة جاء عمرُ	بالفتحة رأیت احمدَ	بالفتحة مررت باحمدَ	
١٣	الاسم المنقوص	قاضی	بتقدیر الضمة جاءنی القاضی	بالفتحة لفظاً رأیت القاضیَ	بتقدیر الکسرة مررت بالقاضی	هو ما فی آخره یاء ما قبلها مکسور کالقاضی
١٤	الاسم المقصور	موسی	جاءنی موسی	رأیت موسی	مررت بموسی	هو ما فی آخره الف مقصورة کعصا
١٥	غیر جمع المذکر السالم مضافاً الی یاء المتکلم	غلامی	جاءنی غلامی	رأیت غلامی	مررت بغلامی	
١٦	جمع المذکر السالم مضافاً الی یاء المتکلم	مسلمیّ	بتقدیر الواو جاءنی مسلمیّ	بالیاء لفظاً رأیت مسلمیّ	بالیاء لفظاً مررت بمسلمیّ	

ا (ج)

اسم

- مبنی
  - ضمائر
    - مرفوع متصل (ضربتُ الی ضربنَ)
    - مرفوع منفصل (انا الی هنّ)
    - منصوب متصل (ضربنی الی ضربهنّ)
    - منصوب منفصل (ایای الی ایاهنّ)
    - مجرور متصل (لی الی لهنّ)
  - اسماء اشارات
  - موصولات
  - اسماء افعال
    - بمعنی ماضی
    - بمعنی امر
  - اسماء اصوات
  - اسماء ظروف
    - زمان
    - مکان
  - کنایات
    - فی العدد
    - فی الحدیث
  - مرکب بنائی
- معرب
  - جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم، مُسْلِمِیَّ
  - اسماء ستہ مکبرہ - اب اخ و فم و حم و هن و ذو مال
  - غیر جمع مذکر مضاف بیاء متکلم - غُلَامِیْ
  - اسم مقصور، مُوْسٰی
  - اسم منقوص - قَاضِیْ
  - غیر منصرف، اَحْمَدُ
  - جمع مؤنث سالم، مُسْلِمَاتٌ
  - عشرون تا تسعون، عِشْرُوْنَ
  - مشابہ جمع، اُوْلُوْمَالٍ
  - جمع مذکر سالم، مُسْلِمُوْنَ
  - اثنان واثنتان، اِثْنَانِ
  - کلا وکلتا، کِلَاوَکِلْتَا
  - مثنیٰ، رَجُلَانِ
  - جمع مکسر منصرف، رِجَالٌ
  - اسم جاری مجری الصحیح، دَلْوٌ، ظَبْیٌ
  - اسم مفرد منصرف صحیح، زَیْدٌ

اقسام التنوین

۱	تنوین التمکن	هو الذی یدل علی تمکن مدخولہ فی الاسمیۃ کزیدٍ
۲	تنوین التنکیر	هو الذی یفرق بین المعرفۃ والمعرفۃ کصَہٍ وصَہْ
۳	تنوین المقابلۃ	هو الذی تقابل نون جمع المذکر السالم کمسلماتٍ
۴	تنوین العوض	هو الذی عوض عن المضاف الیہ نحو یومئذٍ اصلہ یوم اذ کان کذا
۵	تنوین الترنم	هو الذی یجعل مکان حروف المد فی القوافی۔
۶	تنوین الغالی	هو ما یلحق القافیۃ المقیدۃ وهی القافیۃ الساکنۃ
۷	تنوین الضرورۃ	سلاسلًا و اغلالًا (ویقال لہ تنوین التناسب)
۸	التنوین الندائی	یا مطرٌ
۹	التنوین الحکائی	
۱۰	تنوین الشاذ	

(بقیۃ ص ۲) والنوع واصرف مثل قصدت نحوہ ای جانبہ ورأیت رجلا نحو الاسد وهو علی نحو واحد ای نوع واحد وجمعہ انحاء ونحوت نحوی الیک ای صرفت ۱۲

المُغالطۃ النحویۃ اَنَّ زَیدٌ کَرِیم (حل) اَنَّ علی وزن مدّ صیغۃ الفعل الماضی وزیدٌ بحالۃ الرفع فاعل ان والکاف جارۃ و ریمٍ مجرور بحرف الجر ۱۲

اقسام الالف واللام

- الف لام اسمی — بمعنی الذی ای الضارب ای الذی ضَرب، المضروب ای الذی ضُرب
- الف لام حرفی
  - الف لام غیر تعریفی / زائدہ
    - الف لام زائدہ غیر لازمہ
      - ضرورۃً — ما ورد فی الشعر
      - اضطراراً — ما ورد فی النثر
      - اسما البنات (بنات الاوبر) — ولقد جنیتک اکمؤا وعساقلا ولقد نهیتک عن بنات الاوبر
      - (طبت النفس)
    - الف لام زائدہ لازمہ
      - غیر عوض عن الاعلام
        - داخل علی الاعلام غالب الاطلاق علی فرد واحد (مثالہ النجم)
        - داخل علی الاعلام المنقولۃ (مثالہ اللات والعزی)
        - داخل علی الاعلام المرتجلۃ (مثالہ السموئل والیسع)
      - عوض عن همزۃ — مثالہ الالٰہ
  - الف لام تعریف جس کی دو قسمیں
    - الف لام جنسی
      - جنس — مثالہ الرجل خیر من المرأۃ
      - استغراق (افراد خاص) — مثالہ ان الرجل عالم
      - استغراق (افراد حقیقۃ) — مثالہ ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت
    - الف لام عہدی
      - خارجی علمی — مثالہ خرج الامیر
      - حضوری — مثالہ الیوم اکملت لکم دینکم
      - ذهنی — مثالہ اخاف ان یاکلہ الذئب
      - ذکری — مثالہ کما ارسلنا الی فرعون رسولا فعصی فرعون الرسول

الفوائد الجليلة فی اصول النحو

١۔ اذا کان الفاعل مضمرا وحد الفعل للواحد نحو زید ضرب وثنی للمثنی نحو الزیدان ضربا وجمع للجمع نحو الزیدون ضربوا وفی ایۃ القرآن الکریم یا ایها الذین آمنوا استجیبوا للّٰه وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم وحد صیغۃ الفعل دعاکم والفاعل مضمر ومرجع الضمیر اللّٰه ورسوله والاصل فی ھٰذا المقام تثنیۃ الفعل للمثنی اذا کان الفاعل مضمرا فثبت ان معاملۃ اللّٰه و رسوله واحد فنعم[1] ما قال ابن التیمیۃ فی تصنیفه الصارم المسلول علی شاتم الرسول اقامه اللّٰه مقام نفسه فی امره ونهیه واخباره لایجوز الفرق بینه وبین اللّٰه تعالٰی فی ھٰذه الامور۔

٢۔ کل فاعل مرفوع :۔ نحو جاءنی زید وظبی ودلو ورجال وعمرو و ابوک والرجلان والمسلمون واولوا مال۔

٣۔ کل مفعول منصوب :۔ نحو رأیت زیدا ودلوا وظبیا ورجالا و عمروا واباک والرجلین والمسلمین واولی مال۔

٤۔ کل مضاف الیه مجرور :۔ نحو مررت بزید ودلو وظبی ورجال وعمرو وابیک والرجلین والمسلمین واولی مال۔

٥۔ فی الحاشیۃ علی شرح الکافیۃ للجامی ؎

گر ہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے ∴ تا کدام است اے برادر نزد نحوی منصرف
صالح وہود ومحمد با شعیب ونوح ولوط ∴ منصرف دان ودگر باقی ہمہ لا ینصرف

[1] قال السبکی هو رجل علمه اکبر من عقله حتی قیل من سمی ابن التیمیۃ بشیخ الاسلام فهو کافر (ماثبت بالسنۃ) وله هفوات کثیرۃ یقول ان اللّٰه متصف بالجسمیۃ والجهۃ والانتقال وان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لایتوسل به وانشاء السفر الیه بسبب الزیارۃ معصیۃ ویقول ان الطلاق الثلث مرۃ واحدۃ لایتم الا طلقۃ قال العلامۃ الصاوی فقد رد علیها ائمۃ مذهبه حتی قال العلماء انه ضال مضل۔ بعد ذلک حکم قاضی القضاۃ بحبسه وکان ذلک سنۃ ٧٠٥ ثم نودی بدمشق وغیره من کان علی عقیدۃ ابن التیمیۃ حل ماله ودمه کذا فی مرآۃ الجنان فثبت انه ضال مضل لاریب فیه ١٢

کُتُبُ النّحو

العدد	اسماء الکتب	اسماء المصنفین
١	نحو میر	میر السید السند شریف الجرجانی
٢	مائۃ عامل (عربی)	الشیخ[1] عبد القاهر الجرجانی
٣	شرح مائۃ عامل (")	ملا محمد صادق النحوی
٤	" " (فارسی)	شیخ عبد الرحمٰن الجامی وقیل مولانا عبد الرسول
٥	هدایۃ النحو	ابو حیان النحوی
٦	کافیۃ[2]	الامام جلال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف بابن الحاجب
٧	شرح جامی	مولانا الشیخ عبد الرحمٰن الجامی
٨	مفصل	العلامۃ جار اللّٰه الزمخشری
٩	رضی[3] شرح الکافیۃ	العلامۃ رضی النحوی
١٠	الفیۃ	محمد بن مالک الجیانی النحوی
١١	ابن عقیل شرح الفیۃ	الامام عبد اللّٰه بن احمد المعروف بابن عقیل
١٢	خضری شرح ابن عقیل	الشیخ محمد الخضری
١٣	متن متین	مولانا عبد الرسول
١٤	مغنی اللبیب	الشیخ جمال الدین ابو محمد عبد اللّٰه بن یوسف المعروف بابن هشام النحوی
١٥	حاشیۃ الغفور علی الجامی	مولانا عبد الغفور تلمیذ جامی

[1] الشیخ ای فی علم النحو لا فی علم الدین والتصوف والشریعۃ لانه من المعتزلۃ المتعصبین ومعانی الشیخ ههنا خواجه وامام وپیشوا من عمره بین خمسین وستین (فی الطب) وفی العرف العام الذی فاق علی اهل عصره فی فن کالشیخ ابن الحاجب ، وفی التصوف هو المتصرف فی العالم باذن اللّٰه کالشیخ عبد القادر الغوث الاعظم رضی اللّٰه تعالٰی عنه ١٢ [2] التاء فی آخر کلمۃ الکافیۃ والشافیۃ قیل للنقل وقیل للمبالغۃ وقیل للتانیث باعتبار الرسالۃ اعنی الرسالۃ الکافیۃ کذا قال مولانا عبد الحکیم ١٢ الکافیۃ ملخص ومختصر من المفصل للعلامۃ الزمخشری المعتزلی [3] الرضی هو رافضی یقال الرافضی الشیعۃ ١٢

انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب نحوی اعراب المسمّی بنام

البشیر الکامل
عجل
شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

۱ اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

۲ صاحب مائۃ عامل۔

۳ مفصّل حالات علم النحو۔ علم نحو و صرف۔

۴ علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ وَآلَائِهِ الْکَامِلَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِهِ الْمُجْتَبٰی

الدیباج فی الحمد والنعت والمنقبة

۵ یاد رہے کہ جب صفت کے صیغے بمعنی ثبوت ہوں تو ان پر داخل شدہ الف لام بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ الفوائد

شعر

باغ زندگی کردہ ام کان درست فتم

۵ قولہ وعلیٰ آلہ۔ یعنی بارشاد اللّٰہم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کی اتباع میں ذکر آل مناسب ہوا۔ اور آل کے معنی ہیں اہل وعیال۔ پیرو۔ دوست۔ یہاں پر تیسرے معنی مراد ہیں۔ آل اسم جمع ہے جمع نہیں ہے المجتبیٰ کا صفت ہونا صحیح ہے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ترکیب صفحہ ۲

(با) حرف جار۔ (اسم) مضاف۔ اسم جلالت موصوف۔ الف لام برائے تعریف۔ (رحمٰن) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے موصوف۔ (رحمٰن) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت اول۔ الف لام برائے تعریف۔ (رحیم) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع ہوئے

موصوف رحیم اپنے فاعل سے مل کر صفت ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (اَبتدِیٔ) فعل مقدر مؤخر کا فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم (انا) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ (فائدہ) جب حرف جار کا متعلق مذکور نہ ہو تو اس کو ظرف مستقر کہتے ہیں۔ اور جب متعلق مذکور ہو تو ظرف لغو۔

قولہ (الحمد للّٰہ) الخ (الحمد) مبتدا (لام) حرف جار۔ اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہوا (ثابت) کا۔ (مستحق) حرف جار (علیٰ)

ترکیب صفحہ ۲

اور مجتبیٰ کے معنی ہیں اپنی برگزیدہ۔

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفہ الشیخ الامام افضل علماء الانام عبد القاھر بن عبد الرحمن الجرجانی سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ مائۃ عامل لفظیۃ ومعنویۃ فاللفظیۃ منہا علی ضربین

بیان تقسیم العوامل

(جملہ تراکیب صفحہ ۱۴)

اضافت نفس مجرور اسم اضافہ ہو کر عامل اپنے حروف جر سے مستفاد ہوا اس لئے ہیں۔ جملہ فعل انشاء یہ جملہ فعل کی طرح ہیں بعد فعل بحذف ہو سکتا ہے۔ اس کے عامل معنوی کہتے ہیں دو افعل ہیں۔ اس کو لیا ہے مقصود ہے جو ابا ہے قول ہے اخبر یہ ہے حضرات کے ساتھ فعل مفعول کا تکرار کی جگہ جو فعل کے عامل دو ہیں وہ جزء ایک دو سرے کی جگہ جو فاعل ہیں۔ اور حرف مضارع عامل ہیں۔ مضارع جب ہے

ترکیب صفحہ ۱۳

قولہ اعلم الخ (اعلم) فعل امر بنا صیغہ واحد مذکر حاضر مجرد معروف جس میں (انت) ضمیر مستتر فاعل۔ اسم ان (ان) حرف مشبہ بالفعل ضمیر راجع ... آں جملہ العوامل ...

وہ ہے فاعل سے مل کر مفعول به مرفوعاً۔ ((الف) حاصل ماضی مجرد معروف (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع ہے (الشیخ) موصوف (الامام) صفت اول ا فضل (امام) تفضیل صفت دوم ۔ فعل معروف اسم تفضیل مضاف (الجامع) ضمیر مستتر راجع ہے موصوف (علماء) مضاف الیہ مضاف (الاعلام) مضاف الیہ ۔ علماء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ۔ افضل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ... موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر صفت ... مبدل منہ ... الفاضل ...

مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف۔ ابن مضاف (الرحمٰن) مضاف الیہ مضاف عبد مضاف الیہ ۔ عبد مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مضاف کا۔ ابن مضاف ہوا۔ ابن مضاف الیہ سے مل کر صفت اپنے مضاف الیہ حرف تعریف اول۔ الف لام حرف تعریف (عبد) القاهر جرجانی - اسم منسوب اسم ضمیر راجع مستتر فاعل ہو کر پوشیدہ ضمیر بسبب موصوف ... نائب فاعل ہو کر سبب اپنے جرجانی اسم ... ناسب فاعل کے مل کر صفت اپنے بیان ... صفت سے مل کر بدل ... دونوں صفت مبدل منہ اپنے الشیخ مبدل منہ الف ... اپنا بدل سے مل کر فاعل ... فاعل اپنے مفعول به ...

(ھا) ضمیر مجرور متصل ... مضاف الیہ راجع ہے ... مائة عامل ... اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... قولہ فالفظیۃ ...

ع ۷ ۵ یہ تمیز رائے تاکید ہے کیونکہ ابہام لفظ فالسماعیۃ سے زائل ہو چکا ۔ ۱۲

سماعية وقياسية فالسماعية منها احد وتسعون عاملا والقياسية منها سبعة عوامل والمعنوية منها عددان وتتنوع السماعية منها على ثلثة عشر نوعا

سماعیۃ وقیاسیۃ سماعیۃ وہ ہے جس کا تعین بوجہ تعذر حصر جزئیات ... قیاسی ہے۔ اور ... جس کا تعین ... اس کا ضبط ہو سکے وہ ... سماعی ہے اور معنوی ... لفظی کے اقسام ہیں ...

قولہ فالسماعیۃ افعال ناقصہ، افعال مدح و ذم، افعال مقاربہ، افعال تعجب ...

قولہ احد و تسعون ... قولہ سبعۃ عوامل ...

عسہ باب تفعل سے بمعنی تکرار ہے جیسے تجرع بمعنی گھونٹ گھونٹ پانی پینا ۱۲

بیان تقسیم العوامل

(النوع التاسع) ... اور اگر اس کا ... ذکر کئے گئے ہیں۔ ... عمل فقط نصب کرنے والے اسماء ہیں ... (النوع الثامن) جن کا ذکر ... (النوع السابع) ... (النوع الثانی) ... (النوع الثالث عشر) ... (النوع العاشر) ... افعال مقاربۃ (النوع الحادی عشر) میں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تیرہ انواع ہو گئیں۔

[illegible]

تنبیہ (صفحہ ٦) علامت میم حرف عماد و الف علامت تثنیہ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف ثانیھما مضاف مضاف الیہ اسمیہ ثانی مضاف الیہ راجع ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ علامت الف علامت تثنیہ میم حرف عماد بین ہوئے مضاف اپنے مضاف سے مل کر مبتدا قیاسیۃ اسم ثانی مضاف اپنے علامت تثنیہ سے مل کر مبتدا ہے۔ ھی ضمیر مرفوع متصل اسمیہ منصوب راجع ہوئے ثانیھما اسم منصوب پوشیدہ نائب فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

سوال۔ سماعیۃ میں پوشیدہ ضمیر ھی کا مرجع احدھما اور قیاسیۃ میں پوشیدہ ضمیر ھی کا مرجع ثانیھما بیان کیا گیا ہے۔ ضمیر مؤنث ہے اور مرجع مذکر تو راجع اور مرجع میں مطابقت نہ رہی حالانکہ تطابق ضروری ہے۔

جواب۔ مطابقت عام ہے خواہ لفظ مرجع کے ساتھ ہو یا معنی مرجع کے ساتھ۔ اگرچہ یہاں مطابقت لفظ مرجع کے ساتھ نہیں ہوتی ہے۔ اور معنی کے ساتھ بھی ایسا ہی۔ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ۔ اس آیت میں ضمیر (بہ) کا مرجع لفظ مھما ہے۔ اور ضمیر (بھا) کا مرجع بھی وہی ہے۔ مگر اول ضمیر باعتبار لفظ مھما مذکر لائی گئی ہے۔ اور ضمیر دوم باعتبار معنی مؤنث۔ کیونکہ مھما کے معنی اس مقام پر آیۃ ہیں اور وہ مؤنث ہے۔ تفسیر مدارک میں ہے۔ وَالضَّمِيرُ فِي بِهِ وَبِهَا رَاجِعٌ إِلَى مَهْمَا إِلَّا أَنَّ الْأَوَّلَ ذُكِّرَ عَلَى اللَّفْظِ وَالثَّانِي أُنِّثَ عَلَى الْمَعْنَى لِأَنَّهَا فِي مَعْنَى الْآيَةِ اھ اسی طرح یہاں احدھما اور ثانیھما سے مراد عوامل ہیں۔ اور لفظ عوامل مؤنث ہے لہٰذا مطابقت ہوگئی۔

سماعیۃ وقیاسیۃ پر ترکیب مجرور پڑھنے کی تقدیر پر کسرہ مرفوع پڑھنے پر ہوگی اور اگر ان کو مجرور پڑھا جائے تو یہ ترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ ہو کر صفت ہیں ہے۔ اور بدل ہو جائیں گے مبدل منہ کر مجرور باقی ترکیب حسب سابق۔ اور اگر ان کو منصوب پڑھا جائے تو ترکیب یوں ہوگی معطوف معطوف علیہ مل کر (اعنی) فعل مقدر کے مفعول بہ ہوں گے۔ اور ترکیب یوں ہوگی۔ اعنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ترکیب صفحہ ٦

(الی ھا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ (وانما الثانیۃ) ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ، فاعل اسمیہ سماعیۃ الف لام حرف تعریف تفضیل اسم منصوب۔ راجع ہوئے موصوف مقدر مرفوع ... نائب فاعل سماعیۃ اسم منصوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی۔ العوامل صفت ہوئی موصوف مقدر کی۔ العوامل موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال (من) حرف جار (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع ہوئے اللفظیۃ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ذوالحال۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا۔ اجمل معطوف علیہ (و) حرف عطف تسعون معطوف۔ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیز (عاملًا) تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ قولہ والقیاسیۃ منھا الخ (و) حرف عطف القیاسیۃ الف لام حرف تعریف (قیاسیۃ) اسم منصوب اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع ہوئے موصوف مقدر العوامل قیاسیۃ اسم منصوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ العوامل موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال (من) حرف جار (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع ہوئے اللفظیۃ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ذوالحال۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا سبعۃ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و) حرف عطف تتنوع فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب الف لام حرف تعریف (سماعیۃ) اسم منسوب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع ہوئے العوامل مقدر۔ سماعیۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ العوامل موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال (من) حرف جار (ھا) ضمیر مجرور ...

[illegible]

النوع الاول

حروف تجر الاسم فقط وتسمى حروفا جارة وهي سبعة عشر حرفا الباء للالصاق وهو اتصال الشيء بالشيء اما حقيقة نحو به داء واما مجازا نحو مررت بزيد اي التصق مروري بمكان يقرب منه زيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم

النوع الاول حروف الجر

(بقیہ صفحہ ۷)

ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ راجع بسوئے حروف نائب فاعل۔ حروفاً موصوف جارۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ہی) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول ثانی نسمی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا قولہ الخ (و) حرف عطف (ہی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے حروف (سبعۃ عشر) جارۃ حرفاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ الباء الخ

(الباء) مبتدا (لام) حرف جار (الالصاق) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف (لام) حرف جار (الاستعانۃ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ہی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ وہو الصاق الخ

(و) حرف عطف (ہو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے الالصاق (الصاق) مصدر مضاف جار (الشیٔ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ الصاق مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر تمیز۔ (اما) حرف تردید (ف) حقیقۃً معطوف علیہ (و) حرف عطف زائدہ بر مذہب جمہور۔ (اما) (مجازاً) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ نحو بہ داء الخ نحو مضاف لفظ اپنے مضاف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مثالہ مبتدا محذوف کی۔ (مثال) مضاف ہا ضمیر مجرور

ترکیب صفحہ ۸

قولہ نحو کتبت بالقلم نحو مضاف لفظ کتبت بالقلم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ اس میں مثال مضاف ہا ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے مضاف الیہ مضاف الاستعانۃ مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی کتبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ با حرف جار۔ القلم مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

البشیر الکامل بشرح مسائل عامل

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُوْنُ لِلتَّعْلِيْلِ[١] نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ[٣] وَلِلْمُصَاحَبَةِ[٤] نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ وَلِلتَّعْدِيَةِ[٥] نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَنَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَيْ اَذْهَبْتُهٗ وَلِلْمُقَابَلَةِ[٦] نَحْوُ اشْتَرَيْتُ[٧] الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ وَلِلْقَسَمِ[٨] نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا وَلِلْاِسْتِعْطَافِ نَحْوُ اِرْحَمْ بِزَيْدٍ

۱ قولہ للتعلیل۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کی علت بیان کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ معنی فعل متعلق کے براۓ تعلیل ہونے کے بیان ہے۔

انکم ہو ۔ یعنی چیز کے علت ہے۔ سکو بیاں سبب بھی کہتے ہیں اور سبب کبھی مادی ہوتا ہے جیسے اس آیت میں

ارخلو ... لجنۃ بما کنتم تعملون۔ اور سبب ... اس حدیث میں لن یدخل احد کم الجنۃ بعملہ۔ (۱۲ منہ)

م یقسم الاستعطاف اور قسم استعطافی وہ ہے جسکا جواب جملہ انشائیہ ہو جیسے باللّٰہ ھل قام زید (صفحہ)

(ذھبت بزید) اے ... میں معنی یہ ہیں کہ ... اور اذھبتہ زید کے مصاحب ہے۔ مذکورہ آیت کریمہ میں یہ بات نہیں ... سیبویہ کے مسلک کی تو ... معیت ذھاب وہاں پر فاعل کی معیت ... مفعول کے ساتھ مقصود نہیں ہے میں مفعول سے پاک ہے ۱۲ اللہ عزوجل ذھاب سے۔ اس کے

۶ قولہ للمقابلۃ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا مجرور با کے مقابل واقع ہونا۔ با ایں معنی ... الاعواض اور اثمان پر داخل ہوتی ہے۔ اس واسطے اسکو باۓ عوض اور باۓ بدل بھی کہتے ہیں لیکن عند التحقیق دونوں میں فرق ہے۔ وہ یہ کہ باۓ عوض میں ایک ... دوسری کے ساتھ ... کہ ایک جانب مقابلہ ہوتا ہے۔ اور ... ایک شے دی جاتی ہے۔ اور ... ایک جانب سے شے آخر۔ اور دوسری جانب ... باۓ بدل میں ایک شے کو دوسری پر اختیار کیا جاتا ہے۔ جانبین سے مقابلہ نہیں ہوتا۔ کذا فی حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جیسے فلیت لی بھم قوما اذا رکبوا شنوا الاغارۃ فرسانا ورکبانا

۷ قولہ اشتریت العبد بالفرس۔ ظرف لغو کی مثال ہے۔ اور کبھی ظرف مستقر ہوا ہے جیسے ھذا ابن الفتح ۱۲

۸ قولہ القسم۔ یہ بعض نسخوں میں ہے اکثر میں نہیں کیونکہ یہ (با) باۓ الصاق ہے جسکا ذکر ہو چکا

مثالہ

(رضیۃ صفحہ ۱) باللہ تعالیٰ

اگر افسمت ... دونوں جملہ ... جواب قسم

ترکیب صفحہ ۱۰

(و) حرف عطف ... قولہ تعالیٰ ... (تکون) فعل ناقص ...

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر ...

ترکیب صفحہ ۱۰

باقی صفحہ ۱۰ ۔ اور اسکے لئے حروف قسم میں سے صرف (باء) آتی ہے ۔ نظر برآں مثال شرح درست نہیں اسیواسطے شرح ...

ابحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف ۔ سمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (کذا) اسم کنایہ مفعول بہ ۔ لافعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر

جملہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ بر تقدیر ارادہ معنی ۔ ارحم فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں آنت پوشیدہ جسمیں آن ضمیر مرفوع متصل فاعل ۔ ت علامت

النوع الاول حروف الجر

وللظرفية نحو زيد بالبلد وللزيادة نحو قوله تعالى ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة واللام للاختصاص نحو الجلّ للفرس وللزيادة نحو ردف لكم أي ردفكم وللتعليل نحو جئتك لإكرامك وللقسم نحو لله لا يؤخر الأجل

سه اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۲

متصل (ھی) اس میں پوشیدہ ضمیر مرفوع
فاعل، راجع ہوئے (اللام) کی طرف فاعل اور
اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ
ظرف مستقر ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ
مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر
مثالہ مقدر کی (ھا) ضمیر
مثال مضاف متصل مضاف الیہ راجع
مجرور متصل ہوئے (الاختصاص) مضاف الیہ
مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ
مبتدا خبر ہوا۔ اور یہ تقدیر
خبر ہوا (الجمل) مبتدا
یعنی (الفرس)

(یعنی ترکیب صفوۃ ال) مضاف
مقدر کی (ا) جیسے مثال مضاف الیہ راجع
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف مضاف الیہ
ہوئے الطرفیۃ مضاف الیہ سے مل کر جار مجرور
مل کر مبتدا مبتدا ای جر ... یعنی (زائد)
خبر ہوا۔ اور یہ تقدیر ارادہ ... مجرور
مبتدا (بیان) حرف جار (البلاغ) ... ثابت
مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) ... (ھو)
... فاعل صیغہ واحد ... پوشیدہ فاعل راجع
اسم فاعل ...

النوع الاول حروف الجر

وللمعاقبة[1] نحو لزم الشرّ للشقاوة ومن

وهي[2] لابتداء الغاية نحو سرت من البصرة

الى الكوفة وللتبعيض[3] نحو اخذت

من الدراهم اي بعض الدراهم وللتبيين

نحو قوله تعالى فاجتنبوا الرجس من الاوثان

اي الرجس الّذي هو[4] الاوثان ـ

[illegible]

(ص ۳) لزم) مضاف الیہ
الشی للشقاوۃ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (المعاقبۃ) ... جملہ اسمیہ ... بمعنی
بعض کا مجموعہ مثال ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... فعل ... ضمیر مرفوع ... راجع ہے ... لام حرف جار
جملہ خبریہ ہوا ... (لن) ... فعل ... فاعل ... مفعول ... مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا ... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ ... جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
متصل ... (الشقاوۃ) ... ظرف لغو ہوا ... ظرف لغو سے مل کر ... الابتداء الغایۃ
ادر ظرف لغو ... و من وھی لابتدائیہ اول

(باقی صفحہ ۱) مقدر ہے
مرجع (شیئا) مقدر ہے کہ اسکی
اسکی علامت یہ ہے کہ اسکی جگہ
جگہ لفظ (بعض) کے رکھنے
سے معنی درست رہیں چنانچہ
شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے
قول (ای بعض الدراہم)
سے اس جانب اشارہ فرمایا ہے
مبرد اور عبدالقاہر اور زمخشری
اس (من) کو ابتدائیہ قرار دیتے
ہیں کہ مثال مذکور میں دراہم
مبدء ہو اخذ کا ہے۔
۱ لعہ قولہ من اصل
میں مبنی بر سکون ہے
مگر جب اس کے بعد
الف لام واقع ہو تو الف
کی حرکت فتح اس کو دی
جاتی ہے تو مفتوح ہو جاتا ہے
جیسے یہاں ہے اور اگر اسکے
بعد الف لام کے علاوہ کوئی
اور ساکن ہو تو مکسور ہوتا
ہے جیسے من ابنک یا
من احلک قرقیا
التی

کیمت قلبی ×
وانت بخیلۃ بالوصل عنی
میں کثرۃ الاستعمال میں تھا لکن
کسرتین سے احتراز کیوجہ سے
فتح دیا گیا ہے ۲ ۱ قولہ
للتبیین یعنی امر مبہم مراد
ظاہر کرنے کیلئے کبھی اسکی علامت
یہ ہے کہ اسم موصول کا اسکی جگہ
رکھنا درست ہو چنانچہ شارح کے
قول ای الرجس الذی الخ
میں اس طرف اشارہ ہے۔ یا الفاظ
دیگر یوں کہا جائے کہ مجرور کو مبہم
کی خبر بنا سکیں چنانچہ مثال
مذکور میں یہ کہہ سکتے ہیں الرجس
ھو الاوثان بخلاف من
تبعیضیہ کہ اسکے مجرور کو خبر
بنانا درست نہیں جیسا کہ مثال
اخذت عشرین من الدراہم
میں دراہم سے یہ معنی مراد نہ
لئے جو عشرین کا مبہم ہے یہ من
برائے تبعیض ہے اور
العشرون

دراہم ہیں کیونکہ
کہنا درست نہیں بلکہ جو درست نہیں
کل کا حمل جزء پر لازم آتا ہے تو من برائے
اور اگر دراہم سے بعض دراہم
تبعیض ہے اور العشرون بعض کا حمل
کہنا درست ہے۔ کہ بعض کا حمل صحیح ہے
بعض افراد پر ہوا جو ۳ میں
اور (عز من قائل) میں
(من) برائے تبیین ہے
اور قائل کا حمل ضمیر (عز) پر
صحیح ہے (من مبہم اگر معرفہ ہو
تو من اپنے مجرور سے
مل کر ظرف مستقر ہو کر حال
ہوتا ہے۔ اور اگر نکرہ ہو تو
صفت جیسے یلبسون ثیابا
خضرا من سندس و
استبرق ۱۲ ۴ قولہ الاوثان
یعنی جس طرح نجاستوں سے اجتناب کیا
جاتا ہے اسی طرح بتوں سے کرو کیونکہ
ان کی عبادت نجاست سے بھی بالغ ہے۔ اور ان کی عبادت
سے تنفیر عظیم ۱۲ ترکیب صفحہ ۱۴
قولہ نحو لزم الشی للشقاوۃ
(نحو) مضاف لفظ (ص ۳)

اذ ظرف لغو ہو کر لابتدائیہ اول
قولہ و من (من) ابتدائیہ منفصل
(و) حرف عطف (ھی) ضمیر مرفوع منفصل
(و) زائدہ (ھی) راجع ہوئے (من) الام
مبتدائے ثانی (ابتدا) مضاف (الغایۃ) مضاف
حرف جار (ابتدا) مضاف الیہ سے مل کر مجرور
الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ (و) حرف عطف
جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و) مجرور
لام حرف جار (التبعیض) حرف عطف (لام)
جار مجرور مل کر معطوف (و) حرف عطف
جار (التبیین) مجرور جار (الزائدۃ)
(و) حرف عطف لام حرف جار (الابتداء)
مجرور جار مجرور مل کر معطوف ہے معطوف ثانی
معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر

فرضی مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ
اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ھی) ضمیر مرفوع متصل
اس میں پوشیدہ فاعل راجع ہے ... اسم فاعل
اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر ... جملہ اسمیہ خبریہ
(ھی) مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر
خبر (من) مبتدا اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
معطوف ہوا۔ قولہ نحو سرت من البصرۃ
الی الکوفۃ (نحو) مضاف لفظ (سرت
من البصرۃ الی الکوفۃ) مضاف الیہ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مثالہ مقدر کی
... (س) مضاف الیہ ... راجع ... متصل

(من) حرف جار
(الدراہم) مجرور جار مجرور مل کر ظرف
مستقر ہوا ثابتا مقدر کا۔ ثابتا
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
راجع ہوئے موصوف مقدر (شیئا)
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ
جملہ ہو کر صفت (شیئا) موصوف
اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ
مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ
اخذت فعل اپنے فاعل اور مفعول
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف
تفسیر (بعض) مضاف (الدراہم)
مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مفعول بہ ہوا فعل مقدر (اخذت)
۱۲ اخذت فعل ماضی معروف صیغہ واحد
متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز
فاعل فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ مفسرہ ہوا۔

قولہ نحو قولہ تعالی فاجتنبوا
الرجس من الاوثان (نحو) مضاف
(قول) مضاف (ہ) ضمیر مجرور
متصل ذو الحال (تعالی) فعل ماضی
معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل راجع ہوئے ذو الحال فعل
اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال
ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ لفظ
(فاجتنبوا الرجس من الاوثان) مضاف الیہ
مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ
اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف مثالہ
کی مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ راجع ہوئے
(التبیین)

[illegible]

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر (الرجس) موصوف (الذی) اسم موصول (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع ہوئے اسم موصول (الاوثان) خبر

النوع الاول حروف الجر

وللزيادة نحو قوله تعالى يغفر لكم من ذنوبكم

والى لانتهاء الغاية فى المكان

نحو سرت من البصرة الى الكوفة

وللمصاحبة نحو قوله تعالى ولا تأكلوا

اموالهم الى اموالكم اى مع اموالكم

[illegible]

(۳۴) متصل مضاف الیہ راجع ہوئے — انتہاء الغایۃ المکان۔ مضاف الیہ ہے مل کر مبتدا، اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بیان مبنی معروف صیغہ واحد متکلم، ابتداء فاعل میں ضمیر مرفوع متصل۔ من حرف جار، البصرۃ مجرور، جار مجرور لغو اول۔ الی الکوفۃ، جار مجرور لغو ثانی۔ [illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۶) [illegible] انتہائے غایت میں اضافت ضروری ہے … اور مصاحبت میں … قولہ ای مع اموالکم … اس آیت میں … آئے ہیں … مضافہ الیہ … (صفحہ ۱۶)

ترکیب۔ قولہ تعالیٰ یغفر لکم … قول مصدر مضاف … ذوالحال … ہا ضمیر مجرور متصل … فاعل … مضاف الیہ۔ [illegible]

مضاف، ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے … الزیادۃ … مضاف الیہ … علامت جمع … مضاف الیہ سے مل کر مجرور … مفعول بہ … فعل اپنے فاعل … الی الکوفۃ … انتہاء الغایۃ فی المکان۔ وہ حرف عطف، الی ابتداء … انتہاء مصدر مضاف … الغایۃ مضاف الیہ … فی حرف جار [illegible]

المکان مجرور … جار مجرور … معطوف … المصاحبۃ … ثابتۃ … فاعل … ضمیر مرفوع … الکوفۃ … مضاف مضاف الیہ مل کر … مثال … مضاف الیہ … ہا ضمیر … (۳۵) [illegible]

مضاف الیہ … قولہ تعالیٰ … اموالہم … لا تاکلوا اموالہم … قول مصدر مضاف … ذوالحال … حال … مضاف الیہ … [illegible]

ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ … مضاف الیہ … مثالہ کی … مضاف الیہ … المصاحبۃ مثال … مضاف اپنے مضاف الیہ … مبتدا … جملہ … حرف عطف … لا تاکلوا فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر … واو ضمیر مرفوع متصل بارز … فاعل۔ اموال مضاف … ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے … (۳۶)

[illegible] … جملہ فعلیہ … اموال مضاف … مضاف الیہ … علامت جمع … لا تاکلوا … مفعول بہ … مفعول فیہ … اور جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ۱۳۰

الشاہد الکامل شرح عوامل

مدرسہ اسلامیہ عربیہ انذر کوٹ میرٹھ

النوع الاول حروف الجر

وقد يكون ما بعدها داخلاً في ما قبلها إن كان ما بعدها من جنس ما قبلها نحو قوله تعالى فاغسلوا وجوهكم وايديكم إلى المرافق وقد لا يكون ما بعدها داخلاً في ما قبلها إن لم يكن ما بعدها من جنس ما قبلها نحو قوله تعالى ثم أتموا الصيام إلى الليل

ترکیب صفحہ ۱۸

(بقیہ صفحہ ۱۸) (رضا) مضاف (رہا)
(قبل) مضاف الیہ
ضمیر مجرور متصل مضاف
راجع ہوئے الی۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مفعول فیہ ہوا۔ (ثبت) مقدر
کا۔ ثبت فعل ماضی معروف
صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر
مرفوع متصل اس میں پوشیدہ
فاعل راجع ہوئے اسم موصول
ثبت فعل اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر صلہ ہوا۔ اسم موصول اپنے
صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور
مل کر ظرف لغو ہوا۔ (ن) اخلاف
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر
خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط
جزائے مقدم۔ (ان) حرف شرط
(کان) فعل ناقص (ما) اسم
موصول (بعد) مضاف
(ھا) ضمیر مجرور

متصل مضاف الیہ
راجع ہوئے الی۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مفعول فیہ ہوا۔ (ثبت)
مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی
معروف صیغہ واحد مذکر غائب
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل راجع
ہوئے اسم موصول۔ ثبت
فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔
اسم موصول اپنے صلہ سے
مل کر اسم ہوا فعل ناقص (کان)
کا۔ (من) حرف جار (جنس)
مضاف (ما) اسم موصول
(قبل) مضاف (ھا) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ راجع
ہوئے الی۔ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ
ہوا (ثبت) مقدر کا۔ ثبت
فعل ماضی معروف

صیغہ واحد مذکر غائب متصل
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول
ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ اسم
موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے
جنس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر
مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر
ہوا۔ ثابتا مقدر کا۔ ثابتا اسم فاعل
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم فعل
ناقص۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔
کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر۔ شرط
مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ
معطوفہ ہوا۔ قولہ۔ نحو قولہ تعالیٰ
فاغسلوا وجوھکم وایدیکم
الی المرافق (نحو) مضاف (ھا)
(قول) مصدر مضاف متصل
ضمیر مجرور (ص ۲۳)

(الی) حرف جار (المرافق) مجرور۔ جار
مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا۔ اغسلوا فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا
ہوئی شرط کی۔ قولہ و قبل ان یکون ....
(قبل) مضاف (ان) ... (یکون) فعل ناقص۔
(ما) اسم موصول (بعد) مضاف (ھا) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول
مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی

اسم (اوبھی) ... فعل اپنے فاعل ... ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ (ف) جزائیہ (اغسلوا) صیغہ جمع مذکر حاضر امر حاضر معروف۔ (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ (وجوہ) مضاف (کم) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف (ایدی) مضاف (کم) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ۔

(تعالیٰ) فعل ماضی معروف ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ... مضاف الیہ ... قولہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... (رضا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔

ہو کر خبر یکون کی
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر
جزائے مقدم۔ (ان) حرف شرط
(لم یکن) فعل ناقص (ما) اسم
موصول (بعد) مضاف (ھا) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے
الی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر
کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ
واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے
اسم موصول۔ ثبت فعل اپنے فاعل
اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
صلہ ہوا (ما) اسم موصول اپنے صلہ
سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا (من) حرف
جار (جنس) مضاف (ما)
اسم موصول (قبل) مضاف
(ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ راجع
ہوئے الی قبل مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ (ثبت)
مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ
واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے
اسم موصول (ما)۔ ثبت فعل اپنے
فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا۔
(ما) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر
مضاف الیہ ہوا جنس مضاف من حرف
جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔
(ثابتا) مقدر کا۔ ثابتا اسم فاعل اس
میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل راجع ہوئے اسم فعل ناقص
(لم یکن) اسم فاعل اپنے
فاعل اور

اور یہ بھی باطل ہے پس (یکن) کا مجزوم ہونا باطل ٹھہرا جواب (لم) جازم ہے اور قریب ہے پس ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئی اور (لم یکن) میں (ان) جازم نہیں

النوع الاول حروف الجر

وحتّی لانتهاء الغایة فی الزمان نحو نمت البارحة حتی الصباح وفی المکان نحو سرت البلد حتی السوق وللمصاحبة نحو قرأت وردی حتی الدعاء ای مع الدعاء وما بعدها قد یکون داخلا فی حکم ما قبلها نحو اکلت السمکة حتی رأسها وقد لا یکون داخلا فیه نحو المثال المذکور

الترکیب صفحہ

عامل مائۃ شرح الکامل البشیر

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

وَهِيَ مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الى فلا يقال حتاه ويقال اليه وَعَلى للاستعلاء نحو زيدٌ على السطح وعليه دَينٌ وقد تكون بمعنى الباء نحو مررتُ عليه بمعنى مررتُ به وقد تكون بمعنى في

[illegible]

(بقیہ صفحہ ۳۲) یہ
موصوف (الطاھر) یعنی الذی
(ال) حرف تعریف (طاھر) صیغہ واحد
(طا ھر) اسم فاعل ضمیر مرفوع
مذکر اس میں (ھو) فاعل راجع بسوئے
متصل پوشیدہ فاعل ملا اپنے
اسم موصوف اسم فاعل اپنی
فاعل سے مل کر صفت ہوا موصوف اپنی
صفت سے مل کر مجرور ہوا۔ جار
مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔
(با) حرف جار (ظرف) مضاف
(الی) مضاف الیہ۔ ظرف مضاف
مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔
اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ہوا
جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا
ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم
فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل راجع بسوئے ذوالحال
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر
سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال
ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم
نائب فاعل۔ مفعول اسم
مفعول اپنے نائب فاعل

اور ظرف لغو سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی
جملہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ معطوف قولہ فلا یقال الخ
(فا) فصیحہ (لا یقال)
فعل مضارع مجہول صیغہ
واحد مذکر غائب (حاش)
نائب فاعل۔ لا یقال
فعل مجہول اپنے نائب فاعل
سے مل کر جزا شرط مقدر
(اذا کان الامر کذالک)
کی (اذا) ظرف زمان متضمن
معنی شرط مفعول فیہ مقدم
(کان) کا۔ (کان) فعل
ناقص (الامر) مرفوع اسم
(ک) حرف جار (ذا)
اسم اشارہ مجرور۔ (لام) حرف
بعید (ک) حرف خطاب
جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا
ثابتا مقدر کا۔ ثابتا اسم
فاعل صیغہ واحد مذکر

اس میں (ھو) ضمیر فاعل راجع
مرفوع متصل پوشیدہ۔ ثابتا اسم فاعل
بسوئے اسم کان۔ مستقر ہے مل کر خبر
اپنے فاعل اور ظرف کان فعل ناقص اپنے
جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے مل کر جملہ فعلیہ
اسم اور خبر اور مفعول فیہ مقدم
ہو کر شرط۔ شرط اپنی جزا سے مل کر
جملہ شرطیہ ہوا قولہ ویقال الیہ
(و) حرف عطف (یقال) فعل مضارع
مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (الیہ)
نائب فاعل۔ یقال فعل مجہول اپنے
نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ
ہوا۔ قولہ وتعلی للاستعلاء (و)
حرف عطف (تعلی) لابتداء اللام حرف جار
(الاستعلاء) مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔
ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث
اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔
ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل
اور ظرف مستقر سے مل کر خبر

(معنی) مضاف
(فی) مضاف الیہ۔ معنی مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔
جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔
(ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ
اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے
اسم فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل
اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل
ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

ترکیب صفحہ ۳۳

یہ اعلیحضرت مولینا شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز
کا ترجمۂ قرآن کریم ہے
جس کے متعلق ہم دعوی
سے کہتے ہیں کہ اردو
تراجم میں صرف یہی
ترجمہ غلطیوں سے
پاک ہے۔ ورنہ بہار سے
دیکھے ہوئے ہر ترجمہ
میں متعدد غلطیاں ہیں
جن سے اعتقاد ہے
ایمان رخصت

نحو قوله تعالى إن كنتم على سفر اي في سفر
وعن للبعد والمجاوزة نحو رميت السهم
عن القوس وفي للظرفية نحو المال في
الكيس ونظرت في الكتاب وللاستعلاء
نحو قوله تعالى ولأصلبنكم في جذوع النخل.

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ٢٤

(بقیہ صفحہ ٢٣) [illegible]

[illegible]

قولہ نحو قولہ تعالیٰ [illegible] (ھا) ضمیر مجرور متصل [illegible] فعل ماضی معروف [illegible]

[illegible]

اسم جلالت (تعالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد [illegible]

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

والكاف للتشبيه نحو زيد كالاسد وقد تكون زائدة نحو قوله تعالى ليس كمثله شئ ومذ ومنذ لابتداء الغاية في الزمان الماضي نحو ما رأيته مذ يوم الجمعة او منذ يوم الجمعة اي ابتداء عدم رؤيتي اياه كان يوم الجمعة الى الآن۔

ثانیاً اگر تسلیم کر لیں کہ قسمیں نفظ محل زائدہ ہے
کہ دونوں میں فرق ہے کہ دوسری قسم میں زائد
تو دونوں میں قرینہ ہے اور وہ قراءت
مثل پر دوسری قرینہ نہیں **قولہ ۵**
قسمیں کوئی قرینہ نہیں بضم میم و سکون
مذ و منذ۔ اول بضم میم ملاقی ہونے
ذال ساکنہ کے جیسا کہ اس سے
واوّل الاصل مضموم ہونا بجا ہے
اسکا آخر اگر منضم ہونا اسکا آخر
اور بعض لغات میں اسکا آخر
مضموم ہوتا جیسا کہ اس سے ملاقات
ہوتا ہو مذ اور منذ کی میم
پر کسرہ لغت سلیم ہے اور دونوں
اسم ہوتے ہیں یعنی ابتدائے مدۃ الملک
یا بمعنی جمیع المدۃ اس تقدیر پر
مبتدا ہوتے ہیں اور ما بعد خبر
مذ اور منذ اسمی مقصود بالبیان
نہیں لائے شارح علیہ الرحمۃ نے **قولہ ۶**
ذکر نہیں فرمایا یعنی اس بات کا افادہ
الماضی یعنی اس بات کی ابتدا
کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کا زمانہ
اس زمانہ ماضی سے جو وقت تکلم
اور وہ زمانہ اگرچہ مقدم ہو
متقدم ہے استمرار

بیان سے سکوت کیا گیا
اس صورت میں انکا دخول نکرہ
معرفہ پر ہوتا ہے۔ اور یہ بمعنی
(من) ابتدائیہ اس بات
کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی
یا مثبت کا کل زمانہ ان کا
دخول ہے جسکا آخر وقت تکلم
ہے مستمر ہے۔ اس صورت میں انکا
دخول نکرہ معدودہ پر ہوتا ہے
اور یہ بمعنی (من) اور (الی)
فعل منفی کی مثال کتاب میں
ذکر ہوئی۔ اور مثبت کی یہ ہے
سافرت من البلدۃ مذ
یوم الجمعۃ یا منذ یوم
الجمعۃ۔ بر تقدیر اول معنی یہ
ہونگے کہ میں نے شہر سے جمعہ کے
دن سفر شروع کیا تھا۔ اور زمانہ
سفر تکلم تک مستمر ہے اور بر تقدیر
دوم مثال یہ ہوگی سافرت
من البلدۃ مذ یومین یا
منذ یومین جسکے
معنی

دونوں کے
سرے بہ سرے ہیں مگر یہ
کہ محل یہ ذا بابتداء ور دونوں ہیں دونوں
صورتوں میں یہ ذا فعل اگرچہ حکم بیک بمعنی
صورت اول میں مقصود بالبیان ابتدا ہے اور
دوم میں ابتدا اور انتہا دونوں یعنی کل
اور میں ابتدا کا افادہ کرتے ہیں جبکہ دخول
اسمی ظرفیت کا افادہ کرتے ہیں یعنی (فی)
زمانۂ حاضر معرفہ ہو اس وقت یہ
ہوتے ہیں جیسے ما رأیتہ مذ یومنا

ترکیب صفحہ ۲۶

قولہ قا الکاف للتشبیہ الخ (و)
حرف عطف (الکاف) مبتدا۔ لام حرف جار
(التشبیہ) مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا
ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ
واحد مؤنث اسمیں (ہی) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل راجع ہے والکاف (ثابتۃ)
شبہ جملہ اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر ہوا
مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
قولہ نحو زید کالاسد (نحو) مضاف
(زید کالاسد) مضاف الیہ نحو مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر خبر مثال التشبیہ کی مثال
مضاف (ھا) ضمیر مجرور
متصل (ھ م)

ترکیب
صفحہ ۲۶

معطوف علیہ (ال) (الجمعۃ) تقدیر
حرف عطف (منذ یوم الجمعۃ) معطوف علیہ اپنے
(ما رأیتہ) معطوف معطوف علیہ نحو مضاف
معطوف سے ملکر مضاف الیہ نحو مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالھا مضاف
کی۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ راجع نحو مذ اور منذ
(م) حرف جار (ا) علامت تثنیہ۔ مثال
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا
مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
تقدیر ارادہ معنی (ما رأیت) نفی فعل
ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع
متصل بارز فاعل (ہ) ضمیر منصوب
متصل بارز مفعول بہ راجع طرف غائب
(مذ) حرف جار (یوم) مضاف (الجمعۃ)
مضاف الیہ یوم مضاف اپنے مضاف الیہ
سے ملکر مجرور۔ مذ جار اپنے
مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا
ما رأیت فعل اپنے
فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا (منذ) حرف جار (یوم)
مضاف (الجمعۃ) مضاف الیہ۔ یوم
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا
منذ حرف جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر
ما رأیتہ مقدر کا۔ ما رأیت نفی فعل ماضی
معروف صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل
بارز فاعل (ہ) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول
راجع سوئے غائب۔ ما رأیت فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ
(ای) حرف تفسیر (ابتداء) مصدر مضاف (رؤیۃ)
مصدر مضاف الیہ۔ (رؤیت) مصدر مضاف
مضاف الیہ (نا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
(نا) ضمیر منصوب متصل راجع سوئے غائب
مفعول بہ (ۃ) علامت تانیث
مصدر
رویت مضاف

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُونَانِ بِمَعْنَى جَمِيعِ الْمُدَّةِ نَحْوُ مَا رَأَيْتُهُ
مُذْ يَوْمَيْنِ أَوْ مُنْذُ يَوْمَيْنِ أَيْ جَمِيعُ
مُدَّةِ انْقِطَاعِ رُؤْيَتِي إِيَّاهُ يَوْمَانِ وَ
رُبَّ لِلتَّقْلِيلِ وَلَا يَكُونُ مَجْرُورُهَا إِلَّا
نَكِرَةً

(بقیہ صفحہ ۲۸) موصوف ہونا اور اس نکرہ کا یہ ہے نکرہ تقلیل ہی بھی ضروری ہے یعنی یہ کہ جو رب کا مدخول ہے کہ ہو یہ اپنی نوع مبہم کی تقلیل پر جنس کی دلالت کرے گا اور نکرہ جنس پر دلالت کرے گا تو صفت اسکی تخصیص کرے گی اور جنس نوع مبہم ہو جائیگی وہ جنس کی تقلیل کا افادہ کرتا ہے (رب) اسی کی تقلیل یعنی وہ

لہ قولہ یودمین یعنی کلام سے پہلے معدود چند کا آخر زمانہ ہے لفظا نکرہ ہے اور یودمین اگرچہ معنی ان دو کا متعلق ہے اور زمانہ تکلم سے پہلے کا ہے جو زمانہ تکلم کے ساتھ متصل ہے اور یہ آخر زمانہ کا ان کا مقدم ہیں اس لئے کہ تمام استعمالات میں اس زمانہ سے متصل ہے اسلئے کہ معنی اور ان کی تعیین کیلئے موضوع ہیں جبکہ آخر زمانہ دیکھ تکلم سے اتصال رکھتا ہے یعنی وقتا کے تقلیل کیلئے عمدہ کلام کی ابتداء بہ سے کسی کیلئے صدر کلام ہے یہ سبب یہ کہ وہ انشاء ہے

(ترکیب صفحہ ۲۸) کے واسطے آتا ہے

قولہ وقد تکونان الخ (و) حرف عطف (قد) حرف برائے تقلیل (تکونان) فعل ناقص صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (ا) ضمیر مرفوع متصل اسم راجع ہوئے مذ ومنذ (یا) حرف جار (معنی) جمیع مضاف یہ مضاف الیہ (المدتین) مضاف الیہ جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتتین مقدر کا ثابتتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع ہوئے اسم فعل ناقص (م) حرف عماد (ا) علامت تثنیہ

ثابتتین اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکونان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ ہوا

قولہ نحو ما رأیتہ مذ یومان (نحو) مضاف (ما رأیتہ مذ یومین) معطوف علیہ (و) حرف عطف (منذ یومین) بتقدیر ما رأیتہ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے مذ و منذ کا جمیع مدت کے معنی میں ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (ما) نفی (رأیت) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (ھا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول (مذ) حرف جار (یومین) مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا (ص ۲۸)

جنکی خصوصیات حسب ذیل ہیں (۱) احادیث کو مندرجہ ذیل ہیں اعراب لگا دیئے گئے زیر زبر پیش اعراب ناخواندہ حضرات ہیں ۔ اگر عربی ناخواندہ حضرات بھی اسکی تلاوت سے مشرف ہو سکیں ۔ (۲) ہر حدیث کا بین السطور بامحاورہ اُردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے تاکہ اُردو خواں حضرات بھی حدیثوں کے معانی پر واقف ہو جائیں ۔ (۳) بخاری شریف کا پہلا باب (باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) زمانہ قدیم سے معرکۃ الآراء چلا آرہا ہے جس کے تحت مذکورہ احادیث کی تطبیق میں متقدمین اور متاخرین علماء کرام نے بڑی کاوشیں فرمائیں مگر پھر بھی احادیث تشنہ تطبیق رہیں اس شرح میں احادیث کی عمدہ وجہ تطبیق بیان کی گئی ہے جس کے پیش نظر تمام احادیث ترجمۃ الباب کے ساتھ منطبق ہو جاتی ہیں ۔ (۴) بخاری شریف کی پہلی حدیث (انما الاعمال بالنیات) پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جو غالبا دوسری شروح میں یکجا دستیاب ہو سکے گی ۔ شوافع و احناف کے اختلاف کو بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ہر حدیث سے استنباط کردہ مسائل بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں ۔ صرف نحو ، معانی ، بیان ، بدیع تصوف سے حدیث کے ہر ہر جملہ کو واضح کر دیا

ترکیب صفحہ ۲۸

النوع الاول حروف الجر

موصوفة ولا يكون متعلقه الا فعلا ماضيا نحو رب رجل كريم لقيت وقد تدخل على الضمير المبهم ولا يكون تمييزه الا نكرة موصوفة نحو ربه رجلا جوادا والواو للقسم وهي لا تدخل الا على الاسم الظاهر لا على المضمر نحو والله لاشربن اللبن

ترکیب صفحہ ۳۰

(واللہ لاشربن اللبن) مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثالہ میں مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ لاجع

۴۲ (اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا (لاشربن) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ اسمیں (انا)

النوع الاول حروف الجر

وقد تکون بمعنی رب نحو وعالم یعمل بعلمه

ای رب عالم یعمل بعلمه والتاء للقسم و

هی لا تدخل الا علی اسم الله تعالی نحو

تالله لاضربن زیدا اعلم انه لابد للقسم

من الجواب فان کان جوابه جملة اسمیة

فان کانت مثبتة وجب ان تکون مصدرة

بان او لام الابتداء نحو والله ان زیدا

قائم ووالله لزید قائم

ترکیب صفحہ ۳۲

(بقیہ صفحہ ۳۱) (بھذا المقام) سورۃ ال الٰہ غیرہ فیہ سورۃ الّذی انزلت فیہ المقام الّذی ای لھذا المقام اور البقرۃ ای المقام اور یا ان بھذا المقام بدون درازی کے میم و نون کو زبانا نادر ہے جیسے واللہ کہ ذبل قائم

ھ قولہ واللہ لزید انحو بتانا لیس اور آشنہ آنے والی تناسب بعض نحویوں میں بغیر واو عطف ہیں۔ اس تقدیر پر یا تو کہ سببیل تعداد شمار کیا جائے یا حرف عطف مقدر مانیں گے جیسے الوزید کے خبز اکلت حکایت کیا ہے۔ کھجا طریا ای حکایت کی ہے اور ابو الحسن نے حکایت کی ہے اعطیت درھما درھمین ثلثۃ اور اللہ ان دونوں حکایتوں کو ایک ہی سلسلہ میں حرف عطف محذوف ہیں۔ ۱۲ محمول کر سکتے ہیں جیسے کہ نسخہ خراہ لفظا ہو جیسے وان بکونہ انقدیر جیسے انکم الطعنہ ہیں نکرین

ای واللّٰہ ان الجمیع

متعلق ہوا مخفہ۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۳۲

قولہ (وَ) تکون الخ (و) حرف عطف (تکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص (ہی) اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع ہوئے الواو (رُبّ) حرف جار معنی مضاف (رب) مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بجانب اسم فعل ناقص ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(شئ) مضاف (ھا) مضاف الیہ۔ نحو مضاف ہے (بعلمک) مضاف الیہ مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی مضاف الیہ (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف مثال مضاف (ب) معنی رب ہوا۔ مثال مضاف الیہ راجع ہوئے واو کا معنی مبتدا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بتقدیر عالم معنی (و) معنی رب حرف جار اور الارادہ فعل مضارع معروف صیغہ واحد موصوف بعمل فعل ضمیر مرفوع متصل مذکر غائب اسمیں (ھو) موصوف (یا) حرف پوشیدہ فاعل راجع ہے جو موصوف متصل جابر (علم) مضاف (ھا) ضمیر مجرور مضاف الیہ راجع ہوئے عالم علم مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار مجرور اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف لغو یتعلق فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت عالم موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا۔ واو رب جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا لقیت مقدر کا۔ (لقیت) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ لقیت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر

ص ۲۵

(مصدرۃ) اسم مفعول صیغہ واحد مونث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل۔ راجع ہے جو اسم فعل ناقص تکون

القسم ہے۔ اسم کرۃ (لاء) نفی جنس (زید) بعینہ ان (لا) نفی جنس (زید) حرف جار القسم (مقصد) اسم کہ لام حرف جار مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہے اسم متصل پوشیدہ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ لا۔ اسم فاعل اپنے فاعل (من) حرف جار جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول۔ مل کر ظرف مستقر (الجواب) مجرور۔ جار مجرور۔ ثابت اسم فاعل ہوا۔ ثابت مقدر کا۔ ثابت (ھو) ضمیر مرفوع صیغہ واحد مذکر اسمیں فاعل راجع ہوئے متصل پوشیدہ فاعل ثابت اسم فاعل اسم لائے نفی جنس مل کر اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر دوم۔ اور نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر

ان کا اسم اپنی خبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر صلہ ہوا۔ موصول حرفی ان اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ قولہ فان کان الخ

[illegible]

ہ و ہو شرط اول الخ جزا سے مل کر جواب شرط ہوا۔ (نحو) مضاف (واللہ ان زیداً قائم) معطوف علیہ (و) حرف عطف (واللہ لزید قائم) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ راجع ہوئے جواب کا ان اور لام ابتدا کیا ہے مصدر ہونا بر تقدیر جملہ اسمیہ مثبتہ ہونے کے۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے

النوع الاول حروف الجر

وان كانت منفية كانت مصدرة بما ولا وان مثل والله ما زيد قائما والله لا زيد في الدار ولا عمرو والله ان زيد قائم وان كان جوابه جملة فعلية فان كانت مثبتة كانت مصدرة باللام وقد او باللام وحده مثل والله لقد قام زيد والله لافعلن كذا وان كانت منفية فان كانت فعلا ماضيا كانت مصدرة بما

ترکیب صفحہ ۳۴

(تقیہ صفحہ ۳۳) (الا) معطوف
(و) حرف عطف (ان) معطوف
(و) حرف عطف دونوں معطوف
ما معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور ہوا۔ جار مجرور مل کر ظرف
مفعول اپنے
مصدر (ة) اسم
لغو ہوا
بتقدیر ناقص

ان کیا مصدریہ ناصبہ اور
بر تقدیر جملہ اسمیہ منصوبہ ہوئی
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر
ارادہ معنی (ی) حرف جار (ا) اسم
جلالت مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف
مستقر ہوا۔ (اقسم) مقدر کا۔
(اقسم) فعل مضارع معروف

ہو کر جواب (و) قسم ہوا
حرف جار (ا) اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور
ظرف مستقر ہوا (اقسم) مقدر کا (اقسم) فعل
مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں
(انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
(اقسم) فعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے
مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم ہوا (لا) نفی جنس

جواب قسم کا مقدر ہوا تو ملا
تقدیر اس عبارت کی یوں ہے مثل
لا مرعوبۃ بر تقدیر جملہ فعلیہ شیئیہ ہو کے
بر تقدیر جملہ مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر
تقدیر ارادہ معنی (و) حرف جار (ا) اسم جلالت
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (اقسم)
مقدر کا۔ (اقسم) فعل مضارع معروف صیغہ
واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل۔ (اقسم) فعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسم ہوا
برائے تاکید (قد) حرف برائے تقریب (جاء)
فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب
(زید) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جواب
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب
قسم ہوا۔ (و) حرف جار (ا) اسم
جلالت مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف
مستقر ہوا۔ (اقسم) مقدر کا
(اقسم) فعل مضارع

مثل والله ما قام زيدٌ وان كانت
فعلاً مضارعاً كانت مصدرةً بما و لا
ولن مثل والله ما افعلن كذا او والله
لا افعلن كذا او والله لن افعل كذا
وقد يكون جواب القسم محذوفاً
ان كان قبل القسم جملةٌ كالجملة
التي وقعت جوابه مثل زيدٌ عالمٌ
والله اي والله ان زيداً عالمٌ او كان
القسم واقعاً بين الجملة المذكورة

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ۳۶

ترکیب صفحہ ۳۶

قولہ و مثل واللہ ما قاما فاقم

(و) مثل، مضاف (واللہ ما قاما فاقم) مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر۔

قولہ و مثل واللہ ما فعلت

(و) مثل، مضاف (واللہ ما فعلت) مضاف الیہ۔

ما افعل کذا۔ معطوف (کذا)

ما افعلت کذا (و) اللہ لا افعل کذا

(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

قولہ و ان کانت فعلا ماضیا

(و) حرف عطف (ان) حرف شرط (کانت) فعل ناقص معروف

(××) راجع ہوسکے جواب قسم کا محذوف ہونا بر بنائے تقدیر کہ قسم سے جزء السابق سے جواب پر دلالت کرے۔ مثال مضاف

(××) بالفعل (زید) اسم (عالم) صفت صیغہ واحد مذکر اسم (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے (زید)

مستقل ہوں تو ان کا اسم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے جیسے جاءنی القوم لیس زیدا اور جاءنی القوم لا یکون زیدا ۱۲

مثل زید واللہ عالم ای واللہ اِنّ زیدًا عالمٌ وحاشا وخلا وعدا کلُّ واحدٍ منھا للاستثناء مثل جاءنی القوم حاشا زیدٍ وخلا زیدٍ وعدا زیدٍ وقال بعضھم ان الاسم الواقع بعدھا یکون منصوبا علی المفعولیۃ فحینئذٍ تکون ھذہ الالفاظ افعالا والفاعل فیھا ضمیر مستتر دائما فالمثال المذکور فی معنی جاءنی القوم حاشا زیدًا وخلا زیدًا وعدا زیدًا۔

(۴۴) ای برّءہ اللہ تعالی) زیدا (عن المجیئ الیّ) اور بعض نے فرمایا کہ یہ کلمات بمعنی الّا) الا بعد خلو عدا حاشا

النوع الاول حروف الجر

سے یعنی ما بعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کے لئے ۱۲ سے یعنی غیر منصرف ۱۲ سے غیر منصرف ہونے کی بات ۱۲ سے بتقدیر جاءنی القوم سے یہ بھی بتقدیر مذکور ۱۲

ترکیب
صفحہ ٣٨

(٢٠) ے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ ادل یہ کہ جملہ جیسے مثل جاء فی القوم الخ قولہ (مثل) مضاف (جاءنی القوم) معطوف علیہ (و) حرف عطف (خلا زید) معطوف (و) تقدیر جاءنی القوم حاشا زید (حاشا زید) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف کا ...

(٨) المثال مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی (جاء) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب

ترکیب صفحہ ٣٩ قولہ مثل زید و الله شالت
قولہ (مثل) مضاف (زید یا الله) مضاف الیہ (مثل) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مثال ہوا۔ (عالم) مضاف الیہ ... مضاف الیہ (ما) ضمیر مجرور متصل مثال مضاف (ما) جو جواب ہو ... مضاف الیہ سے ملکر خبر ... دلالت کرے ... مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ...

متصل پوشیدہ فاعل (اقسم) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ جس کا جواب محذوف (ای) حرف تفسیر (و) ... اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم ... (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ...

قولہ و حاشا و خلا و عدا الخ
(حاشا و خلا و حاشا) معطوف علیہ (و) حرف عطف (خلا) معطوف (و) حرف عطف (عدا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ... دونوں معطوف ... مضاف واحد ... (ھا) ضمیر مجرور متصل ... ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... مضاف الیہ سے ملکر ...

فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ... اور بقولہ فیعنیث تکون الخ ...
(فا) حرف عطف برائے تفریع (حاین) مبدل منہ (اف) بدل الکل تنوین عوض ... مضاف الیہ محذوف کا عوض جو جملہ ... یعنی انصاب الاسم الواقع بعدھا علی المفعولیۃ ... الکل سے ملکر مفعول لغیرہ مقدم ...

وَاِذَا وَقَعَتْ خَلَا وَعَدَا بَعْدَ مَا مِثْلُ مَا خَلَا زَيْدًا وَمَا عَدَا زَيْدًا اَوْ فِي صَدْرِ الْكَلَامِ مِثْلُ خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا وَعَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ

النوع الثانی

الحروف المشبهة بالفعل

الحروف المشبهة بالفعل وهی تدخل علی المبتدأ والخبر تنصب المبتدأ

ترکیب صفحہ ۴۰

(تقریبا صیغہ ...) کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے۔ فعل متعدی فعل اصل ہے اور فعل کی وجہ کے ساتھ مشابہت ہونے کی وجہ سے یہ حروف عمل کرتے ہیں ... اسکو رو رکھتے ہیں ... حرف مشبہ بالفعل ... دو ملا ... باعتبار جمع حروف ... جانب ... منقسم ہوتا ہے ... فعل ماضی ... وقت ... ماضی ... صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی ... اور ... جمع مؤنث ... اصلیت ... خود ... اعتبار ... جمع مؤنث غائب ... ہے

[illegible] معتبر نہیں۔ سو یہی معنوی دلیل ... ہاتھ سے معانی کا جزئی ہونا جیسے فعل کے معنی جزئی ہوتے ہیں کیونکہ اس کے مفہوم میں نسبت الی فاعل معین داخل ہے۔ تو جس طرح (حققت) کے معنی تضمنی تحقیق جزئی ہیں اسی طرح (انّ) اور (انّ) کے اور جس طرح (شبہت) کے معنی تضمنی تشبیہ جزئی ہیں اسی طرح (کانّ) کے اور جس طرح (استدرکت) کے معنی تضمنی استدراک جزئی ہیں۔ اسی طرح (لکنّ) کے اور جس طرح (تمنیت) کے معنی تضمنی تمنا کے جزئی ہیں۔ اسی طرح (لیت) کا اور جس طرح (ترجیت) کے معنی تضمنی ترجی جزئی ہیں اسی طرح (لعلّ) کے ... جاءنی القوم ... مقدر

(۲×) تنصب ... ۱۲۰

تاء فی ... بنظر اختصار القوم میں جاءنی القوم مقصود ان مثالوں میں ... ذکر نہیں کیا ... برتقدیر فعلیت ... بابت میں ... قصدا ۱۲ نون کا ذکر ... بالفعل کو تما وقل لاھ حروف مشبہ بالفعل پر مقدم ذکر کرنے کی ... فعل تام متصرف ... وجہ یہ کہ ... حروف فعل کی بنا پر عمل کرتے ہیں اور مشابہت رکھنے کی بنا پر ... متصرف کے ساتھ ... دونوں فعل ناقص ... نہیں کہ ... مشابہت ... فعل تام متصرف کو فعل ناقص ... پر شرافت حاصل ہے ... کو دوم پر مقدم ذکر کرتے ہیں تو فعل کے ساتھ مشابہت رکھنے والے کو بھی مشابہ اول ... دوم پر مقدم ہوا کہ مشابہ اول کو مشابہ دوم پر شرافت حاصل ہے۔ ۱۲

صفحہ (۴۰)

ترکیب

قولہ واذا وقعت الجملۃ حرف استیناف (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم ...

(م) بر فتح فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے الحی وان المشبھۃ بالفعل۔ (المبتدا) مفعول بہ (۴×م)

فعل معروف صیغہ ماضی معروف ... (نون) وقایہ کا۔ واحد مذکر غائب ... (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ (القوم) فاعل ... (جاء) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (رحلا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (البیت) فاعل ... مفعول بہ ... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (قعلا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... (زیداً) مفعول بہ ... (الاغوم) فاعل ... قد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ (النوع الثانی الخ) (النوع) موصوف (الثانی) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (الحروف) موصوف (ال) حرف تعریف ... (المشبھۃ) اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل ... راجع بسوئے ... اسم موصول پوشیدہ نائب فاعل ... (الفعل) مجرور ... (با) حرف جار مبنی بر کسر ... مشبھۃ اسم ... جار مجرور مل کر ظرف لغو ... مفعول ... صفت ... خبر جملہ ... موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ... ہوا۔ قولہ (وھی تدخل الخ) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر فتح ... مبتدا مرفوع محلا ... راجع بسوئے الحروف (تدخل) فعل مضارع ... صیغہ واحد مؤنث غائب ... ضمیر مرفوع متصل ... پوشیدہ مبنی بر فتح

... وقعتا فعل ماضی معروف صیغہ تثنیہ ... ضمیر مرفوع متصل ... مؤنث غائب (الف) ... (عندا) ... فاعل راجع بسوئے ... فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر ... وقعتا فعل اپنے ... معطوف ... سے مل کر جملہ فعلیہ ... معطوف علیہ اور معطوف ... (تعینتا) فعل ماضی معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (الف) ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے ... (اللام) حرف جار (الفعلیۃ) ... خلا اور عندا ... مجرور جار مجرور ... ظرف لغو ... فاعل اور ظرف لغو سے مل کر ... (مثل) مضاف (ما) ... معطوف علیہ (و) حرف عطف (ما) ... (زیدا) معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ ... مثالہ مقدر ... متصل مضاف الیہ راجع بسوئے ... خلا اور عدا ... جملہ ... مبتدا ... خبر ... فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... فاعل راجع ... القوم ...

... مفعول بہ ... فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ... جملہ فعلیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ (القوم) فاعل ... جاء فعل ... مفعول بہ ...

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

وترفع الخبر وهي ستة حروف إنَّ وأنَّ
وهما للتحقيق مضمون الجملة الاسمية مثل
إنَّ زيدًا قائمٌ أي حققت قيام زيدٍ و
بلغني أنَّ زيدًا منطلق أي بلغني ثبوت
انطلاق زيدٍ وكأنَّ وهي للتشبيه
نحو كأنَّ زيدًا أسدٌ ولكنَّ وهي
للاستدراك أي لدفع التوهم الناشئ
من الكلام السابق

ه بنی تمیم اور قبیلہ قیس (رمنع) بولتے ہیں۔

ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ذوع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل

[illegible]

سوم

اکرہ و ہستبہہ [illegible] (x)

[illegible] سابق ... مستثنیٰ منقطع ... لیکن استثنا ... متصل ... مثال اول ... بعض ... ساکن ... استثنا جیسے ... مثال ... مستثنیٰ ...

[illegible]

(X) [illegible]

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۲۲

(قیام) مضاف (زید) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ حقیقت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ

[illegible]

(x) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح اسم بسوئے اسم اَنَّ۔ منطلق اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اَنَّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر

فاعل بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (بلغ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ن) وقایہ کا مبنی بر کسر (ی)

النوع الثاني
الحروف المشبهة بالفعل

ولهذا لا تقع الا بين الجملتين اللتين تكونان متغايرتين بالمفهوم مثل غاب زيد لكن بكرا حاضر وما جاءني زيد لكن عمرا جاءني وليت وهي للتمني مثل ليت زيدا قائم اي اتمنى قيامه ولعل وهي للترجي مثل لعل السلطان يكرمني

ترکیب صفحہ [illegible]

(۲) [illegible] اسم اور [illegible] جملہ [illegible] ہوا۔ (ما جاء) نفی [illegible] فعل ماضی معروف مبنی بر فتح [illegible] صیغہ واحد [illegible] (ن) [illegible] ضمیر [illegible] منصوب متصل مبنی بر [illegible] مفعول بہ [illegible] فعل اپنے [illegible] سے مل کر جملہ [illegible] (لکن) [illegible] حرف [illegible] (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد [illegible]

(بقیہ صفحہ [illegible]) [illegible] مبنی بر سکون مجرور [illegible] (لا نفع) [illegible] نفی فعل مضارع معروف [illegible] صیغہ واحد مؤنث [illegible] ضمیر مرفوع [illegible] مبنی بر [illegible] نائب فاعل [illegible] (الا) حرف استثنا [illegible] (الذین) اسم موصول [illegible] (یکونان) فعل [illegible] موصوف [illegible] صیغہ تثنیہ مؤنث غائب [illegible] مضارع معروف [illegible] (الف) [illegible] فعل ناقص [illegible] اسم [illegible] موصول [illegible] فاعل [illegible] (ھما) [illegible] متصل [illegible] مؤنث [illegible] ضمیر [illegible] حرف [illegible] فاعل [illegible] فعل ناقص [illegible] (الف) [illegible] مبنی [illegible]

(باء) حرف جار مبنی [illegible] (المفھوم) مجرور [illegible] جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق [illegible] فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر [illegible] جملہ اسمیہ [illegible] اسم اور خبر [illegible] تکونان فعل ناقص [illegible] صلہ [illegible] اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر جملہ فعلیہ [illegible] صفت [illegible] موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف [illegible] مضاف الیہ [illegible] مستثنیٰ مفرغ [illegible] مفعول فیہ [illegible] لا نفع فعل اپنے فاعل اور [illegible] ظرف لغو مقدم اور مفعول [illegible] مل کر جملہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ [illegible] مثل غائب [illegible] مضاف [illegible] معطوف علیہ [illegible] (و) حرف عطف [illegible] (ما جاء) [illegible] معطوف [illegible]

[illegible] مضاف الیہ [illegible] مضاف اپنے مضاف [illegible] مثل [illegible] مثالہ [illegible] ضمیر مجرور [illegible] (ھا) [illegible] مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی [illegible] مثال مضاف الیہ [illegible] مثال متصل [illegible] لیکن [illegible] ضمیر راجع [illegible] مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ [illegible] مبتدا [illegible] بتقدیر ارادہ [illegible] فعل ماضی معروف [illegible] (نائب) فاعل [illegible] مبنی بر فتح [illegible] جملہ فعلیہ [illegible] فاعل [illegible] (لکن) [illegible] حرف [illegible] اسم [illegible] فعل [illegible] صیغہ واحد [illegible] مرفوع [illegible] فاعل [illegible] (ماضی) [illegible]

(۵-۶) [illegible] ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون [illegible] فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ [illegible]

[illegible]

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

الحمام لنا + الى حمامتنا او نصفه فقد. الحمام کا نصب اور رفع دونوں مروی ہے ۔ (۲۲۴xx)

والفرق بين التمني والترجي
أنّ الاول يستعمل في الممكنات كما
مرّ والممتنعات مثل ليت الشباب
يعود والترجي مخصوص بالممكنات
فلا يقال لعل الشباب يعود و
تدخل ما الكافة على جميعها
فتكفها عن العمل كقوله تعالى
إنّما الهكم اللّٰه واحد وانّما
زيد منطلق

ما کا ان حروف کو ما بعد میں عمل کرنے سے روک دینا ۔ یہ لغت افصح ہے اور لغت غیر افصح پر عمل ہوتا ہے (۲۳۶xx)

(۲۴۳xx) زرقاء یمامہ نامی عرب کی ایک عورت تیزی بینائی میں ضرب المثل ہے ۔ ایک دن کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیتی تھی ۔ اسکے پاس (قطاۃ) نامی ایک پرندہ تھا جسکو فارسی میں

ترکیب صفحہ ۷۶

(۳۰م) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (۴۴)

باقی صفحہ ۷۵ مبنی بر ضم مرفوع محلاً موصوف مقدر راجع ہوئے موصوف مشدد علامت (الا مور) نون جمع مؤنث مبنی بر فتح جو کہ فاعل سے مل کر اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبنی بر فتح (ما) (ال) حرف جار مبنی بر سکون (ما) اسم موصول مبنی بر سکون صیغہ فعل ماضی معروف مبنی بر فتح اس واحد مذکر غائب مبنی بر فتح متصل میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم فعل اپنے

(ھذا) اس میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون مبتدا کی خبر مقدر (ان) خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معترضہ ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مستغات) اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اس میں (ھن) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم

(۴۰م) مبنی بر ضم (م) علامت جمع (الہ) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (الہ) موصوف (واحد) صفت (۴۲)

(۴۲) راجع ہوئے مبتدا مقدر ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ

النوع الثالث

مَا ولا المشبهتان بليس في النفي والدخول على المبتدأ والخبر ترفعان الاسم وتنصبان الخبر وتدخل ما على المعرفة والنكرة مثل ما زيد قائماً ولا تدخل لا الا على النكرة نحو لا رجل ظريفاً

عـه يعني زيرک وخوش طبع ۱۲

النوع الثالث
مَا ولا المشبهتان بليس

قولہ تدفعان ... فعل مضارع ... صیغہ تثنیہ ... مرفوع ... فاعل ... مفعول بہ ...

[illegible]

(بقیہ صفحہ ۴۸) ...

[illegible]

ترکیب صفحہ ۴۸

[illegible]

عامل ماتقتضی تحلیل الکامل البشیر

النّوع الرابع

حروفٌ تنصب الاسمَ فقطْ[1] وهي سبعةُ احرف الواوُ[2] وهي بمعنى مع نحو استوى الماءُ والخشبةَ وإلّا وهي للاستثناء[3] نحو جاءني القومُ الّا زيدًا

---

[1] قوله فقط ـ اس میں (فا) فصیحہ ہے اور (قط) اسم فعل بمعنی امر حاضر (انتہ) اگر معنی اسم سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان کا عمل اسم کے ساتھ مخصوص ہے غیر اسم میں عمل نہیں کرتے

تقدیر عبارت یوں ہوگی اذا نصبت بها الاسم فانته عن الاعمال فی غیر الاسم ـ یہ ان کی طرف اشارہ ہے کہ وہ لا تأكل السمك و تشرب اللبن میں ...

واو کو ناصبہ قرار دیتے ہیں فعل مضارع (واو) کے بعد (ان) ناصبہ جیسا کہ جمہور مضمر مانتے ہیں ـ اور اگر معنی نصب سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے (ص)

[2] قوله الواو ـ یعنی (مع) ہوتا ہے ... منصوب مفعول معه ہیں ـ اس کے بعد اسم ... ناصبة ـ ۱۲ فانته عن جعلها غير ناصبة اذا جعلتها ناصبة اور تقدیر عبارت یہ ہوگی ... (ص)

[illegible]

(مفعول بہ) ضمیر منصوب متصل ... فاعل مرفوع ... رافع مبنی ... مفعول بہ ... جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ... (انت) ضمیر مرفوع منفصل ... مبنی بر فتح ...

(۲۳) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (۲۳x)

(تغیبہ صفحہ ۵۰) ما الیٰ یں مالک ونیلا ایں مالک تصنع ہے جو مالک اور عامل مفہوم ہوتا ہے۔ اور واو سے نزدیک محمد واو شیخ کے نزدیک کتاب میں یہی ناصب ہے۔ چنانچہ کتاب میں ہی مذکور ہے۔ اور زجاج کے نزدیک واو کے بعد عامل مقدر ہے۔ فعل (الابس) ہے اور وہ (لا تبس) ہے تو مثال کتاب کی تقدیر یہ ہوگی۔ استوی الماء و لابس الخشبۃ الاولیین کے نزدیک عامل معنوی ہے جس کو وہ خلاف سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسکو یوں سمجھو کہ بر تقدیر عطف جاءنی زید و عمرو سے معیت مفہوم نہیں ہوتی۔ اور جاءنی زید و عمرا سے مفہوم ہوتی ہے تو قول اول میں انفرا د معیت ... دوسرے کی مخالفت ہوتی ... اس کو خلاف کہتے ہیں اور یہی ان کے نزدیک عامل ہے۔

قولہ الا زیداً: مستثنیٰ کے ناصب میں اختلاف ہے۔ زجاج اور شیخ کے نزدیک مستثنیٰ بعینہ مستکلم کے قائم مقام ہو کر الا ناصب ہے جیسے حروف نداء ادعو کے قائم مقام ہو کر ناصب ہیں۔ اور بصریہ کے نزدیک فعل متقدم یا معنی فعل بتوسط الا جیسے القوم اخوتک الا زیداً۔ یعنی کہ اخوۃ سے مواخاۃ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں کیونکہ قول مذکور بمعنی القوم یؤاخونک الا زیداً ہے۔ اور کسائی کے نزدیک ان حرف مشبہ بالفعل مقدر ہے بعد الا جس کی خبر محذوف ہے۔ تو ان کے نزدیک جاءنی القوم کی تقدیر یہ ہوگی۔ الا ان زیداً لم یجیء۔ اور ان الا ان زیداً ... جاءنی الا ان مخففہ اور فراء کے نزدیک مرکب ہے۔ تو اگر اسم لا عاطفہ سے منصوب ہو تو اس کا ناصب ما بعد منصوب ہو تو اس کا ناصب اِن ہوگا۔ اور اگر اعراب میں ما قبل کے تابع ہے تو بدیعہ لا عاطفہ ہوگی۔ پس ان کے نزدیک تقدیر یہ ہوگی۔ جاءنی القوم ان زیداً لا جاء ای لم یجیء۔ اور بعض کے نزدیک مستثنیٰ منہ مقدر جیسے الا علامت ہے جیسے حروف نداء ادعو کی علامت ہے۔ اور بعض نے کہا مستثنیٰ منہ عامل ہے۔ ۱۲

ترکیب صفحہ (۵۰) (النوع) موصوف (الرابع) الخ۔ النوع الرابع ... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ (الرابع) صفت۔ موصوف (ما) موصوف ... (ینتصب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... (ص)

(۱۲) راجع ہوئے الا۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الاستثناء) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (x)

ترکیب صفحہ ۵۰

الواو سے بیشتر (الواو) مبتدا مقدر (نا لیس اور (الحاقها) سے بیشتر (ثانیها) اور (الا) سے بیشتر (ثالثها) اور (یا) سے بیشتر (رابعها) اور (ایا) سے بیشتر (خامسها) اور (هیا) سے بیشتر (سادسها) (ای) سے بیشتر (الهمزة المفتوحة) سے اور (سابعها)، قولہ (هی) بیشتر (سابعها) حرف عطف۔ یا بمعنی مع۔ (ما) حرف استینات مبنی بر فتح (هی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے الواو۔ (ب) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) مضاف (مع) مضاف الیہ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث۔ اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ بنحو استوی الماء والخشبۃ (نحو) مضاف (استوی الماء و) مضاف الیہ مجرور تقدیراً (الخشبۃ) مضاف الیہ سے مل کر نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف۔ مثالہ مقدر کی مثال مضاف الیہ مجرور مضاف الیہ متصل (ہ) ضمیر مجرور راجع ہوئے الواو مبنی بر ضم ... مثال مضاف

نصبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو (ہ) ... مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ... (الا) حرف استثناء مبنی بر فتح ... (هی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... (ن) حرف عطف مبنی بر فتح ...

(۲x) (لا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے الا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ (۲x)

(۲۷x) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (جاءنی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ن) وقایہ کا مبنی بر کسر (ی) ضمیر منصوب متصل

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

وَيَا وَهِيَ لِنِدَاءِ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَ
أَيَا وَهَيَا وَهُمَا لِنِدَاءِ الْبَعِيدِ وَأَيْ
وَالْهَمْزَةُ الْمَفْتُوحَةُ وَهُمَا لِنِدَاءِ
الْقَرِيبِ وَهٰذِهِ الْحُرُوفُ الْخَمْسَةُ
تَنْصِبُ الْاِسْمَ إِذَا كَانَ مُضَافًا
إِلَى اسْمٍ آخَرَ

ترکیب صفحہ ۵۲

(بقیہ صفحہ ۵۲) ... سمیٰ بمعول ...
... صفت ... سمیٰ بمعول ...
... ثالثیا ... اور ...
... احسنا و جھہ ...
... (وقنا) بالعباد ...

ترکیب صفحہ ۵۲
(ترکیب) ... والعجیب ... والغریب ... متین ...
قولہ وھی ... اسناد ... حروف ... متصل ...
(و) حرف عطف ... ضمیر ... مرفوع متصل ...
(ھی) ضمیر ... راجع بسوئے ... (الغریب)
... مضاف ... (ھو) ...
... صفت ... موصوف ... (التی)
... ضمیر ... راجع بسوئے موصوف ... معطوف علیہ
... فاعل ... (العجیب) صفت
... (و) حرف عطف ... ضمیر ... مرفوع ...
... متصل ... موصوف ... معطوف
... فاعل ... معطوف علیہ ... معطوف

[illegible]

نحو یا عبد اللہ و یا غلام زید و ھیا شریف القوم و ای افضل القوم و أعبد اللہ و ترفع الاسم ان لم یکن ذلک الاسم مضافا مثل یا زید و یا رجل

النوع الخامس

حروف تنصب الفعل المضارع وھی اربعۃ احرف أن و لن و کی و إذن

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

ترکیب
صفحہ ۵۲

مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسبب حروف موصوف (اربعة) ممیز مضاف (احرف) ممیز مضاف الیہ (۲×۴)

(عطف) مبنی بر فتح (اعلم انهم)

(وقت تخفیف ہوتی ہے) اور معنوی یا ل طور کروہ

واقع (۲) الا جو ... کے بعد واقع ہو

(ہمیں) (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسبب مو شو مضارع اسم فاعل (۲×۲)

(۲×۴) اربعة ممیز مضاف، اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر بدل منہ (اَنَّ) معطوف علیہ مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی فتح (لکنّ) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

فَاَنْ[1] للاستقبال وَاِنْ[2] دَخَلَتْ عَلَى الماضي نحو[3] اسلمت انْ[4] ادخل الجنة وانْ[5] دخلتُ الجنة وتسمّى[6] هٰذهٖ مصدرية ولن[7] لتاكيد نفي المستقبل مثل لن تراني

ترکیب
صفحہ ٥٦

عامل مائة تمرين جمل مع الترکیب البشیر

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

واصلها لا ان عند الخليل فحذفت الهمزة تخفيفا فصارت لان ثم حذفت الالف لالتقاء الساكنين فبقيت لن وكي للسببية اي يكون ما قبلها سببا لما بعدها مثل اسلمت كي ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة واذن

(ل) حرف جار (الثقا) مضاف اليه ... مبنی بر کسر (الساکنین) مضاف اليہ مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مجرور ... جار مجرور مل کر ظرف لغو ... متعلق ہوئے فعل ... (فا) حرف عطف مبنی بر فتح ... فعل ماضی معروف ... (نقیت) فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب ... فاعل ... (ی) حرف عطف ... (السببیة) ... جملہ ... (ل) حرف جار ... (المسببیة) ... مجرور ... ثابتة ... مستقر ہوا

(۴۴) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجزاء) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور (۲۷)

(ان) صفحہ ۵۸) لیس تغیری قیاس سبب ... الناقص ... ہے ۱۲ ... یکون کے بجائے تکون ... السببیة کی تفسیر ... خیال میں کون ... یکون کر دیا ... مضمون ... اختلاف ہے ... الف (ان) ... مبرد کے نزدیک ... (اذن) ... اختلاف ... نون تنوین ... حالت وقف ... میں الف سے ... الف ... لکھا جائے ... نون کے ساتھ ... ہے

با عتبار وقف کے ممتاز ہو جائے۔ اور عامل ہونے کی صورت میں الف کے ساتھ لکھنے سے التباس اس کا لازم نہ آئے کہ عامل غائب ہے ... ترکیب صفحہ ۵۸۔ قولہ ... (ی) ... مبنی بر ... ضمیر مجرور متصل ... اذن ... عامل ... مفعول ... ثابت کا۔ مبتدا اور خبر

قولہ ... (الجزاء) ... برائے تفصیل مبنی بر فتح صیغہ واحد ... فعل ماضی مجہول ... (الجزاء) نائب فاعل ... مؤنث غائب ... مفعول لہ ... فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ... مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ... قولہ فصارت الجزاء ... حرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح ... (صارت) فعل ماضی معروف ... مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب ... اس میں (ہی) ضمیر مرفوع متصل ... پوشیدہ اسم ... (آن لا ان) خبر ... تقدیراً ... صارت ... اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ... قولہ ثم ... حرف عطف ... (حذف) فعل ماضی مجہول ... مبنی بر فتح ... صیغہ واحد ... نائب فاعل ... (ص)

... مجرور مل کر ظرف ... ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد ... اس میں (ہی) ضمیر مرفوع ... متصل پوشیدہ فاعل ... مبنی بر فتح ... مل کر شبہ جملہ ہو کر ... (ای) حرف تفسیر ... فعل مضارع ... (الف) ... (اذن) ...

(x) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور (xx)

مفعول فیہ ... مل کر ... اسم موصول ... (ہی) ... فعل ماضی ... ضمیر مرفوع ... مبنی بر سکون ... ظرف مستقر ہوا ... موصول ... مضاف ... مجرور ...

متبدا موصوف ... یکون ... اپنی صفت سے مل کر خبر ... اسم اور خبر ... فعل ناقص ... جملہ فعلیہ خبریہ ... یکون نہیں بلکہ ... کے خیال ... السببیة ... تکون ہے ... کا تب کی بے خیالی سے یکون ... ہوگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ... اس تقدیر پر السببیة معطوف ... مضاف ... عطف ... اور کون ... مصدر ... مضاف الیہ ... بیان ... مثلاً ... قولہ مثلاً (ادخل الجنة) ... مضاف الیہ ... (مثلاً) ... مفعول مطلق ... ضمیر مجرور متصل ... مضاف ... ضمیر ... مبنی ... جملہ ... (اسلمت) ... فعل ماضی معروف ... مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم ... ضمیر مرفوع متصل ... (تا) ضمیر مرفوع ... فاعل ... (ادخل) حرف ناصب ... فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم ... ضمیر مرفوع ... (انا) ... (الجنة) ... مفعول فیہ ... فعل فاعل اور

(۴۷) جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتة) مقدر کا۔ ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ابتداء۔

للجواب والجزاء وهو لا يتحقق الا في الزمان المستقبل فهي لا تدخل الا على الفعل المستقبل مثل اذن تدخل الجنة في جواب من قال اسلمت

النوع السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهي خمسة احرف لم ولما ولام الامر ولا النهي

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ٦٠

(حاشیہ صفحہ ٦٠) اس جوازم کا ذکر ہے جو دو فعل کو جزم دیتے ہیں۔ جواب۔ نوع ثانی عشرہ میں ذکر کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس نوع میں اسماء ہے جوازم کا ذکر ہے اور یہ اسماء ہیں۔ ہاں حروف ہے اور حرف کو اسم کے ساتھ ذکر کرنا بے جا ہے۔ قولہ لا تضرب اور لا کے النہی۔ لا کے نافیہ جیسے لا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ زائدہ جیسے لا دونوں جازم نہیں۔ اس عبارت میں احتراز ہے۔ کیونکہ لفظ لا النہی کی طرف مضاف ہے جیسے لا التبرئۃ۔ نحوی لا کے نفی جنس کو لا التبرئۃ کہتے ہیں۔ سوال۔ اضافت درست نہیں کیونکہ اگر لا سے حرف مراد ہے تو حرف مضاف نہیں ہوتا اسلئے کہ مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور اگر لا سے لفظ مراد ہے یعنی یہ اسم ہے تو وہ علم ہے۔ اور علم بھی مضاف نہیں ہوتا۔ ... جواب۔ علمیت اور دوسری تعریف کا اجتماع لازم نہیں آتا ... النہی میں لام عہد ہے ... تعریف کا اجتماع لازم نہیں آیا۔

سوال۔ جار مجرور اسم نہیں اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے پھر جار مجرور کو مستثنیٰ کہنا کس طرح درست ہوا۔

جواب۔ بے شک مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے مگر یہاں پر درحقیقت مستثنیٰ مجرور ہے جو مفعول بہ غیر صریح اور اسم ہے۔ ترکیب میں اس کو یوں ہی تعبیر کرتے ہیں جیسے ہم نے کیا۔

قولہ فَھِیَ لَا تَدْخُلُ (فا) حرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اذن ... (لا تدخل) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا (الا) حرف استثناء مبنی بر سکون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مستقبل) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف ... مستقبل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ۔ لا تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ... (اذن) ... مضاف ...

(في) حرف جار مبنی بر سکون (الزمان) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مستقبل) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ مستقبل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا لا تحقیق فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ...

قولہ وَھِیَ خَمْسَۃُ اَحْرُفٍ ... (وا) حرف استئناف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... (خمسۃ) مضاف (احرف) مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لام) مضاف ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) مضاف (النہی) مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ان) مضاف (الشرط) مضاف الیہ ... معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر ...

(و) حرف عطف مبنی بر فتح ... فاعل اپنے فاعل سے مل کر ... جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر ...

(من) اذن تدخل (فی) حرف جار مبنی بر سکون ... (الجنۃ) ذوالحال مجرور تقدیراً ... (من) اسم موصول مبنی بر سکون (قال) فعل ماضی معروف ... اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... (اسلمت) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل فاعل ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ...

(النوع الثامن عشر) ... موصوف (النوع) موصوف (الثامن) صفت ... مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ... (الحثۃ) مفعول ... (ال) موصوف ... (فا) ... (النفل) موصوف ...

لم اور لما اور لام الامر اور لا النہی اور ان شرط کو مجزوم کرنے ... یعنی فعل مضارع کو جزم دینے والے ...

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

وانْ للشرط والجزاء فلم يجعل المضارع ماضياً منفياً مثل لم يضرب بمعنى ما ضرب ولمّا مثل لم لكنها مختصة بالاستغراق مثل لما يضرب زيد اى ما ضرب زيد فى شئ من الازمنة الماضية

[illegible]

(تشریح صفحہ ۶۳)
تماضیا منفیا ہے۔ نہیں ۱۲
تماضیا ہم منفیا قریبا۔
تماضیا مختصۃ۔ اسم فاعل
۵ قولہ مختصۃ بمعنی
مفعول ہونا بھی ہے اور اسم لازم ایضاً متعدی
کر اختصاص لازم
۶ دونوں طرح مستعمل ہے۔ یعنی
قولہ بالاستغراق تکلم تک
وقت انتفاء سے وقت کیا تھ
استمرار نفی کے افادہ
مخصوص ہے۔ **مغنی اللبیب**
میں فرمایا کہ وقت تکلم تک
استمرار نفی پر دلالت کرنے کی
وجہ سے اس کے بعد ثابت آنا جائز نہیں۔
تعقیب کا آنا جائز ہے کر اس کے بعد
بخلاف اس کی دلالت
جائز ہے کیونکہ عرب
استمرار پر نہیں چنانچہ
کہتے ہیں قمت فلم اقعد نہیں
قمت فلما اقعد اور اسی واسطے لما
کہتے ہیں۔ اور درست ہے
لیکن لم یکن کان درست ہے
اور لما یکن لم

کان درست نہیں
بلکہ لما یکن وسوف
یکون کہا جائے گا ۱۲
۷ قولہ بالاستغراق
بائے جارہ جو اختصاص کا
صلہ ہو اس کا دخول کبھی
مقصور علیہ پر ہوتا ہے اور کبھی
مقصور پر۔ پس استغراق اگر
مقصور علیہ ہے تو معنی یہ
ہونگے کہ لما استغراق پر
مقصور ہے کہ عدم استغراق
کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتا۔
بخلاف لم کہ وہ مقصور نہیں
اسی واسطے استغراق اور
عدم استغراق ہر ایک کے
مادہ میں مستعمل ہوتا ہے۔
جیسے وَلَم اَکُن بِدُعَائِكَ رَبِّ
شَقِيًّا مادہ استغراق ہے۔
اور ھَل اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ
حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن
شَيْئًا مَّذْكُورًا۔ مادہ عدم

استغراق اس تقدیر پر استغراق
اور لما مقصور
مقصور علیہ ہے۔ اگر مقصور ہے تو
ہوا۔ اور استغراق اگر مقصور ہے تو
معنی یہ ہونگے کہ استغراق لما پر مقصور ہے کہ لم میں نہیں
جو استغراق پر دلالت
پائی جاتی ہے کیونکہ وہ سبھی مجتمع
نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ استغراق جیسا
ہوتا ہے۔ کہا گیا ہے۔ استغراق یا دلالت میں فرق
دلالت اور استغراق
عظیم ہے کہ لما کی موضوع لہ ہے اور اول
نہیں۔ اس تقدیر پر دلالت پر استغراق
مقصور اور لما مقصور علیہ ہوا۔ الغرض
اس کلام میں اس کی پر در ہے کیونکہ انہوں
نے یہ کہا تھا کہ لما احتمال استغراق
اور عدم استغراق میں لم کی طرح ہے۔
۸ قولہ ای ماضیا تکلم تک
یعنی وقت انتفاء سے وقت تکلم تک
ہر زمانہ میں ضرب منتفی رہی بخلاف
لم یضرب کہ یہ ضرب کی مطلق نفی
پر دلالت کرتا ہے انتفاء کا استمرار وقت
تکلم تک اس کے مدلول میں (۲)

(X) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۶۲

(فی) ضمیر مرفوع متصل
ضمیر مرفوع محلاً
پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم لکن
(با) حرف جار مبنی بر کسر (الاستغراق)
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو مختصۃ
اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر لکن
اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
قولہ مثل لما یضرب زید الخ
(مثل) مضاف (لما یضرب زید)
مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مثل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر
کی۔ مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل
مبنی بر ضم راجع ہے
مضاف الیہ محلاً مجرور
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲
برتقدیر ارادہ معنی۔
(لما یضرب)
نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد
مذکر غائب (زید) فاعل۔ لما یضرب
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
(ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (لما
ضرب) نفی فعل ماضی معروف مبنی
بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) کا
(فی) حرف جار مبنی بر سکون (جمیع الاوقات)
(من) حرف جار مبنی بر سکون متحرک
بحرکت عارضہ تخلصاً من السکونین
(الازمنۃ) موصوف (التی) اسم
موصول مبنی بر سکون (مضت) ماضیۃ ۱۲
فعل صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم موصول
ماضیۃ اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر شبہ

(ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا (المضارع)
بر فتح راجع ہوئے مبتدا المضارع مبنی بر سکون
میں (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضارع) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
(ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
اس میں (ھی) ضمیر مرفوع راجع ہوئے
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح اسم فاعل اپنے
موصوف منفیا۔ مضارع ہو کر صفت
فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف مقدر
موصوف محذوف الفعل کی۔ موصوف اپنی (ماضیا)
صفت سے مل کر مفعول بہ (ماضیا) صیغہ واحد
(یا) صفت منفیا (اسم مفعول) ضمیر مرفوع متصل
موصوف (ھو) مبنی بر فتح
مذکر اس میں ضمیر مرفوع محلاً
پوشیدہ نائب فاعل مرفوع۔ منفیا اسم
راجع ہوئے موصوف۔ فاعل سے
مفعول اپنے نائب

جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ ماضیا موصوف اپنی
صفت سے مل کر مفعول بہ دوم [illegible]
اور دونوں مفعول [illegible]
جزائی خبریہ [illegible]
(مثل) مضاف [illegible]
(یا) حرف جار مبنی بر کسر [illegible]
مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر [illegible]

[illegible]

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولام[1] الامر[2] وهي لطلب[3] الفعل[4] اما عن الفاعل الغائب مثل ليضرب او عن[5] الفاعل المتكلم مثل لاضرب ولنضرب او عن[6] المفعول الغائب مثل ليُضرب او عن[7] المفعول المخاطب مثل لتُضرب او عن المفعول المتكلم مثل لاُضرب ولنُضرب

ترکیب
صفحہ ۶۴

(یائی صفوی ۲) ... صیغہ واحد مذکر متصل اسم فاعل ... (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل ... مبنی بر فتح ... فاعل ... موصوف ... صفت ... (واو) حرف عطف ... مبنی بر سکون ... (عن) حرف جار ... (الْمَفْعُول) ... (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون ... (الطالب) ... مرفوع محلاً ... نائب فاعل ... معطوف ... مجرور ... [illegible]

(ال) حرف تعریف مبنی ... (الْمَفْعُول) موصوف ... صفت ... معطوف، معطوف علیہ ... مضاف ... مضاف الیہ ... فاعل ... مرفوع محلاً ... مبتدا ... خبر ... [illegible]

... مضاف الیہ مجرور ... مثال مضاف ... مثال مضاف الیہ ... (الضَّرْب) ... (يَضْرِب) ... (لِيَضْرِب) ... معطوف ... [illegible]

(و) حرف عطف مبنی بر فتح ... (اِضْرِب) ... (النَّصْر) ... معطوف علیہ ... مثال مضاف ... مضاف الیہ ... مثال مضاف مقدر کی ... فاعل ... نائب فاعل ... ضمیر مرفوع متصل ... [illegible]

(الْكَامِل) ... التشبيه ... [illegible]

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

وَلَا النهي وهي ضدّ لام الامر اي لطلب ترك الفعل امّا عن الفاعل الغائب او المخاطب او المتكلّم مثل لا يضرب ولا تضرب ولا اضرب ولا نضرب وإنْ وهي تدخل على الجملتين والجملة الاولى تكون فعليّةً والثانية قد تكون فعليةً وقد تكون اسميةً وتسمّى الاولى شرطًا -

ترکیب صفحہ ۶۶

(۲۴) (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (۲۴ ×)

ترکیب صفحہ ۶۶ (ف) حرف عطف (قولہ ولا) النہی الخ (و) حرف عطف (لا) منفصل
یا حرف استیناف مبنی بر فتح (ال) النہی
مبنی بر سکون مرفوع تقدیراً (النہی) مضاف اپنے مضاف الیہ
مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ (الاثرہ) مبنی
سے ملکر مبتدائے اول (و) زائدہ مبنی منفصل
بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع متصل مبتدائے راجع بسوئے
دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح (لا) مضاف الیہ
جیسے اول (ضد) مضاف الیہ (الامر) مضاف
مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ
لام مضاف اپنے مضاف الیہ ہوا مضاف
ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے
کا ضد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے
سے ملکر خبر مبتدائے دوم صغریٰ ہو کر خبر
ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ اسمیہ
مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ کبریٰ
خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (ای)
ذات و جہ ہوا۔ مبنی بر سکون
حرف تفسیر مبنی بر
(ل) حرف جار مبنی (ایک)
(طلب) مضاف الیہ
مضاف

(الفعل) مضاف
الیہ۔ تر (ہو) مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر
مضاف الیہ ہوا۔ طلب
مضاف کا۔ (اما) حرف
تردید مبنی بر سکون (عن)
حرف جار مبنی بر سکون
مقدر کسرہ موجودہ حرکت
تخلص عن السکونین
(الفاعل) موصوف (ال)
حرف تعریف مبنی بر سکون
(غائب) اسم فاعل صیغہ
واحد مذکر اس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر
فتح راجع بسوئے موصوف
غائب اسم فاعل اپنے فاعل
سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر
معطوف علیہ (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف
مبنی بر سکون (بمعنی طلب)

اسم مفعول صیغہ واحد
مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف
مطلوب اسم مفعول اپنے نائب فاعل
سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف
تعریف مبنی بر سکون (متکلم) اسم
فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے
موصوف متکلم اسم فاعل اپنے
فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر
معطوف چونکہ (متکلم) اور (مخاطب)
اور (غائب) بمعنی ثبوت ہیں اس لئے
ان پر الف لام اسمی نہیں بلکہ بالاتفاق
حرف تعریف ہے اسی طرح ہر
اسم فاعل اور اسم مفعول پر معطوف
علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر
صفت۔ الفاعل موصوف اپنی
صفت سے ملکر مجرور (۲۵)

(×) فعلیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم (× ۲۵)

برسکون (الطلب) نحو
مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو
تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو
سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے
دوم کی۔ مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر
جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار مابعد کبریٰ اور
باعتبار ماقبل صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے
اول کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر
جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ
ہو کر معطوفہ یا مستانفہ ہوا قولہ
والجملۃ الاولیٰ الخ (و) حرف
عطف مبنی بر فتح (الجملۃ) موصوف
(الاولیٰ) اسم تفضیل صیغہ واحد
مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع بسوئے موصوف۔ الاولیٰ
اسم تفضیل اپنے فاعل سے
ملکر صفت موصوف
اپنی صفت سے

(۲۶ ×) اسم فعل ناقص اسمیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف

والثانية جزاء فان كان الشرط والجزاء
او الشرط وحده فعلا مضارعا فتجزمه ان
على سبيل الوجوب مثل ان تضرب اضرب
وان تضرب ضربت وان تضرب فزيد
ضارب وان كان الجزاء وحده فعلا مضارعا
فتجزمه على سبيل الجواز نحو ان ضربت اضرب

عـه ۵ قال لائے تفصیل - عـه ای لفظا.

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

[illegible]

(۳۴) فتح ... مبنی بر ... موصوف بصفت ... مضاف الیہ ... [illegible]

(××) [illegible]

(تقیہ صفحہ ۶۸) شرط و نفی
اور مانع مفقود ہے یہ صورت جزا میں
اور وجہ رفع کے درمیان یعنی فاعل ہو
علیہ ہے اور جزا کے عمل میں ضعف پیدا ہو
شرط کا عمل نہیں پایا
ابن کی وجہ سے شرط میں لفظا ... نہیں
وجہ اس کی یہ ہے کہ جزا میں ... یعنی
... عمل ... مضارع ...
[illegible]
ایک صورت میں یعنی شرط و جزا ... خلیل
وان اتانا خلیل ... غائب مال ...
مسغبة ... یعنی ...
یوم ... خلیل ... حرمان ...
... مرفوع ہے ...
میں ... خلاف ہے ...
دونوں میں ... عامل ہے ... مبتدا

(انتقل خلیل)
اور جزا کے نزدیک شرط میں
دونوں جگہ ابتدا عامل ... شرط
اور جزا میں شرط اور ... شرط
... ابتدا میں ... اور جزا میں
... اور کوفیہ کے نزدیک شرط ...
میں (الجزم) ... مجزوم ...
کے نزدیک شرط و جزا دونوں مبنی بر سکون
... یعنی ...
(ترکیب صفحہ ۶۸)
قولہ فان کان ... ۱۱ ے
(ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) تفصیل ...
فعل ماضی معروف

فاتح ... معطوف
مبنی بر ... (الشرط) مبنی بر
فعل ناقص (و) حرف عطف معطوف
علیہ (الجزاء) معطوف
فتح ... معطوف سے مل کر
علیہ ... (و) حرف عطف ... (ذوالحال)
معطوف ... (النصب) ...
مبنی بر سکون (ہ) مضاف الیہ مجرور
(وحل) مضاف ... مضاف
مبنی بر ... اپنے مضاف
ذوالحال ... حال ... معطوف
الیہ سے مل کر ... حال ... معطوف
... علیہ ... کان (وحلا) ...
... مضاف ...
... موصوف صفت ...
فاعل ...
مرفوع ... فاعل ...

(×) فعلاً مضارع (علی) حرف جار مبنی بر سکون رسبیل مضاف (الجوازم) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے

ترکیب
صفحہ ۶۸

[illegible]

(××) مجرور محلاً مبنی جزم راجع ہے مرف جزا کے فعل مضارع ہونے پر ان کا اسکو جزم دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر

النوع السابع

اسماءٌ تجزم الفعلَ المضارعَ حالَ كونها مشتملةً على معنى إنْ وتدخلُ على الفعلين ويكونُ الفعلُ الاولُ سببًا للفعلِ الثاني ويسمّى الاولُ شرطًا والثاني جزاءً فان كانَ الفعلانِ مضارعين او كانَ الاولُ مضارعًا دونَ الثاني فالجزمُ واجبٌ في المضارعِ وهي تسعةُ اسماءٍ

فرع ہونیکی حیثیت سے ان اسماء کو ذکر میں مؤخر کر دیا۔ ۱۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

[illegible]

قولہ (ویکون) (و) حرف عطف (یکون) فعل
(الفعل الخ) بنی برفتح
مضارع معروف فعل ناقص صیغہ واحد
مذکر غائب (الاول) اسم ... متصل محلاً موصوف
تفضیل صیغہ واحد مذکر ... (ھو) مرفوع ... مبتدا موصوف (ل)
بین (ھو) ضمیر مرفوع ہوئے موصوف
پوشیدہ فاعل مرفوع راجع ہوئے موصوف (الفعل)
مبنی برفتح تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف
اسم شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت سے مل کر اسم
اپنی صفت (سببًا) موصوف مبنی بر ... (الثانی) صفت موصوف
ناقص ... حرف جار ... مجرور جار مجرور

(بقیہ صفحہ ۷۰)
(التابع) صفت
موصوف اپنی صفت سے
مل کر مبتدا (اسمعوا) فعل
موصوف (تجذبم) فعل
مضارع معروف صیغہ واحد
مؤنث غائب اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح
راجع ہوئے موصوف (الفعل)
موصوف (ال) حرف تعریف
مبنی برسکون (مضارع)
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے
موصوف مضارع اسم فاعل
اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ
اسمیہ ہوکر صفت موصوف
اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ
(ھان) مضاف (کون)
مصدر مضاف الیہ مضاف
(ھا) ضمیر مجرور
متصل

مضاف الیہ مجرور
محلاً مبنی مرفوع اسم
کون راجع ہوئے
(اسماء) موصوف
(مشتملۃ) اسم فاعل
صیغہ واحد مؤنث اس
میں (ھی) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع
ہوئے اسم کون (علی)
حرف جار مبنی برسکون
(معنی) مضاف
(ان) مضاف الیہ
مجرور تقدیرًا معنی
مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور جار مجرور
مل کر ظرف لغو مشتملۃ
اسم فاعل اپنے فاعل
اور ظرف لغو سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر
کون مصدر مضاف
اپنے

مضاف الیہ (اسم)
اور خبر سے مل کر مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مفعول فیہ تجذبم فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ اور
مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر
صفت اسماء موصوف اپنی
صفت سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
قولہ وتدخل الخ (و) حرف
عطف یا استیناف مبنی برفتح
(تدخل) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع
ہوئے اسماء موصوف (علی)
حرف جار مبنی برسکون (الفعلین)
مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو
تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
معطوفہ یا مستانفہ
ہوا (۳)

حرف جار مبنی بر ... (الثانی) صفت مجرور جار مجرور
موصوف سے مل کر مجرور جار مجرور ثابتًا مقدر کا
اپنی صفت مستقر ہوا ثابتًا مقدر
مل کر ظرف اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
ثابتًا (ھو) ضمیر مرفوع متصل
وسیں ... فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح
پوشیدہ فاعل مرفوع ثابتًا اسم فاعل
راجع ہوئے موصوف مل کر
اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر
جملہ اسمیہ ہوکر صفت ... یکون فعل
اپنی صفت سے مل کر خبر سے مل کر جملہ
ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر
فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ ولیسمی
(الاول الخ) (و) حرف عطف مبنی بر
فتح (یسمی) فعل مضارع مجہول

صیغہ واحد مذکر غائب (الاول) اسم تفضیل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف
مقدر (الفعل) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر اپنے
صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر
فتح (الثانی) صفت موصوف مقدر الفعل کی
موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف معطوف علیہ
اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل معطوف علیہ
(۲) حرف عطف ... (جزائی)
معطوف۔ معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر معطوف
(یسمی) فعل مجہول اپنے نائب
فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
قولہ فانتظر الفعلان الخ
(ف) حرف تفصیل مبنی برفتح
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی برسکون
(کان) فعل ماضی معروف مبنی
برفتح صیغہ واحد مذکر غائب
(الفعلان) اسم ... (مضارعین)
(ام) ... صیغہ تثنیہ مذکر اس میں
(ھما) ضمیر ... جمع (ھا)
مرفوع متصل فاعل
مرفوع محلاً مبنی
(۴)

ترکیب
صفحہ ۷۰

فاعل مرفوع محلاً
مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف
مقدر (الفعل) الاول اسم تفضیل
اپنے فاعل سے مل کر صفت الفعل
موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر
اسم (مضارعًا) اسم فاعل صیغہ
واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی
برفتح راجع ہوئے موصوف مقدر (فعلا)
مضارعًا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف مقدر
فعلا کی موصوف اپنی صفت سے مل کر
خبر (ان) مضاف (الثانی) مضاف
الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مفعول فیہ کان فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہوکر معطوف معطوف
علیہ اپنے معطوف سے
مل کر شرط
(فا) جزائیہ مبنی برفتح (الجاہل) مبتدا
(واجب) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح
راجع ہوئے مبتدا (فی) حرف جار
مبنی برسکون (ال) حرف تعریف
مبنی برسکون (مضارع) اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف
مقدر مضارع اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف
مقدر (الفعل) کی موصوف اپنی صفت
سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو
واجب اسم فاعل اپنے فاعل
اور ظرف لغو

[illegible]

النوع التاسع
اسماء تجزم الفعل المضارع

من وما وأي ومتى وأينما وأنى ومهما وحيثما وإذ ما فمن وهو لا يستعمل إلا في ذوي العقول نحو من يكرمني أكرمه أي إن يكرمني زيد أكرمه وإن يكرمني عمرو أكرمه وما وهو لا يستعمل إلا في غير ذوي العقول غالبا نحو

جیسے ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا یدخلہ جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا قد احسن اللہ لہ رزقا

(٨) جیسا الکلام ما تضمن کلمتین بالاسناد ۱۲

(ترکیب صفحہ ۷۲)
(من) معطوف علیہ مرفوع محلاً مبنی بر فتح
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (و) حرف
تقدیراً (و) مرفوع تقدیراً (و) معطوف اول
(ما) معطوف (آی) معطوف (متیٰ)
عطف مبنی بر فتح (آی) مبنی بر فتح (متیٰ)
عطف مبنی بر فتح عطف (و) حرف عطف مبنی
لفظاً (و) حرف عطف (و) مرفوع تقدیراً
معطوف مرفوع معطوف (آی) معطوف
بر فتح (ایہما) مبنی بر فتح (آی) مبنی بر فتح
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (و) حرف
مرفوع تقدیراً (و) مرفوع تقدیراً معطوف مرفوع
(مہما) معطوف (حیثما) مبنی بر فتح (اذما)
عطف مبنی بر فتح عطف مبنی علیہ
تقدیراً (و) حرف مرفوع تقدیراً معطوف مبدل منہ
معطوفات سے مل کر بدل مبدل منہ مبتدا اپنی
تمام معطوفات سے مل کر خبر ... مبتدا
اپنے بدل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ... بھی
خبر ... بیان ... (من) کو
ہوا۔ ... مقدر ...
... (و) مثالہا ...

(ای) کو تا ایہما کی اور (و) تانیہما کی اور
(متیٰ) کو (ما) تبعہا کی اور
کو خامسہا کی اور (ایہما) کو سادسہا
کی اور (مہما) کو سابعہا کی اور (انیٰ)
(حیثما) کو ثامنہا کی اور (اذما)
کو تاسعہا کی۔ قولہ فمن (وھو) الخ
(فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (من)
مبتدائے اول مرفوع تقدیراً (و) زائدہ
مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل
مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح
(لا) نفی (یستعمل) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر
غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
مستتر نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر فتح راجع ہوئے مبتدائے دوم (الا)
حرف استثنا مبنی بر سکون (فی) حرف جار
مبنی بر سکون (الذی) مضاف (المعقول)
مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر
مستثنیٰ مفرغ ...

ظرف لغو یستعمل
فعل مجہول اپنے نائب فاعل
اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر
خبر ... مبتدائے اول ... کا
کبریٰ ذات وجہین کی ... جملہ اسمیہ خبریہ
مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ منفصلہ
خبریہ کبریٰ ذات وجہین ... (یعنی) مضاف
(من) بکیرہ مبنی (الی) مضاف الیہ
(من) مبنی آکر (مثالہ) مضاف الیہ
مجرور ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثال
... متصل مضاف
مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل ... راجع
مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ
الیہ سے مل کر مبتدا مثال مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
... (من)

(×) ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔ ۱۲

ما تشتر اشترای ان تشتر الفرس اشتر الفرس وان تشتر الثوب اشتر الثوب وأيٌّ وهو لا يستعمل الا في ذوي العقول وتلزمه الاضافة مثل أيهم يضربني اضربه اي ان يضربني زيد اضربه وان يضربني عمرو اضربه

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ہوگا جیسے ای رجل یعنی کل رجل اور ای رجلین یعنی کل رجلین ای رجال یعنی کل رجال اور ای الیہ محذوف ہو اور اگر مضاف الیہ محذوف ہوگا اور ای یعنی بعض نفظاً ای مفرد پر داخل نہیں اس صورت میں الرجلین معنی ہوگا جیسے ای الرجلین اور ای الرجال بعض منہما اور بعض من الرجال لیکن ہر وقت تنوین (ما) مستثنیٰ ہو جاتا ہے اضافت سے جیسے آیت کریمہ ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ قولہ یضربنی ضرب سے مشتق ہے اور وزن

دیگر معانی ...

[illegible]

(ی) مبتدائے اول مبنی ... (ف) زائدہ مبنی بر فتح ضمیر مرفوع متصل مبتدائے دوم ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ... (لیستعمل) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر مرفوع ... پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا ... (الا) حرف استثناء مبنی بر سکون (فی)

(فی) حرف جار مبنی بر سکون (المعقول) مضاف الیہ
مضاف الیہ سے مل کر
(ذوی) مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ
مجرور ہوا۔ جار مجرور مل کر لیستعمل
فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر
مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ
خبر۔ باعتبار ما بعد اور باعتبار ما قبل
وجھین اور ...

ترکیب صفحہ ۷۴

(بقیہ صفحہ ۷۴) مبنی
(الیہ) مجرور محلاً مبنی
مضاف الیہ ہوئے ما۔ مثال
برضم راجع ہوئے مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر
ارادہ معنی (ما) اسم شرط
مبنی بر سکون مفعول بہ مقدم
منصوب محلاً (تشتر) فعل
مضارع معروف۔ صیغہ واحد
مذکر حاضر اس میں (انت)
پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر
مرفوع متصل فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر سکون (ت)
علامت خطاب مبنی بر فتح
تشتر فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر شرط (اشتر)
فعل مضارع معروف صیغہ
واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر سکون
(اشتر) فعل اپنے
فاعل سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی
جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ
ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی
بر سکون (ان) حرف شرط
مبنی بر سکون (تشتر) فعل
مضارع معروف صیغہ
واحد مذکر حاضر اس میں (انت)
پوشیدہ جس میں (ان)
ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر سکون (ت)
علامت خطاب مبنی بر فتح
(الفرس) مفعول بہ
تشتر فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر شرط (اشتر)
فعل مضارع معروف صیغہ
واحد متکلم اس میں (انا)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون
(الفرس) مفعول بہ

[illegible] (xx)

(اشتر) فعل اپنے
فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے
مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا (و) حرف
عطف مبنی بر فتح (ان) حرف شرط
مبنی بر سکون (تشتر) فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں
(انت) پوشیدہ جس میں (ان)
ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب
مبنی بر فتح (الثوب) مفعول بہ
تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر)
فعل مضارع معروف صیغہ واحد
متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون
(الثوب) مفعول بہ۔ اشتر فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے
مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا
سابق کی طرح (۲۰)

(x) (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل (xx)

[illegible]

اس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے
مبتدا (ن) وقایہ کا مبنی بر کسر (یا)
ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
مبنی بر سکون۔ یضربنی فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
شرط (اضرب) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر سکون (ہ) ضمیر منصوب متصل
مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع
ہوئے۔ اضرب فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے
مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ انشائیہ
ہوا۔ قولہ: ای
(ان یضربنی الخ) (ای) حرف تفسیر
(ان) حرف شرط
مبنی بر سکون (یضرب) فعل مضارع
مبنی بر سکون (ن) وقایہ کا
صیغہ واحد مذکر غائب (ن) وقایہ کا
مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل
مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون
(زید) فاعل۔ یضرب فعل اپنے
فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر شرط (اضرب) فعل
مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں
(انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون
(ہا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب
محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔
اضرب فعل اپنے فاعل
اور ...

[illegible]

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ومتى[1] وهو[2] للزمان مثل متى تذهب اذهب اى ان تذهب اليوم اذهب اليوم وان تذهب غدًا[3] اذهب غدًا واينما[4] وهو[5] للمكان مثل اينما تمشِ امشِ اى ان تمشِ الى المسجد امشِ الى المسجد وان تمشِ الى السوق امشِ الى السوق وانّى[6] وهو[7] ايضًا للمكان

ترکیب
صفحہ ۷۶

[illegible]

(۷) السوی مبتدائے دوم۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدائے دوم

[illegible]

(۲۹) پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع السوی کی دلالت علی المکان۔ آ رض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا کیونکہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہے۔

مثل انّی تکن اکن ای ان تکن فی البلدة
اکن فی البلدة وان تکن فی البادیة
اکن فی البادیة ومهما وهو للزمان
مثل مهما تذهب اذهب ای ان تذهب
الیوم اذهب الیوم وان تذهب غدا اذهب غدا

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۷۸

(باقی صفحہ ۷۶) مضاف اپنے مضاف
مثال مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا
الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا بسابق کی طرح
یہاں پر بھی ترکیب کیجئے
جب کہ (ای) کو مبتدا اول
دے کر (مثل ای تکن الخ)
کو خبر بنائیں اور (و) (ھو للمکان)
اعتراضیہ اور دیں برتقدیر
کو جملہ اعتراضیہ قرار دیں شرط
ارادہ معنی (ای) اسم شرط مبنی
مفعول فیہ مقدم منصوب محلا
(تکن) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد مذکر حاضر فعل
تام) بمعنی (تثبت) اس میں
(انت) پوشیدہ جس میں
(ان) ضمیر مرفوع متصل
فاعل مرفوع محلا مبنی بر
سکون (ت) علامت خطاب
مبنی بر فتح (تکن) فعل اپنے
فاعل اور مفعول فیہ مقدم
سے مل کر جملہ فعلیہ

ہو کر شرط (اکن)
فعل مضارع معروف
صیغہ واحد متکلم (فعل تام)
بمعنی (اثبت) اس میں
(انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع
محلا مبنی بر سکون (اکن)
فعل اپنے فاعل سے
مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء
شرط اپنی جزاء سے مل کر
جملہ شرطیہ ہوا (ای) حرف
تفسیر مبنی بر سکون (ان) حرف شرط مبنی
بر سکون (تکن) فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مذکر
حاضر اس میں (انت)
پوشیدہ جس میں (انْ)
ضمیر مرفوع متصل فاعل
مرفوع محلا مبنی بر سکون
(ت) علامت خطاب
مبنی بر فتح (فی) حرف
جار مبنی بر سکون۔

(البلد) مجرور
جار مجرور مل کر ظرف لغو
فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو
(تکن) سے مل کر شرط (اکن)
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر متکلم
فعل مضارع معروف صیغہ واحد
جس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (فی)
حرف جار مبنی بر سکون (البلد) مجرور جار مجرور
مل کر ظرف لغو (اکن) فعل اپنے
فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء
مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (ان) حرف
شرط مبنی بر سکون (تکن) فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں
(انت) پوشیدہ جس میں (انْ)
ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا
مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب
مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون
(البادیۃ) مجرور جار مجرور مل کر
ظرف لغو (تکن) اپنے فاعل

(انتَ) پوشیدہ ضمیر مرفوع
جس میں (انْ) ضمیر مرفوع محلا مبنی بر
متصل فاعل مرفوع علامت خطاب مبنی
سکون (ت) علامت مفعول فیہ
بر فتح (الیوم) مفعول فیہ
تذھب فعل اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط
(اذھب) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد متکلم اس میں (انا)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلا مبنی بر سکون (الیوم)
مفعول فیہ۔ اذھب فعل اپنے
فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے
مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔
(و) حرف عطف مبنی بر فتح۔
(انْ) حرف شرط مبنی
بر سکون (تذھب)
فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں
(انتَ) پوشیدہ جس میں (انْ)
ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع
محلا مبنی بر سکون (غدا) مفعول فیہ
تذھب فعل اپنے فاعل
اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر شرط۔ (اذھب) فعل
مضارع معروف صیغہ واحد متکلم
اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی
بر سکون (غدا) مفعول فیہ۔
اذھب فعل اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر
جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

رہا کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اقول حیثما کے شعر مذکور میں برائے زمان ہونے پر نسیم لفظ (غائب) (۲۲)

وحيثما وهو للمكان مثل حيثما تقعد اقعد اى ان تقعد فى القرية اقعد فى القرية وان تقعد فى البلدة اقعد فى البلدة واذما وهو يستعمل فى غير ذوى العقول مثل اذما تفعل افعل اى ان تفعل الخياطة افعل الخياطة وان تفعل الزراعة افعل الزراعة وان كان

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

(ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھم) مبنی بر سکون (ف) حرف جار مبنی بر سکون۔ (البلبلۃ) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ تقعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ (افعل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم ضمیر (انا) ضمیر مرفوع متصل مبنی بر سکون (الیلامق) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ حرف جار مبنی بر سکون مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو (افعل) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ۔ قولہ (وانتما)

ترکیب صفحہ ۸۰ — قولہ وحصینا وھو للمکان (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حصینا) مبنی بر فتح (و) زائدہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے اول مبنی بر فتح (ل) حرف جار مبنی بر کسر (المکان) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت۔ (ثابت) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدائے دوم۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے اول۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ (تفعل) (افعل) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ۔۔۔

[illegible]

ترکیب صفحہ ۸۰

[illegible]

(×) الزراعۃ مفعول بہ۔ افعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ۔۔۔

[illegible]

الفعل الثانی مضارعاً دون الاول فالوجهان فی المضارع الجزم والرفع مثل ان ما کتبت اکتب

النوع الثامن

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

اسماء تنصب الاسماء النکرات علی التمییز وھی اربعة اسماء

الاول لفظ عشر

[illegible]

(۲) اسم فاعل۔ اس میں صیغہ واحد مذکر۔ (ھو) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوکر صیغہ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر موصوف مقدر الفعل کی صفت ہوئی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ (ثابتان) اسم فاعل صیغہ تثنیہ۔ (ھما) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (م) حرف عماد (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون ہوکر مبتدا۔ جب فاعل اپنے فاعل اور بر فتح (ا) ثابتان اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر مستقر ہے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ جملہ اسمیہ ہوکر جملہ شرطیہ ہوا مقدرہ کی۔ (الخبر) مبتدا (ھما) میں (ھا) مضاف الیہ (احد) متصل مضاف مجرور محلاً ضمیر مجرور راجع ہوئے الوجھان بر فتح (ا) علامت ہی بر ضم۔ (م) حرف عماد مبنی بر سکون (احد) مضاف تثنیہ مبنی بر سکون مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔

(ثانی صفحہ ۸۲) (تا) ساقط ہو جاتی ہے عشرۃ سے واسطے ثلثۃ تا عشرۃ اصول ہے مذکر کے ساتھ (تا) کو مؤنث کے ساتھ اور بغیر (تا) کو ذکر کیا ہے واحد و اثنان کو ہے۔ اور دونوں بغیر تا اصول کے برعکس کرتے ہیں دونوں کو مؤنث سے ہے۔ اور (تا) کے ساتھ مذکر ہوا۔ کہ اس مقام پر لفظ عشر سے نظر برآن مصنف نے اس کو ذکر کیا تھا ہے تو تحریر فرمائے۔ جیسا کہ صاحب مصباح نے سوال کیا ہے جواب تقریر کیا کہ لفظ عشرۃ سے معلوم ہو گیا کہ مشتمل بغیر (تا) معدود کیا تھا۔ معدود کرتے ہیں۔ اور بدون لفظ استعمال نہیں کرتے بخلاف عشر وضع الثانی کہ اسکو معدود دونوں کے ساتھ اور بغیر معدود دونوں صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے تو مصنف نے اس مقام پر ذکر فرمایا۔ بغیر تا کو اس لئے کہ اول میں اس

جانب اشارہ ہو جائے کہ اس کا ناصب ہونا اسی وقت ہے جب کہ معدود کے ساتھ مستعمل ہو اور جبکہ بغیر معدود علم میں استعمال کریں تو علم اور غیر منصرف ہوگا۔ اور اس وقت مع التاء ہی ہوگا۔ تو غیر منصرف بھی ہے کہ علمیت اور تانیث بھی پائی جا رہی ہے۔ جیسے عشرۃ ضعف خمسۃ میں عشرۃ کو رفع بغیر تنوین اور خمسۃ کو نصب بغیر تنوین پڑھا جائیگا۔ کہ غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی اور حالت جر میں بھی نصب آتا ہے۔ (ترکیب صفحہ ۸۲) (۱۲۰) (الفعل) موصوف (الثانی) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے

(۲) بعض نسخوں میں بعض صفات کے بعد اور بعض میں صفات کے بعد (الف) ہے یعنی انہ ...

محل مجرور (مضاف) مس میں اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسم فاعل صیغہ متصل پوشیدہ (ھو) ضمیر مرفوع فتح راجع فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح مضارع (قا) فعل ناقص مضارع ہوئے اسم فاعل سے مل کر شبہ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف۔ جملہ اسمیہ ہو کر خبر (دون) مضاف مذکر (الاول) اسم التفضیل صیغہ واحد مذکر۔ جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے الفعل۔ اسم تفضیل موصوف مقدر الفعل موصوف اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی الفعل کی۔ موصوف مضاف الیہ۔ دون مقدر صفت سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل ناقص اپنے مفعول فیہ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر ملاکر مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (الوجھان) مبتدا۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضارع) (۱۳)

(۱۴) الفاظ حکایت میں مگر حکایت ہونیکی تقدیر پر یہ مرفوع پڑھا جائیگا۔ بقرینہ مابعد اور حکایت

مثال مبنی بر ضم (اور) متصل مضاف (ھا) ضمیر مجرور راجع ہوئے جواز الوجھین۔ مثال (۳) مثالہ مقدر کی۔ ایک مضاف مجرور اور مضاف الیہ سے مل کر مثل (مثل) مضاف۔ کتبت الکتب۔ مثل انما الکتب۔ بدل مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر معطوف علیہ۔ الرفع معطوف۔ اور الجزم معطوف علیہ اور الوجھان کا بدل ہوا۔ یہ ترکیب بھی ہو سکتی ہے۔

[illegible]

مفعول بہ مقدم ہوکر شرط۔ سے مل کر جملہ فعلیہ (اکتب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم۔ جس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ اکتب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ (النوع) النوع الثامن۔ (الثامن) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ (تنصب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب۔ جس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسماء (الاسماء) موصوف (النکرات) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ (علی) حرف جار مبنی بر سکون (التمییز) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صفت۔ اسماء موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ وھی (اربعۃ) استئنافیہ مبنی بر فتح۔ حرف عطف یا استئناف (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسماء (اسماء) تمییز مضاف الیہ۔ ممیز مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز مضاف اپنی تمییز سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ قولہ الاول

ترکیب
صفحہ ۸۲

(قو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (ف) حرف عطف مبنی بر فتح (الرفع) (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ (ثانیھما) کی۔ ثانی مضاف مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے الوجھان۔ (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ ثانی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ یہ ترکیب بھی ہو سکتی ہے کہ الوجھان کا بدل ہے۔

[illegible]

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

او عشرون او ثلثون او اربعون او خمسون او ستون او سبعون او ثمانون او تسعون اذا ركب مع احد واثنين او ثلث او اربع او خمس او ست او سبع او ثمان او تسع فان كان المميز مذكرا فطريق التركيب فى لفظ احد

(بقیہ صفحہ ۸۴) تھا اور وزن میں
وجہ تھی تھا جیسے ثلاث اور رباع
اور سے بدل اَحَد آحاد واحد واحد
میں ہمزہ سے بدلا اور احد میں تخفیف
اولیٰ بمعنی واحد اور احدی
ہے یہ وقت ترکیب احد واحد
واحد اور واحدۃ کی جگہ احدی کا الف
استعمال کرتے ہیں اور احد جیسے بعض نے
تانیث ہے۔ قولہ و ثلث الرابع
کمان کیا ہے وغیرہ کی جگہ ثلاثہ اربعہ
مقام پر ثلث اربع وغیرہ واحد اثنین
وغیرہ تک ساتھ زبانی طرح احد
کے ساتھ مناسب ہے جیسا کہ اسی طرح
واثنین مذکر کے لئے بھی جواب
ثلثہ واربعہ وغیرہ پر جس طرح احد
اب بھی باقی ہے وہ تانیث نہیں پائی جاتی
اثنین میں علامت تانیث وغیرہ میں
اسی طرح ثلثا اربع وغیرہ تھا
قولہ ثمان۔ اصل میں ثمانی تھا
قاضی کی طرح اعلال ہوا
ہے

ساقط کیا گیا۔ تا
اور تنوین میں اجتماع ساکنین
ہوا یا گر گئی۔ ثمان ہو گیا۔ اور
عشرۃ کے ساتھ ترکیب ہوتا ہے تو (یا)
لوٹ کر مبنی بر فتح ہو جاتی ہے اور کبھی
ساکن بھی ہے جیسے معدی کرب
میں۔ اور کبھی یا کو حذف کر دیتے ہیں اس
وقت نون مفتوح ہو جاتا ہے۔ تا کہ
نظائر ثلث و اربع وغیرہ کیا تھا موافق
ہو جائے گرانی ۱۲ جو بھی عشرۃ کے ساتھ
ترکیب کے وقت مفتوح ہوتا ہے اور کبھی نون
پر کسرہ دیتے ہیں تا کہ یائے محذوف پر دلالت
کرے۔ اور کبھی (ثمانی) کی یا کو غیر ترکیب
میں حذف کر دیتے ہیں اور اعراب کو نون پر
جاری کیا جاتا ہے جیسے علی ثمان حجج
طرح اثنتین پر نصب پڑھتے ہیں ۱۲ علی اسی
میں اور ہر ایک کے معنی دو ۱۲ اثنتی سے ماخوذ
کے ساتھ جیسے ثلثۃ۔ اسی طرح
باقی ہیں ۱۲ از ترکیب صفحہ
(۸۴) (و) حرف
عطف

مبنی بر سکون۔ معطوف معطوف علیہ
(عشرون) (و) حرف عطف مبنی
عطفا یا تقدیرا (ثلثون) معطوف مجرور بنا
بر سکون (و) حرف عطف مبنی بر سکون
یا تقدیرا (اربعون) معطوف مجرور عطفا یا تقدیرا
(و) حرف عطف مبنی بر سکون (خمسون) حرف عطف
معطوف مجرور عطفا یا تقدیرا (و) حرف مجرور
مبنی بر سکون (ستون) معطوف مبنی بر سکون
عطفا یا تقدیرا (و) حرف عطف عطفا یا تقدیرا (و)
(سبعون) معطوف مجرور (ثمانون) معطوف
حرف عطف مبنی بر سکون (و) حرف عطف مبنی بر
مجرور عطفا یا تقدیرا (تسعون) معطوف مجرور عطفا
سکون (تسعون) معطوف اپنے معطوفات سے
تقدیرا۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات مضاف
(معطوف) مضاف الیہ سے مل کر جملہ
مل کر جملہ اسمیہ ہوا (و) حرف عطف
مبتدا اپنی خبر سے مل کر (لکل) ... ہوا (یکے)
ترکیب
(اذا) مضاف ثانی مبنی بر فتح صیغہ
صفحہ ۸۴
(یا) مبنی بر سکون ... ہر اس
(ہے)

(وقفہ ضمیر مرفوع ... فاعل
متصل پوشیدہ نائب فاعل مبنی بر فتح
مرفوع محلا مبنی بر فتح (اعجبہ) ...
لفظ عشرۃ و عشرون الخ معطوف
(مع) علیہ مجرور لفظا (واحد) معطوف
مضاف مبنی بر سکون (و) حرف عطف
(اثنین) حرف عطف مبنی بر سکون
معطوف مجرور لفظا (و) (ثلث) معطوف
(و) حرف عطف مبنی بر سکون (اربع) حرف عطف
مبنی بر سکون (و) معطوف مجرور لفظا (و)
(خمس) معطوف حرف عطف مبنی بر سکون (و)
مجرور لفظا (و) حرف عطف (ست) معطوف
حرف عطف مبنی بر سکون (سبع) معطوف
مجرور لفظا (و) حرف عطف مبنی بر سکون (ثمان) (و) حرف
مبنی بر سکون معطوف مجرور (تسع)
احد معطوف مجرور لفظا۔ احد
عطف مبنی بر سکون ... معطوفات
سے مل کر معطوف علیہ اپنے معطوف
معطوف علیہ الیہ ہم ... اپنے
سے مل کر مضاف الیہ ہے مل کر
ہو مضاف مضاف الیہ سے مل کر
مفعول فیہ ہو ترکیب فعل اپنے
نائب فاعل اور مفعول فیہ
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ
(اذا) مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابت کا
مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہو سے
مبتدا کے مقدر۔ ثابت
اسم فاعل اپنے فاعل
اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ

(عنان) ... جملہ
فعل ماضی (اذ) حرف مبنی بر سکون
تفصیل مبنی بر فتح (اذا) (اذ) حرف
المیتہ ... (اذ) قولہ فان کان
ہوا۔ ... جملہ ... خبر
ہو کر سکون۔ مبتدا اپنی خبر
مبتدا مرفوع محلا مبنی بر
اشارہ۔ جس کا مشار الیہ
(نصب لفظ عشر) ... (ھا) اسم
مبنی بر سکون (ذا)
مقدر کی۔ جملہ اسمیہ ہو کر خبر (ھذا)
اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ

(اللفظ) کی موصوف
بنی صفت سے مل کر اسم
فعل ناقص (مثل) مضاف ...
اسم مفعول صیغہ واحد مذکر
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ نائب فاعل
مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع
بسوئے موصوف مقدر لفظا
مثل کو اسم مفعول اپنے
نائب فاعل سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر صفت
موصوف مقدر اپنی صفت
سے مل کر خبر۔ فعل ناقص
(یکن) اسم اور خبر سے مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (فا)
جزائیہ مبنی بر فتح (واحد)
مضاف (الترکیب)
نصب (ی) حرف جار
مبنی بر سکون (لفظ) مجرور
(واحد) معطوف علیہ مجرور
لفظا

البشیر
الکامل

واثنان مع عشر ان تقول اَحَدَ عَشَرَ رجلًا واثنا عشر رجلا بتذكير الجزأين وان كان مؤنثا فتقول اِحدٰى عشرة امرأة واثنتا عشرة امرأة بتانيث الجزأين وطريق تركيب غيرهما الى تسع مع عشر ان تقول فى المذكر ثلثة عشر رجلا واربعة عشر رجلا الى تسعة عشر رجلا

النوع
الثامن اسماء
تنصب الاسماء
النكرات

۔اا ستہ (الغ) اسمیہ (ا) اسمیہ ۔ ۹۹ ۔ ۱۲ ۔ تنہ (۲) ۔ (۱) ۱۲۲ ۔ (المتوسہ) ۔

ترکیب صفحہ ۸۶

۸۲

(ص) (تقول) فعل ۔ فعل کر ۔ مصدر ۔ طلوب ۔ (ان) ۔ حرف عطف مبنی بر سکون مبنی بر ۔ فتح ۔ (تنا) ۔

اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ ۔ (ان) ۔ کان ۔ (و) حرف شرط مبنی ۔ معروف ۔ متصل ۔ (موننا) ۔

جملہ فعلیہ ۔ (لو) ۔ فعل ماضی ۔ صیغہ واحد ۔ ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر ۔ متصل ۔

حرف ۔ ۔ (ان) حرف ۔ مثلا ۔ ضمیر مرفوع ۔ (ھو) ۔ اسم ۔ مستتر ۔ منفصل ۔ مونثا ۔ فتح ۔ (کان) ۔ منجز ۔ مرفوع ۔ پوشیدہ ۔ راجع ۔ مفعول ۔ (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح ۔ اسم ۔ مونثا ۔ مفعول

(۸×) الیہ ۔۔۔

(بقیہ صفحہ ۸۶) وبضع وعشرون امرأة ۔ کے استعمال کا انکار کیا ہے لیکن جوہری اس کا انکار کرتے ہیں ۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا اذا جاوزت لفظ العشر ذهب البضع فلا تقول بضع وعشرون ۔ چونکہ یہ قول درست نہیں ہے ۔ ثلاثة تا تسعة ہیں ۔ مصنف نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ۔ اسم خامس قرار نہیں دیا ۱۲ ۔ علہ یہ مطابق قیاس ہے ۱۲ ۔ علہ یہی قیاس کے مطابق ہے ۔ علہ یعنی احد اور اثنان وغیرہ ۔ علہ یعنی ترکیب کا طریقہ وغیرہ سے غیر کی ۔ ثلث سے تسع تک ہے ۱۲ ۔

ترکیب صفحہ ۸۶ (الثنان) ۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح ۔ معطوف مجرور محلاً یا تقدیراً ۔ علی اختلاف القولین ۔ فی الحکایۃ کما مر ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف ۔ مضاف الیہ ۔ لفظ مضاف اپنے مجرور ۔ سے مل کر ۔

(۲×) معطوف ۔۔۔

مل کر ظرف لغو (مع) مضاف (عشر) مضاف الیہ مجرور لفظاً مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ۔ الترکیب معدود اپنے ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ ۔ طریق مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (ان) ناصبہ موصول حرفی (تقول) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جیسے (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (احد عشر) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح منصوب محلاً ممیز (رجلا) تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر

(۲×) ۔۔۔

(معطوف علیہ و) حرف عطف مبنی بر فتح (اثنا عشر) ۔ مرکب بنائی منصوب محلاً جزو ثانی مبنی ۔ جزو اول معرب گر اس جگہ حکایۃ ۔ فتح اور جزو اول ۔ مبنی برعلامت ۔ ہونیکے باعث ایک قول ۔ ممیز اپنی تمیز ۔ (رجلا) تمیز ۔ رفع ۔ ممیز ۔ معطوف ۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر ذوالحال ۔ (با) حرف جار مبنی ۔ (تذکیر) مصدر مضاف (الجانبین) ۔ مضاف الیہ مجرور لفظاً مفعول ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ۔ ہوا (تانیثہن) مقدر کا متعلق ہے ۔ اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جیسے (ھما) ضمیر مرفوع متصل ۔ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ۔ (م) حرف عماد مبنی بر فتح ۔ ذوالحال ۔ (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر ۔ مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ۔ اپنے حال سے مل کر مقولہ ۔

(۸×) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح منصوب محلاً ممیز (رجلا) تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف (۸×)

اپنے مضاف الیہ سے مل کر ۔ (الی) حرف جار مبنی بر ۔ ذوالحال (الی) حرف جار مجرور ۔ بسکون ۔ (تسع) مجرور ۔ جار مجرور ۔ (منتهیا) مقدر ۔ مل کر ظرف مستقر ہوا ۔ (منتهیا) ۔ کا ۔ منتهیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل ۔ پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ۔ راجع ہوئے ذوالحال ۔ منتهیا اسم فاعل ۔ اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر ۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مع) مضاف ۔ (عشر) مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ ۔ ترکیب ۔ مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ ۔ طریق مضاف ۔ سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ۔ اپنے مضاف ۔ موصول حرفی ۔ (ان) ناصبہ ۔ (تقول) مبنی بر سکون ۔ فعل مضارع معروف ۔ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جیسے (انت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف ۔ مبنی بر سکون ۔ ملک ۔ اسم مفعول صیغہ واحد ۔ مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ۔ ۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ۔ نائب فاعل مرفوع ۔ مل کر اسم مفعول اپنے ۔ موصوف ۔ مقدر ۔ مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ۔ نائب فاعل سے مل کر ۔ مقدر اپنی صفت ۔ اللفظ موصوف ۔ معطوف علیہ ۔ (و) حرف عطف ۔ جار مجرور ۔ (فی) حرف جار مبنی ۔ مبنی بر فتح ۔ (ال) ۔ حرف تعریف مبنی بر سکون (ھو) ضمیر ۔ مفعول صیغہ واحد ۔ (ھو)

(۲×) تثنیہ مبنی بر سکون ۔ منتهیین ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال اول ۔ اور عند التحقیق اربعة عشر رجلاً کے بعد

عـه اور ایسے ہی اس کے نظائر اثنتین وثنتین ۔ ۱۲

بتانيث الجزء الاول وتذكير الجزء الثاني و في المؤنث ثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة الى تسع عشرة امرأة بتذكير الجزء الاول وتانيث الجزء الثاني واما طريق التركيب في الواحد والاثنين الى تسع مع عشرون واخواته الى تسعين على سبيل العطف

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

عـه ثالجزء اول اپنی حال پر باقی ہے جیسے قبل ترکیب تھا ۔ عـه یہ کہ بحالت عدم ترکیب مؤنث کیلئے مذکر کیساتھ لایا جاتا ہے ۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۸۸

ثمانون میں

واؤ کی ایک ثمانون ہوگی ...

۳ ۔ قولہ علی سبیل العطف

یعنی عقود کو بطریق عطف ... جائے گا ۔ بطریق ... نہیں جیسے عشر ...
احد و عشرون ... اثنان و عشرون ...

(ترکیب صفحہ ۸۸) (با) حرف جار ... (تانیث) مصدر مضاف (الجمع) موصوف (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح ... مصدر مضاف الیہ ... موصوف

اربع عشر ... عشرون ... ثلاثون ... اربعون ... [illegible]

(X) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف عشرون معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مع مضاف اپنے

(XX) مقدرہ کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر سمیں (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے مبتدا ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ...

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

فان كان المميز مذكرا فتقول في تركيب
الواحد والاثنين لا في غيرهما احد وعشرون
رجلا واثنان وعشرون رجلا بتذكير الجزء
الاول وان كان المميز مؤنثا فتقول احدى
وعشرون امرأة واثنتان وعشرون امرأة
بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد
والاثنين الى تسع مع عشرين تقول في
المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة
وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

ترکیب صفحہ ۹۰ قولہ فان کان المميز (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح

ترکیب صفحہ ۹۰

(بقیہ صفحہ ۹۰) مذکر
اسم مفعول صیغہ واحد مرفوع
جس میں (ھو) ضمیر مرفوع نائب فاعل
متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے
مرفوع محلاً مبنی بر فتح موصوف
موصوف مقدر لفظاً سے مل کر ہوا
مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم اور خبر
فعل ناقص (کان) شرط (فا)
مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا
جزائیہ مبنی بر فتح (نقول)
فعل مضارع معروف مرفوع
لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر
جس میں (انت) پوشیدہ
جس میں (انت) ضمیر مرفوع
متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر سکون (ت) علامت خطاب
مبنی بر فتح (فی) حرف جار
مبنی بر سکون (ترکیب) مضاف
مضاف (الواحد) معطوف
علیہ (و) حرف عطف مبنی بر
فتح (الاثنین) معطوف
معطوف علیہ اپنے

معطوف سے مل کر
مضاف الیہ مجرور لفظاً
منصوب معنی۔ ترکیب
مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر
معطوف علیہ (کا) حرف عطف
مبنی بر سکون (فی) حرف
جار مبنی بر سکون (عنہ)
(ہ) ضمیر مجرور مضاف
متصل مضاف الیہ مبنی بر
کسر مجرور محلاً راجع بسوئے
(الواحد و الاثنین) (من)
حرف جار مبنی بر فتح (ا)
علامت تثنیہ مبنی بر سکون
غیر مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر
معطوف۔ معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر ظرف لغو
(احد و عشرون) حکایۃ
منصوب محلاً یا تقدیراً ممیز
(رجلاً) تمیز مبنی

تمیز سے مل کر معطوف علیہ مبنی بر فتح (اثنان)
(و) حرف عطف مبنی بر فتح منصوب محلاً
و عشرون حکایۃ منصوب ممیز (رجلاً) تمیز
یا تقدیراً ممیز معطوف علیہ اپنے
سے مل کر معطوف (با) حرف جار
معطوف سے مل کر ذو الحال
مبنی بر کسر (تذکیر) مصدر مضاف
(الجزء) موصوف (الاول) اسم تفضیل
صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔
اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت
موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف
الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی۔ تذکیر
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور
جار مجرور مل کر ظرف مستقر (ثابتین) مقدر
(ثابتین) اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر
جس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھ) ضمیر
مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر
ضم راجع بسوئے ذو الحال۔ ثابتین
اسم فاعل اپنے فاعل (۴۵)

(X) ممیز (رجلاً) تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذو الحال (XX)

اپنے معطوف سے
مل کر مضاف الیہ غیر مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذو الحال
(الی) حرف جار مبنی بر سکون (تسع)
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (منتھیا)
مقدر کا۔ منتھیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے
ذو الحال۔ منتھیا اسم فاعل اپنے فاعل
اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر
حال۔ ذو الحال اپنے حال سے مل کر
مضاف الیہ (مع) مضاف (عشرین)
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مفعول فیہ۔ ترکیب مضاف
اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم
(تقول) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد مذکر حاضر
جس میں (انت) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ جس میں (انت) ضمیر مرفوع متصل
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت)
علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار
مبنی بر سکون (الممیز) موصوف (ال)
حرف تعریف مبنی بر سکون (مذکر) اسم
مفعول صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف
مذکر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر
جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت
سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (فی) حرف جار
مبنی بر سکون (الممیز) موصوف (ال)
حرف تعریف مبنی بر سکون (مؤنث)
اسم مفعول صیغہ واحد مذکر جس میں
(ھو) ضمیر مرفوع

(ثابتین) مقدر کا۔ ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر جس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذو الحا

النوع الثامن من اسماء تنصب الاسماء النكرات

ثلث وعشرون امرأةً واربع وعشرون
امرأةً بتذكير الجزء الاول وعلى هذا
القياس الى تسع وتسعين والثاني
كم معناه عدد مبهم وهو على نوعين
احدهما استفهامية ان كان متضمنًا
لمعنى الاستفهام وهو ينصب التميز
مثل كم رجلًا ضربته

ترکیب
صفحہ ۹۲

(ترکیب صفحہ ۹۲) (ثلٰث و عشرون) (امرأة) تمیز (ثلث) بتقدیر معطوف علیہ منصوب محلاً بنا بر تمیز ہے مل کر معطوف (عشرون) تمیز مبنی بر فتح (اربع) (امرأة) (و) حرف عطف مبنی بر فتح بتقدیر (امرأة) معطوف منصوب محلاً تمیز سے مل کر معطوف (ما) کنایہ منصوب محلاً بنا بر تمیز سے مل کر ذو الحال (ربا) تمیز معطوف (ذلک) کلمۂ مصدر مضاف علیہ اپنے معطوف سے مل کر (الاول) اسم تفضیل حرف جار مبنی بر سکون (ل) ضمیر مرفوع متصل (الجزء) موصوف (من) حرف (ھو) ضمیر راجع مستتر فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (الاول) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر موصوف ابن صفت مبنی پوشیدہ فاعل موصوف، صفت، موصوف لفظاً منصوب مبنی فاعل سے مل کر مضاف الیہ مجرور مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بتقدیر ظرف مفعول بہ۔ جار مجرور ظرف مستقر ثابت اسم الیہ سے مل کر مجرور (ھا) ضمیر متصل مبنی پوشیدہ (ثابتین) ضمیر مرفوع محلاً فاعل مرفوع متصل جس میں (ھا) ضمیر مرفوع محلاً فاعل مبنی

ضمیر راجع بسوئے ذو الحال (م) حرف جار مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ (ثابتین) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقول۔ مقول فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور مؤخر اور مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف یا استئنافیہ ہوا قولہ (و) (ھذا القیاس) (و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ھذا) اسم اشارہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مشار الیہ (ھا) کریں ثلاث و عشرین (ما) جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا اور (ثابت) متعلق کا۔ (ثابت) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (القیاس) ہو جو بوجہ مقدم ہے۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور

ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم۔ (القیاس) مبتدا مؤخر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التعمیر) معطوف علیہ (و) (القیاس) مصدر (الثانی) حرف عطف مبنی بر فتح معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ قولہ (القیاس) خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف یا استئنافیہ ہوا۔ قولہ (والثانی) معطوف (و) حرف عطف (کم) مبتدا (الثانی) مبنی بر فتح مضاف مضاف الیہ مبتدا ہوا۔ (کم) مضاف الیہ مضاف مجرور محلاً متصل ضمیر مجرور راجع بسوئے (ا) مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مجرور بتقدیر (علیہ) مضاف الیہ مفعول متصل ضمیر منصوب (ھم) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح جمع موصوف مفعول بہ

[illegible]

استفہامیہ (ینقسب) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (التمییز) مفعول بہ منصوب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف یا استئنافیہ (کم) (الاجزاء) (مثل) مضاف مضاف الیہ مجرور تقدیراً مضاف الیہ سے مل کر مثال ہے

مضاف (ک) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے مثال استفہامیہ۔ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ اسمیہ جملہ ہو کر خبر [illegible]

[illegible]

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

والثانی خبریة إن لم یکن متضمنا لمعنی الاستفهام وهو ینصب الممیز ان کان بینهما فاصلة مثل کم عندی رجلا وان لم تکن بینهما فاصلة فممیزه مجرور بالاضافة الیه مثل کم رجل ضربت وکم غلمان اشتریت والثالث کاین وهو مرکب من کاف التشبیه۔

ترکیب صفحہ ٩٤

(بقیہ صفحہ ٩٤) ہو تو مجرور ہوگا جیسے غلام عبد رجل اور عبد کم رجل اضربت اور رجلا ضربت میں کم رجل اشتریت۔ بکم درہما مضاف الیہ ہے بکم رجل مررت اور اشتریت و بکم رجل مررت میں مجرور بحرف جر ہے یا مجرور بدون نہیں ہو۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہیں ہوں تو مبتدا ہوگا بشرطیکہ اس کی تمیز ظرف نہ ہو جیسے کم رجلا اخوتک اور کم رجل اخوتک الله اور اگر اس کی تمیز ظرف ہے تو خبر ہوگا۔ میں کم مبتدا ہے اور کم یوما سفرک الله جیسے کم یوم سفری میں کم خبر ہے۔ تمیز مفرد کی مثال ہے۔ تمیز جمع کی مثال ۱۲۰ عہ غلمان جمع غلام ہے جس کے معنی ہیں بچہ۔ وقت ولادت سے جوان ہونے تک اس کا اطلاق ہوتا ہے اور بعض ... (سکون)

(ترکیب صفحہ ٩٤) قولہ والثانی خبریة ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) مبتدا (خبریة) اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا بتاویل مذکور خبریة اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (لم یکن) صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف فعل ناقص (ھو) ضمیر مرفوع ...

متصل پوشیدہ مبنی بر فتح راجع اسم مرفوع محلا مبنی بر ... (متضمنا) اسم فاعل سوئے الثانی (متضمنا) ... (ھو) ضمیر صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر متصل پوشیدہ فاعل مرفوع مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم لم یکن فعل ناقص۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) مضاف (الاستفہام) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق متضمنا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر لم یکن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ جزا اسکی (فھو خبریة) محذوف شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا ... محذوف ... (و) حرف عطف ...

بنی بر ضمیر ... راجع ہوئے کم خبریة ... مبنی بر (اللہ) اسکا ... علامت تثنیہ مبنی ... مضاف الیہ ... مفعول فیہ (فاصلہ) فاعل۔ لم یکن فعل ناقص اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ... (فا) جزائیہ ... (تمیز) مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہوئے کم خبریة۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مجرور) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا (بالاضافة) (با) حرف جار مبنی بر کسر (الی) حرف جار مبنی بر سکون ... مصدر ... متصل مجرور محلا مبنی بر ... راجع ہو ... (الاضافة) ... مصدر ... ظرف لغو ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا ... مثل (مضاف) ... معطوف علیہ ... معطوف ... مضاف الیہ ... مثالہ مقدرکی ... ضمیر ... مبنی بر ... راجع ...

(X) مبنی بر سکون (غلمان) تمیز مضاف الیہ تمیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم۔ (XX)

وَاَیْ لٰکِنَّ المراد منه عددٌ مبهم
لَا المعنی الترکیبیُّ مثل کاین رجلاً
لقیتُ وقد یکونُ متضمنًا لمعنی
الاستفهام نحو کاین رجلاً عندك
والرابع کذا وھو مرکبٌ من کاف
التشبیه وذا اسم الاشارة ولکن المراد
منه عددٌ مبهمٌ ولا یکونُ متضمنًا لمعنی
الاستفهام مثل عندی کذا رجلاً۔

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

(۱۶) مخلوق یا مشالہ (ک) مضاف (ابن) مضاف الیہ
مجرور۔ یا (عند) ای ... مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مخبر مثالہ مقدر
مثال مضاف الیہ

ترکیب صفحہ ۹۶

(×) (عند) مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ (عند) مضاف اپنے مضاف الیہ

(××) ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مؤخر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب یوں کیجائے۔ (عند) مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

النوع التاسع

اسماء تسمى اسماء الافعال وانما سميت باسماء الافعال لان معانيها افعال وهى تسعة ستة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم على المفعولية احدها رويد فانه موضوع لامهل وهو يقع فى اول الكلام مثل رويد زيدا اى امهل زيدا

عہ یعنی اُن میں سے چھ نصب دیتے ہیں ۱۲۔

(۲۸) مضاف الیہ سے مل کر ...

ترکیب صفحہ ۹۸

(بقیہ صفحہ ۹۸) اسکے لئے محل اعراب نہیں ہے محل اعراب
کا ف ذ ال ف سا کنین سے بچنے
نہیں ہوتا ۔ اجتماع ساکنین سے بچنے کیلئے مبنی بر فتح ہوا
اور تحصیل خفت کیلئے اور کبھی
کہ قولہ مہل اور کبھی بمعنی
دوسرے معنی میں بھی آتا ہے بمعنی
مصدر جیسے روید زید اور کبھی صفت
اسم فاعل اس تقدیر پر جیسے سار وا سیرا
مصدر جیسے سار وا اور کبھی حال
رویدا ای لینا ۔ اور کبھی رویدا ای
جیسے سار القوم رویدا
مرودین ۔ آیت کریمہ میں
امھلھم رویدا میں بمعنی
احتمال ہیں برتقدیر مصدر
ہونگے امھلھم امھالا
اور برتقدیر صفت امھلھم
امھالا رویدا یعنی بڑا اور
اسی طرح عذاب الیم میں امھالا
برتقدیر حال امھلھم تم
برحال بڑے ناکہ جیسے معانی
فانھا میں لیکن یہ معانی نہیں
مقصود بالبیان نہیں
مقصود بالبیان صرف
روید بمعنی امھل ہے کیونکہ
وہ نام ہے اور یہاں پر وہی
بیان کے جا رہے ہیں اسی
واسطے مصنف نے اسکو ذکر
کیا اور باقی معانی ترک کر دئے
ف قولہ وھو یقع فی
اول الکلام یعنی زید
اول کلام میں واقع ہوتا ہے
لیکن یہ بات خالی از خدشہ
نہیں کیونکہ اول کلام سے
اگر شروع کلام مراد ہو تو اس
سے پیشتر کوئی لفظ نہ ہو تو یہ
صحیح نہیں اسلئے کہ صاحب
مصباح نے واحد تثنیہ
جمع مذکر مؤنث میں یکساں
مستعمل ہونیکی جو مثال پیش
فرمائی ہے وہ یہ ہے رویدا رجل
ورویدا رجلان ورویدا رجال و
رویدا امرأۃ ورویدا امرأتان
ورویدا نساء ۔ روید
بمعنی
ہے جس کو شیخ ہاشمی نے
میں بیان کیا ہے اور اگر اول کلام
سے یہ مراد ہے کہ جس کلام میں روید
واقع ہے اسکے اول میں ہو جس
معمول کی تقدیم کا عدم جواز مقصود ہے
تو یہ بات روید کیساتھ خاص نہیں
تمام اسمائے افعال اس میں شریک ہیں
اس مسئلہ میں بصریہ و کوفیہ کا اختلاف
ہے ۔ بصریہ کے نزدیک بوجہ ضعف عمل
کسی اسم فعل کے معمول کی تقدیم جائز
نہیں اور کوفیہ کے نزدیک چونکہ انکی مشابہت
فعل کیساتھ قوی ہے اسلئے ہر اسم فعل
پر اسکا معمول مقدم ہو سکتا ہے ۱۲ سعید

(ترکیب صفحہ ۹۸) النوع الثاسع) صفت
(النوع) موصوف (التاسع) صفت
موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا (اسماء)
موصوف (التی) فعل مضارع مجہول
صیغہ واحد مؤنث غائب (سمی) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع بجانب موصوف
(اسماء) مضاف (الافعال)

(۲۸) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ برتقدیر ارادہ معنی (۲۸)

محلاً مبنی بر فتح (الا سمی)
راجع بسوئے مستثنی ۔ (الا) حرف جار مبنی بر سکون
مفعول بہ (علی) حرف جار مجرور ملکر
(المفعولیۃ) مجرور جار مجرور ملکر
ظرف لغو ۔ (تنتصب) فعل اپنے فاعل
مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا
(احل) مضاف (ھا) ضمیر مجرور
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی
بر سکون راجع بسوئے ستۃ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (رویدا)
خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے ملکر
جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا (فا) حرف مشبہ
تفصیل مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل
بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب
متصل اسم ان منصوب محلاً
مبنی بر ضم راجع بسوئے روید
(موضوع) اسم مفعول
صیغہ واحد مذکر اس میں
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے
اسم ان (ل) حرف جار مبنی بر کسر
مجرور تقدیراً مجرور جار مجرور ملکر ظرف
لغو موضوع اسم مفعول اپنے نائب
فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر خبر ۔ ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (و) حرف عطف
مستانفہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع
منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
بسوئے روید (یقع) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (فی) حرف جار
مبنی بر سکون (اول) مضاف
(الکلام) مضاف الیہ

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

وثانیها بلّه فانه موضوع لدع مثل بله زیدًا ای دع زیدًا وثالثها دونك فانه موضوع لخذ مثل دونك زیدًا ای خذ زیدًا ورابعها علیك فانه موضوع لالزم مثل علیك زیدًا ای الزم زیدًا وخامسها حیّهل فانه موضوع لائت مثل حیّهل الصلوة ای ائت الصلوة وسادسها ها فانه موضوع لخذ مثل ها زیدًا ای خذ زیدًا

ترکیب صفحہ ۱۰۰

(ت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب کر (الصلوٰۃ) مفعول بہ - ابیت فعل

(xx) مبنی بر فتح (انّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہو کے ہا۔ (موضوع) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح نائب ہوئے اسم انّ۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (خل) مجرور تقدیراً۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ موضوع اسم مفعول

النوع التاسع اسماء تسمى باسماء الافعال

وقد جاء فيه ثلث لغات هَا بسكون
الهمزة وهَاءِ بزيادة الهمزة المكسورة و
هَاءَ بزيادة الهمزة المفتوحة ولا بدّ لهذه
الاسماء من فاعل وفاعلها ضمير المخاطب
المستتر فيها وثلثة منها موضوعة
للفعل الماضي وترفع الاسم بالفاعلية
احدها هيهات فانه موضوع لبعد

ترکیب صفحہ ۱۰۲

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھَاءِ) ذوالحال (ب) حرف جار مبنی بر کسرہ (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون ...

(xxx) ... (xx)

(بقیہ صفحہ ۱۰۲) ... جار مجرور ملکر ظرف لغو ...

(x) (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثلثۃ ۔ مضاف اپنے (xx)

جار مجرور ملکر ظرف لغو ۔ فاعل مستتر اسم فاعل اپنے ... جملہ اسمیہ ... اور ظرف لغو ... موصوف اپنی صفت ... ہو کر صفت ... ملکر جملہ ... خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر خبر معطوف ہوا ۔ قولہ وثلثۃ ... منہا الخوارج حرف عطف مبنی بر ... (ثلثۃ) موصوف (من) ... (ھا) ضمیر ... ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل ... ثابت اسم فاعل اپنے ... موصوف اپنی صفت سے ملکر ... اسم مفعول ... فاعل ... موصوف ... ماضی ... جملہ ... ہو کر صفت ... موصوف اپنی صفت ... مفعول اپنے نائب فاعل ... جار مجرور ملکر ظرف لغو ... اسم ... ملکر جملہ اسمیہ ... مبتدا اپنی خبر

(xxx) راجع بسوئے اسم اِنَّ ۔ (لِ) حرف جار مبنی بر کسرہ (بَعْضٍ) مجرور تقدیراً ۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہو موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے

مثل هيهات زيد اى بعد زيد وثانيها سرعان فانه موضوع لسرع مثل سرعان زيد اى سرع زيد وثالثها شتان فانه موضوع لافترق مثل شتان زيد وعمرو اى افترق زيد وعمرو

النوع العاشر

الافعال الناقصة وانما سميت ناقصة

النوع العاشر الافعال الناقصة

البشیر الکامل بحل شرح مائة عامل

(۳) مضاف الیہ۔ نان اپنے مل کر جر مثال
مجرور تقدیراً۔ مثال مضاف مضاف الیہ
مقدر کی۔ مثال مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ
مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم راجع اپنے فعل بمعنی
مضاف الیہ (شتان) اسم فعل ماضی (افترق) فعل ماضی مبنی بر فتح
(زید) معطوف علیہ (و) حرف عطف (عمرو) معطوف

(بقیہ صفحہ ۱۰۲)
(ھیھات) اسم فعل بمعنی ماضی (بعد) فعل
(زید) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر
(بعد) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) فاعل
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ثانی) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا
(سرعان) اسم فعل بمعنی ماضی معروف
(ذا) اسم اشارہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھ) ضمیر منصوب
متصل اسم مبنی بر ضم راجع (موضوع) اسم مفعول
صیغہ واحد مذکر خبر۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ان) اسم (ن) (موضوع)
حرف جار مبنی بر سکون (ل) حرف جر
مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو
موضوع کا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل
اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ
(ان) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
مفعول بہ (مثل) مضاف (سرعان)
مضاف الیہ مجرور تقدیراً (رمضان) مضاف الیہ
مثال مضاف الیہ مجرور
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مضاف
الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (سرعان) اسم فعل بمعنی ماضی
(سرعان) اسم فعل بمعنی ماضی معروف (زید) فاعل
مبنی بر فتح (زید) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (سرع) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
غائب (زید) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(و) حرف عطف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے
مضاف الیہ (شتان) اسم فعل
ثالثہ۔ مضاف (شتان) خبر مرفوع تقدیراً
مل کر مبتدا۔ جملہ اسمیہ خبریہ (ان)
مبتدا اپنی خبر مل کر جملہ (ما) اسم
اسم موصول مبنی بر سکون (ھو) ضمیر
منصوب متصل اسم منصوب (موضوع)
حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر
منصوب مبنی بر سکون راجع
ضمیر مرفوع متصل مبتدا صیغہ واحد نائب فاعل
(ال) حرف تعریف (افترق) فعل
مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو
موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
(شتان) اسم فعل (و) حرف عطف

(شتان) اسم فعل ماضی (افترق) فعل
معطوف علیہ (و) حرف عطف (عمرو) معطوف
تجرید سے مل کر فاعل (ای) حرف تفسیر
(افترق) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مذکر غائب (زید) معطوف علیہ (و) حرف عطف
معطوف علیہ (عمرو) معطوف
مبنی بر فتح معطوف علیہ اپنے معطوف سے
مل کر فاعل۔ (افترق) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

ترکیب صفحہ ۱۰۲

۱۷۔ النوع العاشر (النوع) موصوف (العاشر) صفت۔ موصوف اپنی صفت
سے مل کر مبتدا۔ (الافعال)
موصوف (ال) حرف تعریف
مبنی بر سکون (ناقصۃ)
اسم فاعل صیغہ واحد مونث
(وھی) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے
موصوف۔ ناقصۃ اسم فاعل
اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔
موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
(و) حرف عطف یا استینافیہ (اداة)
مبنی بر فتح (ثلاثۃ عشر) مبنی بر سکون
فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل
(الافعال) (ال) حرف ناقصۃ اسم فاعل صیغہ واحد
مونث

النوع العاشر الافعال الناقصة

لانها لا تکون بمجرد الفاعل کلاما تاما فلا تخلو عن نقصان وهی تدخل علی الجملة الاسمیة ای المبتدا والخبر فترفع الجزء الاول منها ویسمی اسمها وتنصب الجزء الثانی منها ویسمی خبرها وهی ثلثة عشر فعلا الاول کان

عـه اصل میں کون بفتح عین یا بضم عین تھا۔ واو بوجہ تحرک وانفتاح ما قبل الف ہو گیا ۱۲

ضمنی سوال مذکور ہے جو ماقبل سے بطور استخدام سمجھ وارد ہوتا ہے (الناقصة ارجع الی الافعال المذکورة مع الجزء الاول) کے ساتھ جزو اول کے ساتھ ہے اور ظاہر ہے کہ بسا وقت مذکور کلام افعال ناقصہ سے پورا نہیں ہوتے بلکہ جب تک خبر نہ ہو تو مذکور ہونا ہے اگر کان کے بعد جزو اول یعنی کا اسم ہے کان اور اگر صرف مذکور ہو تو اسم صلہ وعلی ہذا مذکور ہو تو اسم میں ترتیب القیاس میں اضاح وغیرہ میں یہ کان اور جزکان بلا ضافۃ یا معنی اضافت اسم بلا اضافت کے بنا حقیقت ایضا جاملی ہے (سمجھیں زمانہ) جزو اول کان کا اسم جزو بھی اسی طرح جزو دوم خبر کان نہیں وہ تو جزو اول کی خبر ہے ضربت زید عمرا میں زید کو اسم اور عمرا کو خبر نہیں کہتے بلکہ فاعل اور مفعول سے تعبیر کرتے ہیں تا کہ دونوں اسم ہے کان کے مرفوع کو فاعل نہیں کہتے اس لئے کہ فاعل حقیقت میں مصدر خبر ہے جو اسم کی طرف مضاف ہو پس کان زید قائما یعنی کان قیام زید ہے اسی سبب سے ان افعال کی خبر مبتدا کی طرح محذوف نہیں ہوتی۔

[illegible]

(هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... موصوف بناما اسم جملہ اسمیہ ہو کر صفت ... فاعل اپنے ... ان کا اسم ... ظرف لغو ...

[illegible]

(فا) فصیحیہ ... فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب ... اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل راجع ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ...

ترکیب صفحہ ۱۰۶

(ربانی صفحہ ۱۰۱) قولہ ثلثۃ عشر — علاوہ فعلا ملحقات ان کے علاوہ بھی ہیں چنانچہ قاموس کے ملحقات یہ ہیں (۱) آض جیسے آض ... ہے اب آض حتی ... اضحی غادیا ... الفعل بالمحض حتی ... اذا تاما مساوی ... بالمحض بمعنی ... راح ... بمعنی لیس خالص ... بمعنی ... یتخلط بمعنی طول سخت ... ریثہ میں غارب بمعنی تا مل ... (۲) ضمیر منصوب کا مرجع بنجی ... حدیث میں ... (۳) رجع جیسے ... لا ترجعوا بعدی کفارا (۳) عاد جیسے ... وکان منسلی من هدایت ... فلنتہ مغرقا ... حدیث میں (۴) استحال جیسے ... فاستحالت غربا (۵) تقعد جیسے ... عرب کہتے ہیں ارحف شفرتہ ... حتی تعارت ... ضمن ... لیکن ... کلام عرب ... (۶) کان ... الماء

الا کالشہاب ضوئہ یحور رمادا بعد ادھو ساطع (۷) تحول جیسے وبدلت قرحا دامیا بعد صحۃ ... فیالک من نعمی تحولن ابؤسا — اور مازال کے ملحقات یہ ہیں۔ ماونی ماترام جبکہ یہ دونوں کان دائما الذی کے معنی میں ہوں اور ملحقات انح یہ ہیں۔ غدا۔ راح جیسے اول کان فی الغداۃ کان ... اور دوم کان فی الرواح کہ ان کے معنی میں ہوں یہ ملحقات سماعی ہیں قیاسی نہیں ... استعمل بمعنی تحول ... باوجود ملحق بصار نہیں۔ ماانفصل اور مافارق بمعنی ماانفک ہیں لیکن ملحقات نہیں ان سب کا استعمال فعل ناقص ...

[illegible]

کی طرح نہیں ہوتا (ترکیب صفحہ ۱۰۲) (ل) حرف جار مبنی بر کسر (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون موصول حرفی مبنی بر فتح راجع بسوئے الافعال الناقصۃ (الاکون) فعل ناقص (ھی) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذو الحال (ا)... مضاف حرف جار مبنی بر کسر (المحض) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہے جار مجرور مل کر (الفاعل) ... ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدرہ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر ذو الحال اپنے حال سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم ان۔ ... (تا) اسم فاعل صیغہ (مه)

(لا) ثابتا مقدر کا ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع ...

فاعل اور ظرف لغو ... مل کر جملہ فعلیہ صغری ہو کر خبر ہے ... جملہ اسمیہ خبریہ کبری ... قولہ یتذوق الجنۃ ... حرف تفصیل مبنی بر فتح ... الاول (الزرقا) حرف تفصیل ... (تر فع) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الافعال الناقصۃ (الجنۃ) موصوف (الاول) اسم تفصیل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفصیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر ذو الحال (ما) ضمیر مجرور متصل حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور راجع بسوئے مجرور محلاً مبنی بر سکون جار مجرور مل کر الجملۃ الاسمیۃ ... ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا ثابتا اسم ... فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذو الحال اپنے حال سے ملکر مفعول ... تر فع فعل مضارع ... اپنے فاعل اور مفعول ... سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ... فعل مضارع ... بالاستثنات مبنی بر فتح ... اسمیں (ھو) ... مجہول صیغہ ... فاعل مرفوع ... ضمیر ... راجع بسوئے الجنۃ ... محلاً مبنی بر ... مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... راجع بسوئے الافعال الناقصۃ (الاسم) ... محلاً مبنی بر سکون ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول ... یسمی فعل ... نائب فاعل ... سے ملکر جملہ فعلیہ ...

[illegible]

(مه) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الافعال الناقصۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ یسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ما

عہ (۱) اور تک جیسے آیت کریمہ فاذا تقتلہ تعیشا

[illegible]

النوع العاشر الافعال الناقصة

وَهِيَ قَدْ تَكُونُ زَائِدَةً مِثْلُ إِنَّ مَنْ
أَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا وَحِينَئِذٍ لَا تَعْمَلُ
وَقَدْ تَكُونُ غَيْرَ زَائِدَةٍ وَهِيَ تَجِيءُ عَلَى
مَعْنَيَيْنِ نَاقِصَةٍ وَتَامَّةٍ فَالنَّاقِصَةُ
تَجِيءُ عَلَى مَعْنَيَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنْ يَثْبُتَ خَبَرُهَا
لِاسْمِهَا فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي سَوَاءٌ كَانَ

ترکیب
صفحہ ۱۰۸

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

(۶) کا اسم کے واسطے زمانہ ماضی میں ثبوت۔

النوع الثاني الافعال الناقصة

ممكن الانقطاع مثل كان زيد قائما او ممتنع الانقطاع مثل كان الله عليما حكيما وثانيهما ان تكون بمعنى صار مثل كان الفقير غنيا اى صار الفقير غنيا والتامة تتم بفاعلها فلا تحتاج الى الخبر فلا تكون ناقصة وحينئذ تكون بمعنى ثبت مثل كان زيد اى ثبت زيد

ترکیب
صفحہ ۱۱۰

(بقیہ صفحہ ۱۱۱) جملہ اسمیہ خبریہ ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے (کان) فعل ماضی مبنی برفتح تقدیراً ارادہ معنی صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) (اللہ) اسم جلالت اسم (زید) اسم (قائماً) اسم ضمیر (ھو) فاعل صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع محلاً مستتر فاعل مرفوع متصل پوشیدہ قائماً مبنی برفتح راجع ہوئے زید جملہ اسمیہ فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر۔ اسم فاعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ کان ناقص اپنے اسم (مثل) مضاف خبر کان (مثل) مضاف فعلیہ خبریہ ہوا (کان اللہ علیماً حکیماً) مضاف الیہ مجرور مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تقدیر مثل مضاف مثال مقدر کی مثال مضاف ملکر خبر مثالہ مقدر مضاف الیہ (ہٖ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع ہوئے اسم سے ثبوت کا اپنے اسم خبر کان سے ممتنع الانقطاع ہونا مثال مضاف اپنے مضاف مبتدا اپنی خبر سے مل کر مبتدا۔ ہوا الیہ سے جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (کان) تقدیر ارادہ معنی فعل ماضی معروف

مبنی برفتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (اللہ) اسم جلالت اسم (علیماً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم جلالت علیماً صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر اول۔ (حکیماً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم جلالت حکیماً صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر دوم۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی برفتح (ثانی) اسم منقوص

مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مجرور متصل مضاف الیہ ہوئے مغضبین بنی برکسر راجع ہوئے (ما) علامت (م) حرف عماد مبنی برفتح (ا) ثانی مضاف تثنیہ مبنی بر سکون۔ ثانی مرفوع اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً۔ (ان) موصول حرفی ناصبہ مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع معروف (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے کان ناقصہ تا دلیل (لفظ) تاکہ ضمیر کا مرجع بنا بیعت ہو جائے۔ (با) حرف جار مبنی بر (معنی) اسم مقصور مضاف اپنے مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ (نا بنا) مقدر کا۔ تنا بنا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (۲۵)

(ن) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم تکون (××)

مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے کان تامہ سے مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل مضاف ملکر ظرف لغو۔ مل کر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو تتمہ فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (فا) حرف عطف برائے تعقیب (لا تحتاج) فعل مضارع مبنی برفتح (لا تحتاج) معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے کان تامہ۔ (الی) حرف جار مبنی بر سکون (الخبر) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ لا تحتاج فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (فا) حرف عطف برائے تعقیب (تکون) فعل مضارع معروف مبنی برفتح (لا تکون) صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے کان تامہ (ھی) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم تکون سے ملکر ناقصہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوفہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح (حین) مضاف الیہ محذوف مضاف (ئذ) عوض مضاف الیہ (تکون ناقصہ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ

(××) مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع ہوئے کان کا معنی ثبت ہونا

م صار من البصرة الی الکوفة یا صار من البصرة یا صار الی الکوفة۔ وجہ یہ ہے کہ

النوع العاشر الافعال الناقصة

والثانی[1] صار وهی[2] للانتقال ای انتقال الاسم[3] من حقیقة الی حقیقة اخری نحو صار[4] الطین خزفا ومن صفة[5] الی صفة اخری مثل صار[6] زید غنیا وقد تکون[7] تامة بمعنی الانتقال من[8] مکان الی مکان آخر وحینئذ تتعدی بالی نحو صار زید من بلد الی بلد والثالث[9] اصبح والرابع اضحی والخامس امسی

شه قوله من مکان الی مکان۔ خواہ دونوں مذکور ہوں یا ایک مذکور اور دوسرا مقدر جیسے م

۹ صار زید من الشر الی الحسنی۔ اسی قبیل سے ہے۔ فصرنا الی الحسنی ورق کلا منا۔ شه قوله من مکان الی مکان۔ یا من ذات الی ذات کما

۱۱۲

ترکیب
صفحہ ۱۱۲

ترکیب صفحہ (۱۱۲) (و) حرف عطف (رض) اسم منقوص ، قولہ والثانی ضائع (الثانی) اسم منقوص ، مبنی برفتح (الثانی) مبتدا مرفوع تقدیراً ، حرف عطف مبنی برفتح (ضائع) خبر مرفوع تقدیراً ، (ضائع) خبر مرفوع لفظاً ، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ، (ہی) ضمیر مرفوع متصل مبنی برفتح راجع ، مبتدا کی خبر بے ملکی ، یا استینافیہ مبنی برفتح ، محلا مرفوع مبتدا ، (الانتقال) حرف عطف ، متصل مبتدا مرفوع ، حرف جار ، بیتہ ... مرفوع (ل) حرف جار ، متعلق ہوا ثابتۃ ، یہ ، متعلق ... ظرف مستقر ہوا ، واحد مؤنث ، مجرور جار مجرور مل کر ظرف ، فاعل مفرد ... اسم فاعل ، ثابتۃ ، مقدر کا ، ثابتۃ اسم ...

مجرور جار مجرور مل کر معطوف ... بر سکون (صفۃ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو ، (الی) حرف جار مبنی بر سکون (حقیقۃ) موصوف (اخری) اسم تفضیل صیغہ واحد مؤنث ، اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ، مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف ، اخری اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر ، صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف ، مبنی بر سکون (الی) حرف جار مبنی بر سکون ، (صفۃ) موصوف (اخری) اسم تفضیل ، صیغہ واحد مؤنث ، اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ، مرفوع محلاً مبنی ... راجع ہوئے موصوف ، اخری ... اپنے فاعل سے مل ...

النوع العاشر الافعال الناقصة

فهذه الثلثة لاقتران مضمون الجملة باوقاتها التي هي الصباح والضحى والمساء نحو اصبح زيد غنيا معناه حصل غناه في وقت الصباح ونحو اضحى زيد حاكما معناه حصل الحكومة في وقت الضحى ونحو امسى زيد قاريا معناه حصل قراءته في وقت المساء۔

ل قوله فهذه الثلثة الخ یہ تینوں فعل تامہ بھی ہوتے ہیں۔ کما سیاتی۔ اور ناقصہ بمعنی ناقصہ کے دو معنی ہیں (۱) یہ کہ اصبح

ی بمعنی صار فی الصباح کذا ہو اور اضحی بمعنی کان فی الضحی کذا اور امسی بمعنی کان فی المساء کذا۔ یعنی اس وقت ایسا۔

اوقات مضمون جملہ کے ساتھ مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں جیسا کہ مصنف نے اپنے اس قول سے بیان فرمایا۔ (۲) یہ بمعنی صار ہوں۔ (۱۲)

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۱۴

تعبدکہ ثابتۃ
اسم فاعل صیغہ واحد
مونث اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
ضمیر مرفوع محلا مبنی بر فتح
فاعل مرفوع ہوئے مبتدا ثابتۃ
راجع ہوئے فاعل اور
اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ
ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا اپنی
جملہ اسمیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ نحو المضاف
منفصلہ ہوا۔ نحو المضاف
(اصبح زید غنیا) المضاف
الیہ مجرور لفظا تقدیرا نحو مضاف
الیہ مضاف الیہ سے مل کر
اپنے مضاف مقدر کی مثال
خبر مثال (ضمیر مجرور متصل
مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلا مبنی بر
مضاف الیہ مجرور ہوئے (اصبح
ضمیر راجع ہوئے اپنے مضاف
مثال مضاف اپنے مبتدا
الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا، بر تقدیر ارادہ
معنی (اصبح

فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح فعل ناقص
صیغہ واحد مذکر (زید)
اسم (غنیا) صفت مشبہ
صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلا مبنی
بر فتح راجع ہوئے اسم
غنیا صفت مشبہ اپنے
فاعل سے مل کر خبر
اصبح فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔ (معنی)
اسم مقصور مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم
راجع ہوئے اصبح زید
غنیا بتاویل لفظ معنی
اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مبتدا مرفوع تقدیرا
(حصل غناہ
فی

وقت (الصباح)
خبر مرفوع تقدیرا۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا
(حصل) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب
(غنا) اسم مقصور مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہوئے
زید مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر فاعل مرفوع تقدیرا
(فی) حرف جار مبنی بر سکون
(وقت) مضاف (الصباح) مضاف
الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر
ظرف لغو ہوئے حصل فعل ماضی اپنے
فاعل اور ظرف لغو سے مل کر بتاویل
مفرد (حصول الغنی فی وقت
الصباح) ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
[illegible]

[illegible]

مبنی بر فتح مقدر
فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب
(زید) اسم (قارئا) اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع بجانب اسم
امسی۔ قارئا اسم فاعل اپنے
فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر
امسی فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
(معنی) اسم مقصور مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
محلا مبنی بر ضم راجع ہوئے امسی
زید قارئا۔ معنی مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع
تقدیرا (حصل قراءتہ
فی وقت المساء) تقدیرا
خبر مرفوع تقدیرا
مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
یا (حصل) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (قراءۃ)
مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلا مرفوع
متصل مضاف الیہ مجرور ہوئے
معنی مبنی بر ضم راجع ہوئے مضاف الیہ سے مل کر
مضاف اپنے (فی) حرف جار مبنی بر سکون
(وقت) مضاف (المساء) مضاف الیہ
الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور
ظرف لغو
حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو
سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد
(حصول قراءتہ فی وقت
المساء) ہو کر خبر۔ مبتدا
اپنی خبر

[illegible]

النوع العاشر الافعال الناقصة

وهذه الثلثة قد تكون بمعنى صار مثل
اصبح الفقير غنيا وامسى زيد كاتبا
واضحى المظلم منيرا وقد تكون تامة
مثل اصبح زيد بمعنى دخل زيد في
الصباح وامسى عمرو اى دخل عمرو
في المساء واضحى بكر اى دخل بكر
في الضحى السادس ظل
والسابع بات وهما لاقتران مضمون
الجملة بالنهار والليل +

ترکیب صفحہ ۱۱۶

(ھُمَا) صیغہ تثنیہ مذکر غائبین (ھُمَا) پوشیدہ جمیں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو ظل زيد كاتبا اى حصل كتابته فى النهار وبات زيد نائما اى حصل نومه فى الليل وقد تكونان بمعنى صار مثل ظل الصبى بالغا وبات الشاب شيخا والثامن مادام وهى لتوقيت شئ بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلابد من ان يكون قبلها جملة فعلية او اسمية

(۲۳) اسم فاعل ہے کر ... نکونان

فعل ناقص جملہ فعلیہ خبریہ ... (الصبی) ... مضاف الیہ ... مضاف الیہ سے مل کر ... جملہ ... (زل) مضاف اپنے مضاف الیہ ... مثال

مثال۔ مبتدا ... خبر ... (ظل)

(۲۲×) اسم لا۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ (۲۲×)

(بقیہ صفحہ ۱۱۸) (تثبیہ) واحد مذکر غائب۔ زید۔ صیغہ واحد مذکر (کانبا) اسم فاعل صیغہ اسم (کانبا) ضمیر (ھو) مستتر واحد مذکر اسم فاعل مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کانبا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ظل۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (حصل) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (کتابۃ) مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔ کتابہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (النھار) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق حصل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسرہ ہوا۔

(بات) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب۔ (زید) اسم (ناسمًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم بات۔ ناسمًا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ بات فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (حصل) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نوم) مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔ نوم مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر (فی) حرف جار مبنی بر سکون (اللیل) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو و فاعل (فی) ... (اللیل) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (حصل) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح۔ (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون (تکونان) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (فعل ناقص) (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ظل و (ب) حرف جار مبنی بر کسرہ (معنی) باتہ (ما) (قصار) مضاف اسم مقصور مضاف (ہما) مضاف الیہ مجرور تقدیرًا معنی مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور تقدیرًا (ثابتین) جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتین) اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث کا ثابتین مقدر (ھما) پوشیدہ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے اسم تکونان۔ ثابتین (۲)

(×) خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ...... صلہ۔ آن موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر ... [illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۱۸

بے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مل کر مجرور۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر توقیت مصدر ... جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدر ... اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث کا ثابتۃ (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اپنی خبر ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ... (فا) فصیحہ مبنی بر فتح ... (اذا کان الامر کذلک) ... (لا) برائے نفی جنس ... مبنی بر سکون (ربل) اسم مبنی بر فتح منصوب محلاً۔ (من) حرف جار مبنی بر سکون (ان) حرف ناصب مبنی بر سکون ... موصول حرفی مبنی بر سکون (قبل) مضاف فعل مضارع معروف (قبل) مضاف ... صیغہ واحد مذکر غائب ... (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ... قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ... ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ھی) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ... اسم فعل ناقص ... (جملہ) ... (ھی)

(۲۳×) لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو اجلس مادام زيد جالسا وزيد قائم
ما دام عمرو قائما والتاسع مازال والعاشر
ما برح والحادي عشر ما انفك والثاني عشر
ما فتئ وقد يقال ما فتأ وما افتأ وكل
واحد من هذه الافعال الاربعة لدوام
ثبوت خبرها لاسمها مذ قبله ويلزمها
النفي مثل مازال زيد عالما وما برح زيد
صائما وما فتئ عمرو فاضلا وما انفك بكر عاقلا

۱۲۱

ترکیب صفحہ ۱۲۰

(۵م۵م) مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (زید) اسم (عالماً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں

۱۲

(۵م۵م) صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے اسم ما بعد سے عالماً اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ ما بعد

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ما فتیء) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (عمرو) اسم (فاضلاً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر

النوع العاشر
الافعال الناقصة

والثالث عشر ليس وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال وقال بعضهم في كل زمان مثل ليس زيد قائما واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال على اسمائها جائز بابقاء عملها مثل كان قائما زيد وعلى هذا القياس في البواقي وايضا تقديم اخبارها على نفسها

ترکیب صفحہ ۱۲۲

(۴۳x) معطوفہ یا مستانفہ ہوا (تقلیب) مصدر مضاف (اخبار) مضاف الیہ مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل (۴۴x)

(تتمہ صفحہ ۱۲۲) یعنی بعض مقولہ محذوف ہے (الجملہ) آلتیت لنفی مضمون الجملۃ نفظ اور فی کل زمان سے قال سے نفی سے متعلق ہے بلعہ الاتفاق متعلق نہیں ہے اور اسماء باہر ایک کے اخبار افعال اور اسماء کے درمیان واقع ہوں۔ یا یہ معنی تقدیم متفق علیہ ہے۔ اور معنی تقدیم اخبار کی ایک صورت اسماء پر تقدیم اخبار افعال پر مقدم یعنی یہ ہے کہ اخبار افعال پر مقدم ہونے ہوں یا افعال پر مقدم ہوں گی سے اسماء پر بھی مقدم ہوں گی یہ صورت مختلف فیہ ہے۔ تتمہ ترکیب صفحہ (۱۲۲) کا مر (سم) الثالث عشر الجزء (۲) قولہ والثالث مبنی بر فتح (الثالث) حرف عطف مبنی بر فتح (الثالث) عشر مرکب بنائی بر دو جز مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلاً (التبیین) خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (ہی) ضمیر مرفوع

منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے لیس۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (نفی) مصدر مضاف (مضمون) مضاف الیہ مضاف (الجملۃ) مضاف الیہ مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت (فی) حرف جار مبنی بر سکون (زمان) مضاف (الحال) مضاف الیہ۔ زمان مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ نفی مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح

راجع ہوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (بعض) مضاف (ہم) مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ جمع مذکر غائب (م) علامت جمع بہ ضمیر راجع ہوئے نحاۃ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (لیس) لنفی مضمون الجملۃ) مبتدا مقدر اسمیں (لیس) مبنی بر سکون۔ (ال) حرف جار مبنی بر کسر مرفوع تقدیراً (نفی) مصدر مضاف (مضمون) مضاف الیہ مضمون مضاف (الجملۃ) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (کل) مضاف (زمان) مضاف الیہ۔ کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ نفی مضاف (۴۵)

مبنی بر فتح (ایضاً) مفعول مطلق فعل مقدر (آض) کا۔ آض فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (۴۴x)

[illegible]

موصول ہے مل کر ثابتاً علم کا فاعل اپنے متعلق پیشیدہ متعلقاً مفرد ہو کر مفعول اور مفعول بہ سے فاعل اور مفعول اپنے فاعل مستانفہ ہوا۔ (ثم) حرف جملہ فعلیہ انشائیہ یہ مستانفہ ہوا۔ مل کر جملہ فعلیہ (کان قائماً زید) (مثل) مضاف (رکان قائماً زید) مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثال مقدر کی مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مثال مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع کلام کی مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تقدیر ارادہ مبنی بر فتح۔ (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (قائماً) فعل ناقص صیغہ واحد مذکر اسمیں (ہو) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر پوشیدہ فاعل ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح راجع مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کان موخر قائماً اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم (زید) اسم موخر کان فعل ناقص اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ف) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ذا) (ہا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون مجرور محلاً جار مجرور اسم اشارہ مبنی بر سکون مقدر کا ثابت مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا موخر ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ مقدم موخر (القیاس) مل کر خبر جملہ اسمیہ مبنی بر سکون (البواقی) مصدر (فی) حرف جار مبنی (ال) معنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون

(۴۴x) مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ہذہ الافعال۔ اخبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت۔ (علی) حرف جار مبنی

[illegible]

النوع العاشر الافعال الناقصة

جائز سوی لیس والافعال التی کان فی
اوائلها ما وقال بعضهم تقدیم الاخبار
علی هذه الافعال ایضا جائز سوی مادام
اما تقدیم اسمائها علیها فغیر جائز و
اعلم ان حکم مشتقات هذه الافعال
کحکم هذه الافعال فی العمل

[illegible]

(م) ہوئے (هذا) ... الافعال ۔ اسماء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب ... (عَلَی) حرف جار مبنی بسکون ... (ھَا) ضمیر ... مجرور محلاً ... مضاف الیہ ... [illegible]

(تقیہ) ... مضاف الیہ سے مل کر ... ظرف مستقر ... اسم فاعل ... ضمیر مرفوع متصل ... مبتدا ... خبر ... موصول اپنے صلہ سے مل کر ... موصوف اپنی صفت سے مل کر ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ... مفعول فیہ منصوب ... اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ ... (و) حرف عطف ... (قال) فعل ماضی ... (ھم) ضمیر ... (بعض) مضاف ... متصل [illegible]

مضاف الیہ ... مجرور محلاً ... (م) علامت جمع ... اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ... (تقدیم) مصدر مضاف ... (الاجتناب) ... (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون ... (ذہ) اسم اشارہ مبنی بر سکون ... (الافعال) صفت ... موصوف اپنی صفت سے مل کر ... مبتدا ... خبر ... اسم فاعل ... مرفوع ... (سوی) ... مفعول فیہ منصوب تقدیراً [illegible]

اسم فاعل اپنے فاعل ... مفعول ... مبتدا ... خبر ... جملہ اسمیہ خبریہ ... جملہ فعلیہ ... (اما) حرف شرط ... استئناف ... (نقل) مصدر ... مضاف الیہ ... (ھا) ضمیر ... مجرور محلاً ... متصل مبنی بر سکون (م) [illegible]

مضاف الیہ ... جملہ ... حرف استئناف ... (ان) حرف ... فعل امر ... مبنی ... (انت) ضمیر ... متصل فاعل ... علامت خطاب ... حرف جار ... (حکم) ... مضاف ... (مشتقات) ... (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون ... (ذہ) اسم اشارہ ... (الافعال) صفت ... اپنی صفت سے مل کر ... [illegible]

مضاف ... جار مجرور مل کر ظرف ... مضاف الیہ ... موصوف اپنی صفت ... (الافعال) ... اسم اشارہ ... (ذہ) ... حرف تنبیہ ... (ھا) ... مضاف ... مبنی بر رفع ... اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... حکم مضاف ... مضاف الیہ ... مجرور محلاً [illegible]

(ان) کا اسم ... خبر ... موصول ... فعل ... مفعول ... (تنبیہ) ... (فی العمل) ... درست نہیں ... علی المتامل ... (فی العمل) ... متعلق قرار [illegible]

ترکیب صفحہ ۱۲۴

الم ... [illegible]

النوع الحادی عشر - افعال المقاربة

النوع الحادي عشر

افعال[1] المقاربة وانما سميت بهذا الاسم لانها[2] تدل على المقاربة وهي اربعة الاول عسى[3] وهو فعل[4] لدخول تاء التانيث الساكنة فيه نحو عست وغير[5] متصرف اذ لا[6] يشتق منه مضارع واسما فاعل ومفعول وامر ونهي مثلا وعمله على نوعين الاول ان يرفع الاسم وهو فاعله ٭

(۴) مضاف الیہ سے مل کر ... اپنے مضاف ... موصوف (ال) حرف تعریف ... مبنی بر سکون ... منصرف ... متصل ... صفت ... مضاف الیہ مجرور محلاً ... اپنے فاعل سے مل کر ... جار مجرور مل کر ... (فی) حرف جار مبنی ... لفظاً مرفوع ... ضمیر مجرور ... عسی جار مجرور مضاف ... راجع ہوئے ... فعل مصدر ... ظرف لغو ہوئے ... اپنے مضاف الیہ ... اور ظرف ... متعلق ... اپنے مجرور ... جار مجرور ... مل کر مجرور ... میں ہے ... جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے ... مبتدا اپنی خبر اور متعلق نسبت استانفہ ... جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ... (اللاحول) ... ملکر جملہ ... ہوا ... بھی ہو سکتا ہے ... ظرف مستقر ... جار مجرور ثابت مقدر ... کا ظرف ... مبتدا ... مفرد منصرف ... (عسیت) ... واو دیکر ... (نحو) ... خبر ... مضاف ... جاری ... اسم مقصور تقدیراً ... مضاف الیہ مجرور تقدیراً ...

(الفیۃ صفحہ ۱۲۶) موصوف اپنی صفت صحیح ... مل کر مجرور محلاً ... صفت ... منصوب ... مبنی بنا بر مفعولیت (آن) ... (ل) حرف جار مبنی بر فتح ... حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ... (ھا) ضمیر منصوب ... موصول حرفی ... محلاً ... منصل اسم منصوب ... مبنی بر سکون راجع ہوئے ... افعال المقاربۃ (تلک) ... مضارع صحیح مجرد از ضمائر ... بارز مرفوع لفظاً بعامل معنوی ... صیغہ واحد مؤنث غائب ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... راجع ہوئے اسم آن ... (علی) ... حرف جار مبنی بر سکون ... (المقابلۃ) ... مفرد منصرف صحیح مجرور ... مجرور مل کر ظرف لغو ... فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو ... سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ... آن ... سکا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ...

ہو کر صلہ۔ آن موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل ... مجرور ہوا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ سمیت فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (ف) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال المقاربۃ۔ (اربعۃ) مفرد منصرف صحیح خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (الاول) اسم غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزن فعل اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

(۳) ... معطوف علیہ ... (و) ... حرف عطف ... (۳ × ۲)

ہوئے ... موصوف مقدر۔ تفضیل (الفعل) الاول اسم موصوف اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مبتدا اپنے صفت سے ملکر مبتدا۔ مفرد اپنے مقصور خبر مرفوع تقدیراً (عسی) اسم مقصور ... فعل۔ (عسی) کا علم ہے خلاف فعل ... فعل عسی ... جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ بالاستیناف مبنی بر ... (و) حرف عطف ... (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا فتح ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ... (فعل) مفرد منصرف صحیح ... عسی ... (۲) حرف عطف مبنی ... معطوف علیہ ... مفرد منصرف صحیح مضاف ... برفتح (علی) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ ... (منصرف) مفرد منصرف ... مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف ... معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر ... صحیح مضاف (خول) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ ... (زکوۃ) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ ... مضاف (الثانیۃ) مفرد منصرف ... مضاف الیہ ... (۵)

(۴۴) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال - ذوالحال اپنے حال سے ملکر (۳ × ۲)

ترکیب
صفحہ ۱۲۶

سے ... جملہ فعلیہ مطلقہ ... مل کر (مثلا) مفرد منصرف صحیح ہوا۔ (مثلا) فعل محذوف مفعول مطلق فعل ماضی (مثلث) کا مثلث فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ مثلث فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف بالاستیناف مبنی بر فتح (مثل) مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع معنی بنا بر فاعلیت ... اپنے مضاف الیہ ... عسی ... (علی) حرف جار مبنی ... مبتدا ... (نو عین) تثنیہ مجرور ... سکون ... جار مجرور مل کر ظرف مستقر ... ہوا ... (ثابت) مقدر ... کا ثابت اسم ... فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مستقر ... ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف ... مبتدا ... جملہ اسمیہ ہو کر خبر ... سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ... اپنی خبر سے ملکر ... (الاول) غیر منصرف بالاستانفہ ہوا۔ ... وزن فعل۔ اسم تفضیل بوجہ وصفیت اور ... صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی ... موصوف مقدر (النوع) ... برفتح راجع ہوئے ... تفضیل اپنے ... صفت ... موصوف ... مبتدا ... مبنی بر سکون ... مضاف صحیح

مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ... مقدر کی مثال ... مفرد منصرف صحیح مضاف (ک) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے دخول ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... (التانیث الساکنۃ) ... اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ... تعلیل مبنی بر سکون (لا یتنسق) ... مضارع ... فعل ... (من) حرف جار مبنی ... متصل مجرور محلاً ... عسی - جار مجرور ...

(مضارع) ... اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... اس میں (ھو) ضمیر مرفوع ... متصل پوشیدہ فاعل ... محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ... موصوف مقدر فعل ... اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر ... صفت۔ موصوف مقدر ... صفت سے مل کر معطوف ... اول (اسم) تثنیہ مضاف ... (فاعل) مفرد منصرف صحیح ... معطوف علیہ ... مبنی بر فتح (مفعول) ... معطوف ... (x)

(۸) ...

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

وَيُنصَبُ الخَبَرُ وَيَكُونُ خَبَرُهُ فِعلاً مُضَارِعاً مَعَ أَنْ وَحِينَئِذٍ يَكُونُ بِمَعنَى قَارَبَ نَحوُ عَسَى زَيدٌ أَن يَخرُجَ فَزَيدٌ مَرفُوعٌ بِأَنَّهُ اسمُهُ وَفَاعِلُهُ وَأَن يَخرُجَ فِي مَوضِعِ النَّصبِ بِأَنَّهُ خَبَرُهُ بِمَعنَى قَارَبَ زَيدٌ الخُرُوجَ وَيَجِبُ أَن يَكُونَ خَبَرُهُ ٭

مثال مضاف الیہ ... معنی (ھو) مضاف الیہ مضاف

ترکیب

صفحہ ۱۲۸

(۴۴) (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (یجب) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب

النوع الحادي عشير افعال المقاربة

مطابقاً لاسمه في الافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث نحو عسى زيد ان يقوم وعسى الزيدان ان يقوما وعسى الزيدون ان يقوموا وعست هند ان تقوم وعست الهندان ان تقوما وعست الهندات ان يقمن وهذا اي كون الخبر مطابقاً للفاعل اذا كان الفاعل اسماً ظاهراً اما اذا كان مضمراً

ترکیب صفحہ ۱۳۰

(۴۴×) مضاف الیہ مجرور محلاً - اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم

(بقیہ صفحہ ۱۳۰) (و) حرف عطف مبنی بر فتح - (عسی الزیدان ان یقوما) اسم مقصور حکماً معطوف - (و) حرف عطف مجرور تقدیراً - (عسی) مبنی بر فتح - (ان یقوموا) مبنی - (الزیدون) جمع معطوف اسم مقصور حکماً معطوف مجرور تقدیراً - (و) مبنی حرف عطف - (عست هند) مبنی بر فتح - (ان تقوم) اسم مقصور حکماً معطوف مجرور تقدیراً - مبنی - (و) حرف عطف - (عست) مبنی بر فتح - (ان تقوما) - (الهندان) تقدیراً - اسم مقصور حکماً معطوف - اعراب ہیں۔ (و) حرف - مجرور تقدیراً - (عست) عطف مبنی بر فتح - (ان) (الهندات تقمن)

اسم مقصود حکماً معطوف مجرور تقدیراً - معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ - نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف (ک) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم - راجع ہوا (خبر عسی کا مطابق اسم ہونا مذکورہ ۱۵ صورتیں) مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا - مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - بر تقدیر ارادہ معنی ۲ عسی - فعل ماضی معروف مبنی بر فتحہ مقدر فعل مقاربہ صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح اسم

(ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یقوم) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب منصوب لفظاً - (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر اس میں - (ہو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح پوشیدہ فاعل مرفوع - فعل راجع ہوئے اسم عسی - یقوم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ - ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلاً - عسی اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ - (عسی) فعل ماضی - (ان) ناصبہ - (یقوما) فعل مقاربہ معروف مبنی بر فتحہ مقدر - صیغہ واحد مذکر غائب (الزیدان) تثنیہ اسم مرفوع بالضمہ - (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یقوما) فعل مضارع صحیح صیغہ تثنیہ مذکر منصوب بحذف نون (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع ہے الزیدان - یقوما فعل اپنے (۳)

(۴۵) مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل (۲×)

(الخبر) مفرد صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً منصرف ... مرفوع معنی ... اسم فاعل صیغہ واحد مفرد منصرف صحیح اسم فاعل ... متصل مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل مرفوع محلاً مبنی بر فتح پوشیدہ فاعل - (ل) حرف جار راجع ہوئے الخبر - (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مبنی بر کسرہ ... مجرور جار مجرور ملکر ظرف ...

(اتا) ظرف زمان مضاف مبنی - (کان) فعل ماضی بر سکون ... معروف مبنی بر فتح - فعل ناقص صیغہ واحد

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

فليست المطابقة بينهما شرطاً النوع الثاني من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم وحده وذلك اذا كان اسمه فعلاً مضارعاً مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان في محل الرفع بانه اسمه ويكون عسى حينئذ

(۳) (ثابت) ثابتا منصوب محلا مقدر کا منصوب صیغہ واحد مذکر ضمیر مرفوع فاعل [illegible] اسم فاعل [illegible] ثابت فاعل بر فتح راجع [illegible] متصل پوشیدہ [illegible] مبنی بر [illegible] مبتدا [illegible] فاعل اپنے [illegible] جملہ [illegible] مفعول جملہ [illegible] معطوف [illegible] فصیحہ [illegible] شرط محذوف [illegible] (یکون) [illegible] فعل مضارع [illegible] بارزہ صیغہ واحد [illegible] مرفوع لفظا [illegible] (الفعل)

(فیہ صفو بہا) صلہ صفت
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہے مل کر
اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت
مجرور محلاً موصوف اپنی صفت [illegible] مستقر ہوا (ثابتا)
مجرور جار مجرور مل کر ظرف منصوب [illegible] صحیح [illegible]
مقدر کا۔ ثابتا مفرد منصرف صحیح اسم [illegible] اس میں (ھو) ضمیر [illegible]
فاعل صیغہ واحد مذکر [illegible] پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی
مرفوع متصل پوشیدہ [illegible] ذوالحال۔ ثابتا اسم
بر فتح راجع ہوئے ذوالحال ظرف مستقر سے مل کر
فاعل اپنے فاعل اور ظرف [illegible] ذوالحال اپنے
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال (ان) اصبہ موصول
حال سے مل کر مبتدا۔ (یہ فتح) فعل مضارع
حرف مبنی بر سکون [illegible] بارزہ منصوب لفظا
صحیح مجرد [illegible] اس میں (ھو)
صیغہ واحد مذکر [illegible] پوشیدہ فاعل مرفوع
ضمیر مبنی بر فتح راجع ہوئے عیسیٰ
[illegible] مفرد منصرف [illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۳۲

[illegible]

(التسہیل الکامل)

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بمعنی[1] قرب مثل عسی ان یخرج زید
ای قرب خروجه فلا[2] یحتاج فی هذا الوجه
الی الخبر بخلاف الوجه الاول لانه
لا یتم المقصود فیه بدون الخبر فیکون[3]
الاول ناقصا والثانی تاما والثانی[4] کاد
وهو یرفع الاسم وینصب الخبر و
خبره فعل[5] مضارع

(تقیہ صفحہ ۱۳۴) اپنے اسم
یکون فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر اور مفعول فیہ سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
(مثل) مفرد منصرف صحیح
مضاف (عسی ان یخرج
مفعول مقصود محلاً مضاف
(یا) اسم۔ مثل مضاف
الیہ مجرور تقدیراً خبر
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مثالہ مقدر کی۔ مثال مفرد
منصرف صحیح مضاف (ہا)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے
عسی کا صرف اسم کو رفع
دینا۔ مثال مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی
(عسی) فعل مقاربہ ماضی
معروف مبنی بر فتح مشتمل بر (ان)
ناصبہ موصول حرفی مبنی بر
سکون و (یخرج) فعل مضارع
صحیح مجرد از ضمائر

بارزہ منصوب لفظاً
صیغہ واحد مذکر غائب (زید)
مفرد منصرف صحیح فاعل۔
یخرج فعل اپنے فاعل سے
مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر صلہ۔ ان موصول
حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل
اسم مرفوع محلاً عسی فعل
مقاربہ اپنے اسم سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف
تفسیر مبنی بر سکون (قرب)
فعل ماضی معروف مبنی بر
فتح صیغہ واحد مذکر غائب (خروج)
مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف
(ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر
فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے
(زید) خروج مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔
قرب فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا
(و)

حرف عطف بائے
تفریع مبنی بر فتح (لا) محتاج النفی
نحاس مضارع معروف صحیح مجرد (واحد)
بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (ص س ب)
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عسی
(فی) حرف جار مبنی بر سکون (ہا) حرف
تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مفرد
مبنی بر سکون موصوف (الوجہ) مفرد
منصرف صحیح صفت موصوف اپنی
صفت سے مل کر (الی) حرف جار
مبنی بر سکون (الخبر) مفرد منصرف
صحیح مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (کی)
(با) حرف جار مبنی بر کسر (خلاف) مفرد
منصرف صحیح مصدر مضاف (الوجہ) مفرد
منصرف صحیح موصوف (الاول) علم
منصرف تفضیل صیغہ واحد مذکر
منصرف اسم تفضیل پوشیدہ فاعل
ہیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل راجع بسوئے
مرفوع محلاً مبنی بر فتح اپنے فاعل
موصوف۔ اسم تفضیل اپنے
سے مل کر صفت موصوف
(۳)

ترکیب
صفحہ ۱۳۴

مفعول اپنے صلہ سے مل کر مفعول
موصول اپنے صلہ سے مل کر (ما) ضمیر مجرور
حرف جار مبنی بر سکون (ما) راجع بسوئے
متصل مجرور محلاً ظرف لغو۔
اسم آن۔ جار مجرور (دون) مبنی بر
(با) حرف جار مبنی بر کسر صحیح منصرف مفرد

منفعہ (ہو) ضمیر
واحد مذکر (ہو) پوشیدہ فاعل
ضمیر مرفوع متصل راجع بسوئے الثانی
مرفوع محلاً مبنی بر فتح فاعل سے مل کر شبہ
تا ما اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
(ف) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) اسم
منقوص مرفوع تقدیراً صفت موصوف
مقدر (الفعل) کی۔ موصوف مقدر اپنی
صفت سے مل کر مبتدا (کا) اسم مقصور محلاً
خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ معطوفہ ہوا (و) حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کاد
(یزید) فعل مضارع معروف صحیح
مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
مذکر غائب (ہو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
بسوئے مبتدا (الاسم) مفرد منصرف صحیح
مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغری ہو کر
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ینصب) فعل
مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
مذکر غائب (ہو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
بسوئے مبتدا (الخبر) مفرد منصرف صحیح
مفعول بہ۔ ینصب فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغری ہو کر
معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے
مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ
یا استینافیہ ہوا (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح
عطف یا استیناف (ہو)
مفرد منصرف صحیح

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بغیران قد یکون مع ان تشبهاً له بعسیٰ مثل
کاد زید یجیءُ فزید مرفوع بانه اسم کاد
ویجیءُ فی محل النصب بانه خبره معناه
قرب مجیءُ زید وحکم باقی المشتقات من مصدره
کحکم کادَ مثل لم یکد زید یجیءُ ولایکاد زید
یجیءُ وان دخل علیٰ کاد حرف النفی ففیه خلاف
قال بعضهم اِن حرف النفی فیه

(۳۴۳) (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل۔ (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

مطلقاً[1] يفيد[2] معنى النفي وقال بعضهم انه لا يفيده بل الاثبات[3] باقٍ على حاله و قال بعضهم[4] انه لا يفيد النفي في الماضي

1 قولہ مطلقاً یعنی خواہ ماضی پر ہو یا مضارع حرف نفی کا افادہ کرتا ہے۔ معنی نفی کا افادہ کرنا یہ مذہب پر دیگر افعال پر جیسے ۲ قولہ یفید صحیح ہے ۱۲ نفی کو معنی النفی ای نفی کو اس کی یعنی مضمون خبر کی قرب کی نفی کا افادہ کرتا ہے جیسے دیگر افعال میں اس سے مضمون خبر کی نفی بطریق مبالغہ لازم آتی ہے۔ اس لئے کہ قرب فعل کی نفی سے الخ سے نفی خود فعل کی ہوتی ہے ما قرب

3 قولہ باقٍ علی حالہ۔ یعنی ما ضربت سے ۱۲ الضرب ابلغ من کر کاد اور نفی کے دونوں میں مضمون خبر ثابت تھا۔ دونوں کے بعد بھی اثبات ہے۔ کاد اور نفی کالعدم ہیں۔ تو الاثبات یعنی اثبات مضمون الخبر۔ مراد میں الف لام عوض من مضاف الیہ ہے یعنی نفی کالعدم اور اثبات بحال باقی ہے۔ یعنی جس مضاف الیہ کے عوض الف لام ہے وہ مضاف الیہ کود مقصود

[illegible]

(۳) حال ہے (اِن) (یفید) ضمیر مجرور اور ... (ھو) واحد مذکر غائب ... فاعل راجع ... (انّی) (النفی) ... مضاف ... مفعول
ہوکر ... اسم ... منصوب ... مضاف ... مضاف الیہ ... جاری مجرا معنی ... نفیلیہ ... فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ... اسم ... ظرف لغو ... خبر ... مقدم ... (اِنّ) ... مراد اللفظ
ہوکر جملہ فعلیہ ... مل کر ... قال فعل
خبر ... منصوب محلاً ... مل کر
ہوکر مقولہ منصوب ... مقولہ سے مل کر
اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (قال)
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ
واحد مذکر غائب (بعض) مفرد
منصرف صحیح مضاف (ھم) اسم
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے
نجات۔ (م) علامت جمع مذکر مبنی
بر سکون۔ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر فاعل (اِنّ) حرف مشبہ
بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب
متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع
ہوئے حرف النفی۔ (لا یفید) نفی فعل
مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ
واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے اسم اِنّ (ھا) ضمیر منصوب
متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع
ہوئے معنی النفی۔ لا یفید فعل اپنے
الا مفعول بہ سے مل کر جملہ ... ہوکر خبر اِنّ ...

ترکیب صفحہ ۱۳۸

(بقیہ صفحہ ۱۳۸)
سے موسیٰ
قابل اعتماد شخص
نہیں حتیٰ کہ مشتبہ ہو۔
ثانیاً برتقدیر تسلیم اس کا
معارض موجود ہے وہ یہ
کہ علیک نے اس
تخطیہ کا اور ذوالرمہ
کے بعد قبول لصیلک کا
جگہ لماجل رکھدینے کا
تذکرہ اپنے والد سے کیا
تو انہوں نے فرمایا کہ
دونوں نے غلطی کی
ابن شبرمہ نے
تخطیہ میں اور ذوالرمہ نے
قبول کرنے میں اور
لماجل کے ساتھ تبدیل
کرنے میں ذوالرمہ
کیونکہ آیت کریمہ
میں مذکور
کا قول مذکورہ بالا لم یکد
اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا
کی طرح نفی کرے گا
یہاں تک دعویٰ
ہے

مشکلات کا جواب
تمہارا یہ دعویٰ
کہ دلیل کا جواب سنئے
اثبات کا دینا نفی
ہوتا ہے اگر اس سے
مراد یہ ہے کہ اثبات
کاد مضمون خبر کی
نفی کے لئے مفید ہوتا ہے
تو یہ حق ہے اور دلیل
مذکور سے اسی کا اثبات
ہوتا ہے کہ کاد زید
یخرج سے خروج
کے حصول کا قرب
مفہوم ہوتا ہے اور
حصول خروج کا
قرب دلالت کرتا ہے
خروج کے عدم حصول
پر تو اثبات کاد مضمون
خبر کی نفی کے لئے مفید
ہوا۔ اور اگر یہ مراد ہے
کہ کاد زید
یخرج

میں کاد خروج
کے قرب کی نفی پر دلالت
کرتا ہے تو یہ باطل ہے کیونکہ اثبات
نفی کے لئے نہیں ہوتا اور دلیل
مذکور اس پر دلالت بھی نہیں
کرتی۔ ہے قولہ لا یفید النفی
فی الماضی اس کی دلیل
آیت کریمہ وما کادوا یفعلون
ہے جس کی وجہ استدلال اور
اس کا جواب دونوں سابقہ
حاشیہ میں گزر گئے ۱۲۔
(ترکیب صفحہ ۱۳۸)
(وہ) ... صحیح
(مطلقاً) مفرد منصرف ... مذکر اس
اسم مفعول صیغہ واحد متصل
میں (ھو) ضمیر مرفوع
پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
حرف النفی۔ مطلقاً اسم
مفعول اپنے نائب فاعل سے
مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال
ذوالحال (ھا) ...

[illegible]

اپنے فاعل اور
اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ
ظرف لغو سے مل کر
ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (قال)
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مذکر غائب (بعض)
مفرد منصرف صحیح مضاف (ھم)
(ھا) ضمیر مجرور
میں مضاف الیہ مجرور محلاً
متصل مضاف الیہ ہوئے نجات۔
مبنی بر ضم راجع جمع مذکر۔ بعض
(م) علامت مضاف الیہ سے مل کر
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل
فاعل۔ (اِنّ) حرف مشبہ بالفعل
مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل
اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم
راجع ہوئے حرف النفی
(لا یفید) فعل
مضارع معروف
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
اِنّ۔ (النفی) مفرد منصرف
صحیح مفعول بہ (فی)
جاری مجرائے صحیح بر سکون (ال)
حرف جار مبنی بر سکون (ماضی)
حرف تعریف مبنی بر سکون۔ اسم
اسم منقوص مجرور تقدیراً
فاعل صیغہ واحد مذکر ... میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے موصوف مقدر
ماضی اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ
ہوکر

[illegible]

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

وفي المستقبل يفيده والثالث كرب
وهو يرفع الاسم وينصب الخبر
وخبره يجئ فعلاً مضارعاً دائماً
بغير ان نحو كرب زيد يخرج والرابع
أوشك وهو يرفع الاسم وينصب
الخبر وخبره فعل مضارع مع ان

ترکیب
صفحہ ۱۴۰

(الصبا) صفحہ ۱۳۹ سے رتیٰ
معطوف دیا استئنافیہ ہوا۔ (و) حرف
ذات وجہین ہوا۔ مبنی بر فتح (حِین)
عطف یا استئنافیہ مضاف (ھا) ضمیر
مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور محلاً
متصل مضاف سے مل کر ... ہوا
مجرور ضمیر رابع ہوا مضاف الیہ
مبنی بر ضمہ ... اپنے فعل مضارع
مضاف (یحیٰ) فعل مضارع بارزہ
... مبتدا ... فاعل ... میں
مل کر ... صحیح ... بارزہ
معروف ... متصل ... منصرف
صیغہ واحد ... مرفوع ... مفرد
(ھی) ... مضارع ... صیغہ واحد
صحیح موصوف ... فاعل ... متصل
... صحیح ضمیر ... مبنی

اسم فاعل میں ہی
صیغہ واحد مذکر ... متصل ہو شیدہ
(ھو) ضمیر مرفوع مبنی بر فتح راجع
فاعل مرفوع محلاً فاعل اپنے
بجائے موصوف۔ اسم ... مل کر شبہ
فاعل اور ظرف مستقر ۔ فعلاً
جملہ اسمیہ ہو کر صفت ۔ صفت سے
مضارع (ھا) موصوف اپنی صفت
مل کر حال ۔ (ذو) حال اپنے حال
مل کر فاعل مرفوع محلاً مبنی بر
فتح راجع ہوئے مبتدا ... مطلق یا
فعل اپنے فاعل اور مفعول ...
مفعول ... مل کر جملہ تعلیہ خبر
صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر
... معطوف یا استئنافیہ
... وجہین ہوا ... صحیح

[illegible]

او بغير ان مثل اوشك زيد ان يجيءَ او يجيءُ وقال بعضهم اِنَّ افعال المقاربة سبعة هذه الاربعة المذكورة وجعل و طفق واخذ وهذه الثلثة مرادفة لكرب وموافقة له في الاستعمال

النوع الثاني عشر

افعال المدح والذم

الثاني عشر - افعال المدح والذم

سے نزدیک بعض کے نزدیک جائز اور بعض کے نزدیک جائز نہیں ہے جیسا کہ حذف جائز ہے حدیث میں ہے جیسے ... من تأنى اصاب او ... من عجل اخطاء ... اور من ... قوله النوع ... ادکاد - ۱۲ ... الثانی عشر - افعال مدح و ذم کو افعال مقاربہ کے ساتھ ... افعال ... میں مشارکت ... قلوب کو فضلہ ... ہیں اور ... شرافت ... افعال مقاربہ میں ... کے بعد افعال مدح و ذم کو بیان کیا اور ان کے بعد افعال قلوب کو ۔ فتامل ۔ اقول یا ... مناسبت ... افعال انشاء مدح و ذم کے لئے آتے ہیں ۔ اور افعال مقاربہ میں عسی انشاء ترجی کے لئے ہے وا لنکتۃ للقارئ لا للفاقد ۔ ۱۲

۵ افعال المدح والذم - یعنی وہ افعال جو انشاء مدح و ذم کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ جیسے نعم الرجل زید کہا تو اس کلام سے زید کی مدح کا انشاء کیا۔

[illegible]

۴ قوله جعل یعنی اخذ اور طفق یعنی طفق اور ... یعنی شروع آتا ہے یعنی تینوں بمعنی شروع کرنے ہیں

[illegible]

... معنی ہیں ... اصطلاح میں ... لفظ کیا ... (۴)

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۴۲

(۴۴۲ x) مکرمبتدا (افعال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (المدح) (۴۴۲ x)

(بقیہ صفحہ ۱۴۲) کہ یہ بھی کس طرح توجیہ ہے کہ (مدح و ذم) ہوں۔ افعال مدح و ذم زمانہ

جواب۔ یہ افعال مدح و ذم موجودہ ماضی میں ہیں حکایت کیلئے موضوع ہیں۔ اور ان افعال سے مدح و ذم کا انشاء مقصود ہوتا ہے۔ بخلاف افعال مدح و ذم کہ وہ انشائے مدح و ذم کے لئے موضوع ہیں۔ اسی طرح افعال تعجب کہ وہ انشائے تعجب کے لئے موضوع ہیں۔ جیسے ما احسن زیدا اور ما اجمل زیدا۔ اول باعتبار وضع تعجب کا افادہ کرتا ہے اور دوسرا باعتبار وضع حسن زید پر تعجب کا افادہ کرتا ہے۔ قبح زید پر دوسری بات سے سرور انشائے تعجب ہے۔ جیسے اکبر اللہ کہ انشائے مدح ہے مراد مدح و ذم میں انشائے اصل میں ذم کو

مستلزم ہے لیکن افعال مذکورہ میں یہ استلزام بھی نہیں * یہ استعمال قلیل ہے۔ جیسے شرح ابن الحاجب و صاحب اللباب وغیرہ (ترکیب صفحہ ۱۴۲) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (با) حرف جار مبنی بر کسر (غیر) مفرد منصرف صحیح مضاف (آن) اسم مقصور محلاً مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت مفرد منصرف صحیح مذکر اسم فاعل صیغہ واحد مرفوع۔ متصل ضمیر پوشیدہ

فاعل مرفوع محلاً موصوف مبنی بر فتح راجع ہوئے فاعل اپنے فاعل ثابت اسم فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ظرف مستقر۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت دوم ہوکر معطوف اپنی دونوں صفت سے موصوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر ہوا۔ مثل معطوف یا استانفہ ہوا (اوشاک) مجرد صحیح مضاف مفرد منصرف اسم مقصور محلاً مجرور (یاتی آن یجیء) اسم حرف (ان) معطوف علیہ تقدیراً (یجیء) تقدیر عطف مبنی بر سکون (یجیء) معطوف (اوشاک زید) معطوف تقدیراً مجرور نعت سے مل کر مضاف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقصد کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف (ھا) ضمیر متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم (۴۲)

(۴۴۲) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف یا مستانفہ ہوا۔ والنوع الثانی عشر الخ (۴۴۲ x)

معطوف مرفوع معطوف علیہ۔ مبنی بر فتح تقدیراً (و) حرف عطف حکماً معطوف (لطف) اسم مقصور (و) حرف عطف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف اسم مقصور مبنی بر فتح (اخذ) معطوف مرفوع تقدیراً معطوف حکماً معطوف سے مل کر معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مبدل منہ اپنے مرفوع محلاً مبدل منہ۔ ان اپنے اسم بدل سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مراد اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ قال فعل اپنے فاعل لفظ ہو کر مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ فاعل اور مقولہ ہوا۔ (ھا) حرف معطوف یا استانفہ مبنی بر فتح (ھا) عطف یا استیناف مبنی بر سکون (ذہ) اسم حرف تنبیہ مبنی بر سکون مرفوع اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ (الثلثۃ) مفرد

(۴۴۲ x) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اللازم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وَهِيَ اربعةٌ الاول نِعْمَ اصله نَعِمَ بفتح الفاء وكسر العين فكسرت الفاءُ اتباعًا للعين ثم اسكنت العين للتخفيف فصار نِعْمَ وَهُوَ فعل مَدحٍ وفاعله قد يكونُ اسمَ جنسٍ معرفًا باللام مثل نعم الرجل زيد

(۳) فعل مجہول اضافت ... فاعل ...

ترکیب صفحہ ۱۴۲

(ترکیب صفحہ ۱۴۲) بالاستئناف (و) حرف عطف ... ضمیر ... مرفوع منفصل مبنی بر فتح (ھی) ... مبتدا مرفوع محلاً ... (الملح) ... والناس ... مبتدا ... خبر ... مرفوع ... فاعل ... (الفضل) ... الاول ...

[illegible]

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم وزيد
مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتدأ
ونعم الرجل خبره مقدم عليه ومرفوع
بانه خبر مبتدأ محذوف وهو الضمير
تقديره نعم الرجل هو زيد فيكون على
التقدير الاول جملة واحدة وعلى التقدير
الثاني جملتين وقد يكون فاعله اسما مضافا

ترکیب صفحہ ۱۴۶

(القیمۃ - صفحہ ۱۴۶/۱) صحیح مرفوع لفظاً منصرف۔ مفعول بصیغہ واحد اسم مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلاً نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے جار مبتدا۔ (با) ہے حرف جار مبنی بر کسر (آن) حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے مبتدا (۲) مفرد منصرف اسم مفعول صحیح مرفوع لفظاً اسم مذکر اس میں صیغہ واحد مرفوع متصل (ھو) ضمیر مرفوع نائب فاعل مرفوع پوشیدہ مبنی بر فتح راجع ہوئے محلاً مبنی بر ضم لفظاً مبتدا موصوف مقدر نائب فاعل اسم مفعول اپنے سے مل کر صفت موصوف

مقدر اپنی صفت سے مل کر خبر۔ آنّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (مرفوع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

ہوئے مبتدا مبنی بر کسر (با) حرف جار مبنی بر فتح (آن) حرف مشبہ بالفعل (ہ) موصول حرفی مبنی بر فتح اسم منصوب ضمیر منصوب متصل راجع ہوئے محلاً مبنی بر ضم مفرد منصرف مبتدا (خبر) مفرد منصرف (مبتلاً) مرفوع لفظاً مضاف صحیح مجرور مفرد منصرف (محذوف) لفظاً موصوف (نفط) صحیح مجرور مذکر مفرد منصرف مفعول صیغہ واحد متصل اسم (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع ہوئے موصوف مبنی بر فتح راجع ہوئے اپنے نائب محذوف اسم مفعول جملہ اسمیہ فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ صفت۔ مبتدا موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف۔ خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر آنّ کا اسم اپنی (۳)

(۴) ... جملہ ... موصول ... صلہ ... [illegible]

مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل محلاً مبنی بر ... مضاف الیہ مجرور محلاً خبر مضاف راجع ہوئے (زید) کی طرف مل کر خبر اپنے مضاف الیہ سے مفرد منصرف (مقلدہم) اسم مفعول اول۔ مرفوع لفظاً (ھو) صحیح مذکر اس میں (ھو) ضمیر صیغہ واحد متصل پوشیدہ نائب فاعل ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع فاعل (علی) حرف جار متصل ہوئے مبتدا (ہ) ضمیر مجرور مبنی بر سکون راجع ہوئے مبنی بر ضم محلاً مبنی بر ... ظرف لغو مجرور ہو کر جار مجرور مل کر (زید) مفعول اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر ...

ا حدوصف مجرور لفظاً اسم تفضیل (الام) ۱۰۰۰ کیلو اسبب مذکر واحد مذکر اس میں تفضیل بصیغہ متصل پوشیدہ فاعل (ھو) ضمیر مرفوع مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم تفضیل اپنے فاعل موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (علی) حرف جار مبنی بر سکون (النقابیہ) مفرد منصرف صحیح مجرور (الثانی) اسم منقوص لفظاً موصوف۔ موصوف اپنی صفت۔ مجرور تقدیراً صفت۔ معطوف علیہ صفت سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو (جملۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (واحدۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جلتین) تثنیہ منصوب لفظاً بیا ما قبل مفتوح معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور اور ظرف فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ لغو سے مل کر ... شرط مقدر۔ (آ) کا ... شرط مقدر اپنی جزا سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف جملہ ... (قل) حرف استئناف مبنی بر فتح (قل) مضارع تفعیل مبنی بر سکون ... مرفوع معروف صحیح مجرد ... صیغہ واحد مذکر لفظاً (فعل ناقص) مفرد منصرف ... فاعل صحیح

[illegible]

الی المعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل
زید وقد یکون ضمیراً مستتراً ممیزاً
بنکرةٍ منصوبةٍ مثل نعم رجلاً زید
والضمیرُ المستترُ عائدٌ الی معهودٍ
ذهنی وقد یحذف المخصوص اذا دلّ
علیه قرینة مثل نعم العبد ای نعم
العبد ایوب القرینة

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

ترکیب صفحہ ۱۴۸

ترکیب صفحہ ۱۴۸
(رمعروف) (سکون) مبنی برسکون (معروف)
(الی) حرف جار مبنی برسکون ـ (ابی) مفعول بہ
(ال) حرف تعریف مبنی برسکون ـ اسم مفعول منصوب لفظاً
مفرد منصرف صحیح (ھو) ضمیر مرفوع ـ نعت راجع بسوئے
واحد مذکر (و) مرفوع محلاً مبنی بر (اللام)
نائب فاعل مرفوع ـ (ر) حرف جار مبنی برسکون ـ
موصوف مقدر ـ مجرور لفظاً جار مجرور مل کر نائب فاعل اور
منصوب مفعول ـ اپنے ـ صفت

(صھ) مبنی برفتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر (العبد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل ـ نعم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم ـ (ایوب) غیر منصرف مرفوع لفظاً مخصوص

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

سیاق الآیة وشرط المخصوص ان یکون مطابقا للفاعل فی الافراد والتثنیة والجمع والتذکیر والتانیث مثل نعم الرجل زید ونعم الرجلان الزیدان ونعم الرجال الزیدون ونعمت المرأة هند ونعمت المرأتان الهندان ونعمت النساء الهندات

[illegible]

(۴) اسم مقصود کما مجرور تقدیراً معطوف مبنی بر فتح (و) حرف عطف النساء کما مجرور تقدیراً (الھندات) نعمت مقصود معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف اسم معطوف مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف مثال (ہ) تمام آیتہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تر منصرف مفرد منصرف مثال الیہ سے۔ مثال مرفوع نفظا مضاف الیہ مجرور ہلاک مبنی پر فعل متصل لفظا منصوب الیہ مجرور تعلق مثال تعین فاعل مطابق ہونا۔ راجع ہوتے مخصوص وغیرہ میں کا فاعل اپنے مضاف الیہ سے مل کر افراد و تثنیہ مضاف اپنے مبتدا اپنی خبر سے مل کر مثال مضاف مبتدا۔ جملہ بر تقدیر ارادہ معنی مل کر مبتدا خبر ہوا مبنی بر فتح

(بقیہ صفحہ ۱۵۰) (اللفظ) صفت موصوف مقدر مضاف الیہ صفت سے مل کر مضاف الیہ اپنی صفت سے مضاف الیہ مل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ (آن) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص (ص) صیغہ واحد مذکر حرس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے المخصوص۔ (مطابقا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم بکون (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو اول (فی) حرف جار مبنی

بر سکون (الافراد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التثنیۃ) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجمع) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التذکیر) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التانیث) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا۔ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم۔ مطابقا اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر

شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر تاویل مفرد ہو کر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا (مثل) خبر معطوفیا مستانفہ ہوا (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف۔ (نعم الرجل زید) اسم مقصود حکما مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعم الرجلان الزیدان) اسم مقصود حکما مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعم الرجال الزیدون) اسم مقصود حکما مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعمت المرأۃ ھند) اسم مقصود حکما مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعمت المرأتان الھندان) (۲)

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مبنی بر فتح (نعم) ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح) مفرد منصرف صحیح مرفوع (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل۔ نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ اور جملہ اسمیہ ترکیب سابق۔ زید مبتدا محذوف مبنی بر فتح (نعم) ماضی معروف مبنی

ترکیب صفحہ ۱۵۰

(الرجلان) [illegible] فاعل [illegible]

[illegible]

المراتان مرفوع بالالف ماقبل مفتوح شنیہ مرفوع فاعل۔ نعمت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ (الھندان) شنیہ مرفوع بالالف ماقبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا دو جملے (نعمت) انشائیہ و خبریہ۔ (نعمت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل مدح) (النساء) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا فاعل۔ نعمت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الھندات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب سابق دو جملے انشائیہ و خبریہ۔ یہ یاد رہے کہ دو جملے کرنے کی صورت میں مخصوص بالمدح کے واحد مذکر ہونے پر مبتدائے محذوف ضمیر (ھو) تثنیہ ہونے پر (ھما) اور جمع مذکر ہونے پر (ھم) اور واحد مؤنث ہونے پر (ھی) اور تثنیہ ہونے پر (ھما) اور جمع مؤنث ہونے پر (ھن)

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الزیدون) جمع مذکر سالم مرفوع بالواو ماقبل مضموم مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب سابق دو جملے انشائیہ و خبریہ۔ (نعمت) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مؤنث غائب (المرأۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل (۲)

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

والثانی بئس وهو فعل ذم اصله بَئِسَ
مِن باب علم فكسرت الفاء لتبعية العين
ثم اُسكِنَت العين تخفيفا فصار بِئْس
وفاعله ايضا احد الامور الثلثة المذكورة
فی نعم وحكم المخصوص بالذم كحكم المخصوص
بالمدح فی جميع الاحكام المذكورة مثل
بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد
وبئس رجلا زيد وبئس الرجلان الزيدان
وبئس الرجال الزيدون وبئست المرأة هند

ترکیب
صفحہ ۱۵۲

عامل مائۃ متن مع الکامل الشیخ

هند وبئست المرأتان الهندان وبئست النساء
الهندات والثالث ساء وهو مرادف
لبئس موافق له في جميع وجوه الاستعمال
والرابع حبّ بفتح الفاء او ضمها اصله حبب
بضم العين فاسكنت الباء الاولى وادغمت
في الثانية على اللغة الاولى ونقلت ضمتها
الى الحاء وادغمت الباء في الباء على اللغة الثانية

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

لہ قولہ ساء ۔ یعنی ساء سے وہ ساء مراد ہے جو ذم کے لئے آتا ہے ۔

سوال : بئس ۔ یعنی افادہ ذم میں مرادف ہے ۔ جب ساء تمام وجوہ استعمال میں مرادف بئس ہے تو مصنف نے اس کو بئس کے ساتھ ذکر کیوں نہیں کیا ۔ جواب ۔ تاکہ دونوں ...

[illegible]

(۳) جو مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار مجرور مل کر ظرف ہوا فاعل اپنے مفعول سے مل کر ... معطوف علیہ ... حرف عطف ... مفرد منصرف صحیح ... ذوالحال (وبا) ... (فتح) مفرد منصرف ... (رحب) ... (الرابع) لفظاً مبتدا ...

(تعبیہ صفحہ ۱۵۱) (الرجل) تا بئس صاحب الرجل فعل فاعل ترکیب سابق فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور مبتدائے محذوف (زید) خبر اپنے مبتدا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (ھو) ... (بئس) ماضی معروف، فعل ذم صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (رس) میں ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ (ھو) مرفوع محلاً ممیز مبنی بر فتح مرفوع صحیح (رجلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (بئس رجلا) کی ترکیب سابق فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ...

(زید) خبر ہے مبتدا محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باقی امثلہ کی ترکیب امثلہ نعم کی طرح ہوگی۔ صرف اتنا فرق ہے کہ ان میں بئس وغیرہ کو فعل ذم اور الزیدان وغیرہ کو مخصوص بالذم کہا جائے گا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثالث) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (ساء) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ساء (مرادف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ

[illegible]

واحد مذکر ... سے ... میں ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (بئس) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر کسر (ل) حرف جار مبنی بر کسر (اللہ) مقصور محلاً مجرور تقدیراً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (موافق) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ل) حرف جار مبنی بر کسر (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے بئس جار مجرور مل کر ظرف لغو اول (فی) حرف جار مبنی بر سکون (جمیع) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (وجوہ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (الاستعمال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ

(۲۴) (الثانیۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور (۲۴۴)

[illegible]

مضاف (الفاء) مفرد منصرف مضاف الیہ مضاف مجرور لفظاً مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر سکون (ضمہ) اپنے مضاف الیہ سے مل کر (و) حرف عطف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الفاء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور کا ثابتا ظرف مستقر ہوا (ثابتا) اسم فاعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

ترکیب
صفحہ ۱۵۴

[illegible]

موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ اسکنت ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ادغمت) فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب مبنی بر فتح اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الباء الاولیٰ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الثانیۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف مقدر (الباء) کی موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو اول (علی) حرف جار مبنی بر سکون (اللغۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (الاولیٰ) اسم تفضیل مقصور مجرور تقدیراً صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اللغۃ اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم۔ ادغمت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر سکون (نقلت) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (ضمۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الباء الاولیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (الی) حرف جار مبنی بر سکون (ما) ... منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو

[illegible]

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وحبّ لا ينفصل عن ذا في الاستعمال و
هذا يقال في تقرير الافعال حبّذا وهو مرادف
لنعم وفاعله ذا والمخصوص بالمدح مذكور بعده
واعرابه كاعراب مخصوص نعم في الوجهين
المذكورين لكنّه لا يطابق فاعله في الوجوه
المذكورة مثل حبّذا زيدٌ

ترکیب صفحہ ۱۵۶

(صفحہ ۱۵۱) ... جار مجرور مل کر ... مضارع

... (یقال) فعل مضارع مجہول ... مبنی بر ...

... صیغہ واحد مذکر غائب ... مفرد منصرف ...

(الافعال) ... مضاف الیہ ... مجرور لفظاً ...

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... (تتبّعا) اسم ... یقال ...

جار مجرور ... ظرف لغو ... فاعل ... معطوف ...

(المقصود) ... جار مجرور مل کر ... ظرف لغو ... اسم فاعل اپنے فاعل ...

... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ...

(و) حرف عطف مبنی بر فتح ... (فاعل) ... معرب ... مرفوع لفظاً ...

(ھا) ضمیر ... مجرور متصل ... مضاف ... مضاف الیہ ...

(ذا) اسم اشارہ ... مبنی بر سکون ...

(المخصوص) ... معرف ... مرفوع ... مضاف الیہ ...

عامل مائۃ متن جمل الکامل للتشریح ٭

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وحبذا الزيدان وحبذا الزيدون وحبذا هند وحبذا الهندان وحبذا الهندات و يجوز ان يكون قبله او بعده اسم موافق له منصوبا على التمييز او على الحال مثل حبذا رجلا زيد وحبذا راكبا زيد وحبذا زيد رجلا وحبذا زيد راكبا

ترکیب صفحہ ۱۵۸

(۳۴۴X) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل (۳۴۴)

(بقیہ صفحہ ۱۵۸) مضاف (ہ) مرفوع لفظاً مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع کبوتر مجرور محلاً مبنی بر ضم مضاف اپنے حبّذا مثال مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ جملہ انشائیہ خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنے (حبّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر فعل مدح (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبّذا فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زید خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھو) سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (حبّ) فعل مدح ماضی معروف

مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (الزیدان) تثنیہ مرفوع بالالف قبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبّذا فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور الزیدان خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھما) سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ (حبّ) فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (الزیدون)

جمع مکسر یا سالم مرفوع مخصوص بالمدح بواو ما قبل مضموم مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا بترکیب سابق حبّذا فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور الزیدون خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھم) سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور ان دونوں صورتوں میں تثنیہ اور جمع کی ضمیروں کا مرجع لفظاً تثنیہ اور مجموعاً نہیں ہے اسی طرح اشتہ مثالوں کی تانیث میں بھی مطابقت نہیں ہے۔ نظم بر آن تفصیل مطابقت کیلئے حبّذا کے بعد (الرجلان) اور (الرجال) اور مقام (المرأۃ) اور (المرأتان) اور (النساء) کہا گیا ہے۔ (حبّ) فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (ھند) مفرد منصرف (۳۴۵)

(۳۴۳) جملہ انشائیہ اور اسمیہ خبریہ (حبّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً (۳۴۴X)

بتر فاعل مرفوع، نائب الفاعل مرفوع محلاً، مثل ماضی مبنی برفتح راجع بسوئے اسم بکون (حتّی) مبنی برفتح راجع ... (التمییز) مفرد حرف جار مبنی برسکون ... منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی برسکون (الحال) مفرد منصرف حرف جار مبنی برسکون ... جار مجرور ملکر معطوف صحیح مجرور لفظاً ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو ... ظرف مستقر ... مفعول اپنے نائب منصوب محلاً اسم ... فاعل ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ ... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ... مفعول حرفی اپنے ... موصول ... مرفوع محلاً ... فاعل سے ملکر جملہ فعل اپنے فاعل سے ملکر ... فعلیہ خبر ... ہوا۔ (مثل)

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ... حبّذا رجلاً زید (ا) اسم مقصور محلاً مجرور (و) حرف عطف تقدیراً معطوف علیہ ... حبّذا الّا زید (ا) اسم مقصور محلاً مجرور ... حرف عطف ... تقدیراً معطوف (و) حرف عطف ... حبّذا زید ... حبّذا الّا زید ... معطوف ... معطوفات سے ملکر مضاف الیہ ... مضاف الیہ ... مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ... ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... مبنی بر ضم راجع ... مخصوص حبّذا ... واقع ہوا مثال ... مضاف اپنے

واعلم انه لا يجوز التصرف في هذه الافعال غير الحاق التاء فيها ولهذا سميت هذه الافعال غير متصرفة

النوع الثالث عشر

افعال القلوب وانما سميت بها لان صدورها من القلب ولا دخل فيه للجوارح وتسمى افعال الشك واليقين

النوع الثالث عشر افعال القلوب

(۲) مجرور لفظاً سبب جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابت) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر کا۔ دخول لام۔ ثابت و سبب (ھو) ضمیر مرفوع متصل مبنی ... مرفوع محلاً ... اسم فاعل اپنے فاعل ... جملہ اسمیہ ہو کر خبر ... ظرف مستقر ... آن کا اسم اپنی خبر ...

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

(بقیہ صفحہ ۱۶۰) (ذا) اسم اشارہ بعد مبنی بر سکون (ذا) ... مبنی بر سکون مجرور محلاً ... فعل ماضی مجہول مبنی ... (ہمیت) ... مؤنث غائب (ہا) حرف ... مقدم ... اسم اشارہ مبنی بر فتح صیغہ واحد ... (ذلا) ... مبنی بر سکون (ذلک) موصوف یا مبدل منہ ... تثنیہ مبنی بر سکون مجرور محلاً موصوف (جمع مکسر منصرف) ... بر سکون علیہ (الا فعال) یا عطف بیان ... یا معطوف علیہ یا بدل مبدل منہ ... مجرور لفظاً صفت سے یا مبدل ... بیان سے ... موصوف اپنی صفت ... عطف ... صحیح ... بدل ہے یا معطوف ... منصرف ... مضاف الیہ ... منصوب لفظاً مضاف ... صحیح مجرور محلاً ...

صفت ... موصوف اپنی صفت سے مل کر ... (افعال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (القلوب) ... مضاف الیہ ... (آن) حرف ... مبنی بر فتح ... مبنی بر سکون (ہمیت) فعل ماضی مجہول ... (ہی) ... مرفوع ... القلوب ... اسم فاعل ... افعال ... باعتبار ... (ال) حرف ... بالفعل ... (آن) حرف ... منصرف

منصوب (ہا) ... صحیح ... مضاف الیہ مجرور ... لفظاً مصدر متصل مضاف ... نحوی معنی ... الیہ ... مرفوع ... (القلب) ... مبنی بر سکون ... مجرور ... ثابت ... صیغہ واحد ... اسم فاعل ... (ال) حرف ... نقص ... مبنی بر فتح ... منصوب ... (ال) ... نقص ... (ھا) ...

ترکیب
صفحہ ۱۶۰

نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... (افعال القلوب) ... جمع مکسر منصرف منصوب ... لفظاً مضاف ... (و) حرف عطف مبنی بر ... (الیقین) مفرد منصرف صحیح ... مجرور لفظاً معطوف ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... مفعول بہ (ال) ... (آن) حرف مشبہ بالفعل ... مبنی بر فتح ... مفرد منصرف صحیح ... (ھا) ضمیر مجرور متصل ... مضاف الیہ مجرور محلاً ... افعال ... القلوب ... مضاف الیہ ... (و) حرف عطف ... (بعض) مفرد ... منصوب لفظاً ... مضاف الیہ مجرور ... متصل مضاف ... مبنی بر سکون ... افعال القلوب ... معطوف ... مضاف الیہ ... معطوف علیہ اپنے معطوف ... حرف جار ... (الشارح) مفرد منصرف ... مبنی بر کسر ... صحیح مجرور لفظاً معطوف ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح

(۲۰) اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ... آن کا اسم اپنی خبر سے مل کر ... ہوا ... (آن) ... موصول حرفی ... نفی ... الصلۃ ... (×)

(۲۱) علامت ... اسم فاعل اور اپنے فاعل ... (ہا) ضمیر ... فاعل ... مرفوع ... اسم (آن) ... معطوف ... (ال) حرف جار ... مبنی بر کسر (الیقین) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ...

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

ايضا لان بعضها للشك وبعضها لليقين وهي تدخل على المبتدأ والخبر وتنصبهما معا بان يكونا مفعولين لها وهي سبعة ثلثة منها للشك وثلثة منها لليقين وواحد منها مشترك بينهما

(۴۴۳) دونوں معطوف سے ملکر صفت۔ سبعۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر بھی مبتدا (۴۴×)

(بقیہ صفحہ ۱۶۲)
۵ ثلٰثۃ منھا الشک
مراد یہ ہے کہ یہ تین غائب
شک میں مستعمل ہوتے ہیں
کیونکہ (ظننت) انہیں تین
میں سے ہے اور اسکو کبھی یقین
کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں
جیسے انی ظننت انی
ملاق حسابیہ ایسے ہی
(خلت) اور (حسبت)
کبھی یقین میں استعمال کئے
جاتے ہیں ۱۲۔ ۶ قولہ
ثلٰثۃ منھا الیقین۔
یہاں پر بھی وہی مراد ہے کہ
یہ تینوں افعال یقین میں مستعمل
ہوتے ہیں کیونکہ تسہیل میں
فرمایا کہ (رأیت) کا استعمال
ظن میں جائز ہے اور منہل میں
فرمایا کہ (علمت) بھی ظننت
کے معنی میں آتا ہے۔ اور آیت
کریمہ فان علمتموھن مومنات
فلا ترجعوھن الی الکفار
سے استدلال کیا ہے
اس

آیت میں علمتوا
یعنی ظننتموا ہے ۱۲۔
۷ بقرینہ سیاق ظن
اس مقام پر یقین سے مراد
اعتقاد جازم ہے۔ خواہ
مطابق للواقع ہو جیسے
علمت اور وجدت
وغیرہ کا استعمال اعتقاد
جازم مطابق میں ہوتا ہے
یا مطابق نہ ہو جیسے رأیت
کہ اسکا استعمال مطابق
اور غیر مطابق دونوں میں
ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ
یرونہ بعیدا ونراہ
قریبا کہ اول غیر مطابق
ہے اور ثانی مطابق ۱۲۔
(ترکیب صفحہ ۱۶۲)
(ایضا) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظا مفعول مطلق
(آضی) مفرد۔ فعل ماضی
معروف مبنی بر فتح
مبنی

واحد مذکر غائب اس
میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر
فتح راجع ہوئے تسمیۃ۔ آضی
فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول مطلق
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی)
ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال القلوب
(تدخل) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد مونث غائب اس میں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع
ہوئے مبتدا (علی) حرف جار مبنی
بر سکون (المبتدأ) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (الخبر)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر
مجرور۔ جار مجرور (ص)

(۴۴×) الشک والیقین۔ (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ عماد اپنے مضاف الیہ سے (۴۴)

مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع
ہوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے
ملکر خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر
ظرف مستقر ہوکر معطوف علیہ (و)
جملہ اسمیہ خبریہ فتح (ثلٰثۃ) مفرد
حرف عطف مبنی بر فتح (ثلٰثۃ) مفرد
منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف (من)
حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور
متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع ہوئے
سبعۃ۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔
(ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ مفرد منصرف
صحیح مرفوع لفظا۔ اسم فاعل صیغہ واحد
مونث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح
راجع ہوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے
فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ
اسمیہ ہوکر صفت۔ موصوف
اپنی صفت سے ملکر مبتدا
(ل) حرف جار مبنی
بر کسر (الیقین) مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ)
مقدر کا۔ ثابتۃ مفرد منصرف صحیح مرفوع
لفظا۔ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس
میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے
مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر
سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر
سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (واحد) مفرد منصرف صحیح مرفوع
لفظا (من) حرف جار مبنی بر سکون
(ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی
بر سکون راجع
ہوئے سبعۃ۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر
(ثابت) مقدر کا۔ ثابت مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظا۔ اسم فاعل صیغہ واحد
مذکر اس میں (ھو)

ترکیب
صفحہ ۱۶۲

(۴۴×) اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

اما الثلثة الاول فحسبت وظننت و
خلت مثل حسبت زيدا فاضلا وظننت
بكرا نائما وخلت خالدا قائما وظننت اذا
كان من الظنة بمعنى التهمة لم يقتض المفعول
الثاني مثل ظننت زيدا اي اتهمته واما الثلثة
الثانية فعلمت ورايت ووجدت مثل علمت زيدا
امينا ورايت عمرا فاضلا ووجدت البيت رهينا

(۳) اپنا اسم مؤخر ہے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول فیہ مقدم ... شرط۔ (القبض) مجملا یا ... معروف۔ (العم) مجزوم ... فعل مضارع ... صیغہ واحد مذکر ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ... (المفعول) مفرد منصرف ... منصوب لفظاً ... اسم مفعول ... (الثانی) ... موصوف ... منصوب لفظاً صفت ... ملکر مفعول ... ای صفت فعل اپنے فاعل ...

ترکیب
صفحہ ۱۶۴

(۳۰۳) راجع ہوئے عمرو صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر مفعول ہوا ... اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے

(۳۰۴) صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے البیت ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر مفعول ہے

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وعلمت[۱] قد یجیء بمعنی عرفت نحو علمت زیدا ای عرفته[۲] ورأیت[۳] قد یکون بمعنی ابصرت کقوله تعالی فانظر ماذا تری[۴] ووجدت قد یکون بمعنی اصبت مثل وجدت الضالة ای اصبتها[۵]

له قوله و علمت قد یجیء یہاں سے علمت قد یکون بعض دیگر مذکورہ افعال قلوب کے بعض معانی بیان کرتے ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بدو مفعول نہیں ہوتے بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی ہوتے ہیں۔ اور بعض معانی ایسے بھی ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول بھی نہیں ہوتے۔

بلکہ لازم ہوتے ہیں جیسے علمت بمعنی لب بالائے من شگافتہ شد۔ وجدت جدة بمعنی مستغنی شدم۔ وجدت موجدة بمعنی غضبناک شدم۔ وجدت وجدا بمعنی اندوہگین شدم۔ حسبت بمعنی صوت احسب ای ذا حمرة وبیاض کالبرص۔ زعمت بمعنی سمنت اور بمعنی ہزل۔ خلت [illegible]

سوال بعض نسخوں میں اور معنی بھی جیسے تکلفت وغیرہ بیان کیے ہیں مصنف نے ان معانی کو ذکر کیوں نہیں کیا۔ جواب مصنف کا مقصود اس مقام پر ان معانی کو بیان کرنا ہے جن کو یقین و ظن سے قرب ہو یعنی از قبیل ادراک ہوں۔ یہ معانی از قبیل ادراک نہیں اور کتاب میں بیان کردہ ایسے ہی ہیں۔ سوال وجدت الضالة بمعنی اصبتها [illegible] (۱۵)

ترکیب
صفحہ ۱۶۶

(۴۴۳) خبریہ ہوا۔ (اَیْ) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اَصبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون (۴۴۴)

(بقیہ صفحہ ۱۶۶) تَمَاذَا التوالی اور تَمَاذَ میں استفہامیہ
(۲) تَمَاذَا الْتوقف میں جیسے لاَذَا الْتوقف موصولہ
اور (ذَا) موصولہ (۳) مجموعہ
المرا تَمَاذَا مجازاول ماذا جئت
استفہامیہ جیسا ماذا اور (ذَا) زائدہ
(۴) تَمَا استفہامیہ آیت میں
جیسے تَمَاذَا صنعت میں۔ کہ
چاروں وجہ درست ہیں
قولہ الضالۃ ضال کی مؤنث
وہ گمشدہ چیز کو بھی کہتے
ہیں جسکی تلاش کیلئے یہاں پر
یہی مراد ہے اور اس دونٹنی
کو کہتے ہیں جو اپنے مالک
سے بچھڑ کر جنگل میں ہلاک
ہوگیا۔ یہ لفظ مذکر و مؤنث دونوں
میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور ضالۃ
کی جمع ضوال آتی ہے
قولہ ای اصبتہا۔ اخوذ
اصابۃ سے بمعنی پانا
اصابۃ کے معنی میں ادراک
بھی داخل ہے
(بقیہ ترکیب صفحہ ۱۶۶) حرف

عطف مبنی بر فتح (عَلِمتَ) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً
مبتدا (قَدْ) حرف تحقیق مبنی
بر سکون (یَجِیْءُ) فعل مضارع
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع
لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب
میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر فتح راجع ہے مبتدا (بِ) حرف جار مبنی بر کسر (مَعنیٰ)
اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف
(عَرَفتُ) اسم مقصود محلاً
مجرور تقدیراً مضاف الیہ معنی
مضاف اپنے مضاف الیہ سے
ملکر مجرور ۔۔۔ مجرور ملکر ظرف لغو
یجیء فعل اپنے فاعل اور ظرف
لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ
اسمیہ خبریہ معطوفہ ۔۔۔

مضاف (علمت) مضاف الیہ
اسم مقصور محلاً مجرور تقدیراً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مثال
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفرد منصرف صحیح مرفوع
لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہے
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی آنا مثال
علمت کا معنی عرفت آنا
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
مبتدا اپنی خبر سے (علمت) فعل
برتقدیر ارادہ معنی صیغہ واحد
ماضی معروف مبنی بر سکون متصل بارز
متکلم (تا) ضمیر مرفوع محلاً مبنی
برائے واحد متکلم فاعل مرفوع
بر ضم (زید) مفرد منصرف صحیح منصوب
لفظاً مفعول بہ علمت فعل اپنے
فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ
ہوا۔ (اَیْ) حرف تفسیر مبنی بر سکون
(عرفت) فعل ماضی معروف مبنی
صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل
بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم
(ہ) ضمیر منصوب (۴۴۵)

(۴۴۵) ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی۔ (وجدتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (۴۴۶)

(۴۴۶) صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے

فأنّ كلّ واحدٍ من هٰذه المعاني لا يقتضي الّا متعلّقًا واحدًا فلا يتعدّى الّا الى مفعولٍ واحدٍ والواحد المشترك بينهما هو زعمتُ مثل زعمتُ الله غفورًا فهو لليقين و زعمتُ الشيطان شكورًا فهو للشّك

النوع الثالث عشر افعال القلوب

(۳) اپنے معطوف ... مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ ... مثال مفرد منصرف صحیح ...

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۶۸

[illegible]

عامل ما فیہ یبتغی بجلہ الکامل البشیر

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

وفي هذه الافعال لا يجوز الاقتصار على
احد المفعولين لانهما كاسمٍ واحدٍ لان
مضمونهما معاً مفعولٌ به في الحقيقة
وهو مصدر المفعول الثاني المضاف الى
المفعول الاول اذ معنى علمت زيداً فاضلا
علمت فضل زيد فلو حذف احدهما كان

(۴) اسم موصول مبنی بر سکون ... (ل) حرف جار ... مصدر ... (ق) حرف ... مبنی بر فتح ...

(۴×۲) مبنی بر سکون (حذف) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ادخل) مفرد (۴۹۵×)

(بقیہ صفحہ ۱۷۰) (ظن الشیء) منتفیا ابدا الخ مفعول منتفیا (انقلاب الرسول) الخ منتفیا اور اول محذوف ہے اور ما قبل اور مفعول ثانی الی تعرینۃ ما قبل ان وہ یہ ہے بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اہلیھم ابدا اور ظن الشیء مفعول مطلق برائے نوع ہے اور جیسا کی کتاب امرباتہ سنۃ ترید جھتم ... عار اعلی ... مفعول المفعول الاول (جھتم) ... ثانی (عار اعلی) ... اسی طرح شکل مشہور محذوف ہے - میں مرد مطلب ... من لسیمع ... مفعول محذوف ہے ... مفعول ... مسموعہ صادقا ... اور دوم یہ ہے کہ سامع ...

کذا فی حاشیۃ الصبان وغیرہا ۱۲ قولہ (الا عظما) الخ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مفعول اول مفعول ثانی کیلئے وسیلہ ہوتا ہے کیونکہ ان افعال کی تاثیر باعتبار حقیقت مفعول ثانی میں ہوتی ہے چنانچہ یہ بات مصنف کے قول (وھو مصب المفعول الثانی) الخ سے واضح ہے تو وہی مقصود ہوا نہ اول پس اگر ثانی بدون اول مذکور ہو تو ذکر مقصود بدون وسیلہ لازم آئیگا اور اگر بدون ثانی مذکور ہو تو ذکر وسیلہ اور ترک مقصود لازم آئیگا ... ھو مصب الخ ...

ھذا ذیل ... برائے مصدری الخ مفعول ثانی میں ہے ... مثال ... مصدر ... ذیل ... علامت ... صفحہ ۱۷۰

ترکیب

(و) حرف عطف یا استینافیہ مبنی بر فتح (ھا) حرف جار مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ذٰلِكَ) اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا موصوف یا مبدل منہ (الافعال) جمع مکسر معطوف علیہ یا مبدل یا عطف بیان ... منصرف مجرور لفظا صفت یا مبدل منہ ... بیان ... موصوف اپنی صفت ... معطوف علیہ ... بیان سے ملکر مجرور ... جار مجرور ملکر ظرف ... (لا یجوز) نفی فعل مضارع معروف ... صحیح مجرد ... (الا اتصال) ... علی حرف جار مبنی ...

ترکیب صفحہ ۱۷۰

(۴۲) منصوب لفظا مصدر مضاف (ذیل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی (۴۹۴)

(۴۳×) منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع لسوی المفعولین (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف

يحذف بعض اجزاء الكلمة الواحدة وإذا توسّطت هذه الافعال بين مفعوليها أو تأخّرت عنهما جاز ابطال عملها مثل زيد ظننت قائم وزيداً ظننت قائماً وزيد قائم ظننت وزيداً قائماً ظننت فاعمالها وابطالها حينئذ متساويان وقال بعضهم اعمالها اولى على تقدير التوسط وابطالها اولى على تقدير التأخر

النوع الثالث عشر افعال القلوب

[illegible]

(ص ۱۰۲ س) منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف مثل مجرور مضاف الیہ (زید) ظننت قائماً ثمّ (ثُمَّ) اسم علم (و) مقصور معطوف علیہ منصوب (زید) قائماً مجرور تقدیراً معطوف مبنی بر فتح (زید) اسم حرف عطف مبنی بر فتح (زیداً) قائماً ظننت (و) حرف عطف (ظننت) حرف عطف مبنی بر فتح (زیداً) قائماً مجرور تقدیراً مقصود معطوف مبنی بر فتح (زید) قائماً ظننت اسم معطوف بنا۔ (ف) زیداً قائماً مقصود قائماً مجرور تقدیراً معطوف علیہ کا مثل مضاف الیہ مثالہ تقدیری معطوف علیہ مضاف الیہ صحیح مرفوع لفظاً مضاف معرف منصرف منصل مضاف

(اجملہ) (صحیح) [illegible]

(تقبیہ صفحہ ۱۷۲) سے ملکر موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف کا اجزاء ہوا ۔ اجزاء مضاف الیہ مضاف الیہ سے ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ بعض مضاف اپنے مضاف کا بعض مضاف الیہ ہوا ۔ خاص مضاف الیہ سے ملکر ہوا بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور مضاف کا خاص ظرف مستقر ہوا ثابتاً متعلق ۔ اسم فاعل جار مجرور ملکر ظرف منصوب لفظاً اسم فاعل متصل ثابتاً معرف صحیح مرفوع ضمیر مرفوع متصل صیغہ واحد مذکر اسمیں ضمیر فاعل مبنی برفتح راجع لاطلاق (شیدہ) فاعل اپنے فاعل اور بیان فعل ناقص (اسم کان) اسم اپنے مؤخر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ۔ سے ملکر شرط اپنی جزا کیا۔ مفصل جملہ ہوا (بہ) اسم اور خبر ملکر جملہ شرطیہ فتح (لا قیاما) اپنی جزا سے مل کر جملہ مبنی برفتح شرط (حرف عطف یا استیناف مبنی بر سکون متضمن معنی شرط اور فاء حرف) ظرف زمان مبنی بر سکون (تو سطت) فعل مفعول فیہ مقدم مجلاً (تو سطت) فتح صیغہ واحد دونوں کا منصوب مبنی بر (ھا) مؤنث غائب (ھا) ضمیر مبنی معروف مبنی بر حرف تنبیہ

اسم اشارہ مبنی بر سکون (ذیۃ) محلاً موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ (الافعال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً صفت یا بدل یا عطف بیان ۔ موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر فاعل (بین) ظرف مکان مبنی بر منصوب لفظاً مضاف (معمولی) مثنی مجرور یاء ما قبل مفتوح مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ھذہ الافعال معمولی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا بین مضاف کا بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہو کر ۔ توسطت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور مفعول فیہ مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (تاخرت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً

مبنی بر فتح راجع بسوئے (عن) حرف جار مبنی ھذہ الافعال (ھا) ضمیر راجع بسوئے (ان) مبنی بر سکون (ھا) مبنی بر فتح متصل مجرور محلاً مبنی بر حرف جار مجرور ملکر ظرف لغو دو ۔ تاخرت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر علامت ۔ مبنی بر سکون فاعل اپنے مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر تاخرت فعل مقدر سے ملکر مفعول فیہ مقدم معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر شرط معطوف علیہ مبنی بر فتح صیغہ واحد فعل ماضی معروف مرفوع لفظاً مصدر صحیح مجرور (الابطال) مفعول بہ منصوب ۔ معرف صحیح مضاف ۔ العمل ۔ مبنی بر نائب مفعول مضاف الیہ مضاف منصوب لفظاً ضمیر متصل مضاف الیہ الافعال مضاف (ھا) ضمیر راجع بسوئے ھذہ الافعال محلاً مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر عمل مضاف الیہ ہوا ابطال مضاف کا ابطال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ جائز فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوا معطوف (م)

(ص ص (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ھذہ الافعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے

مثال منصرف مرفوع صحیح مضاف متصل مجرور ضمیر راجع بسوئے مضاف (ھ) ضمیر مجرور محلاً مبنی بر سکون دونوں مفعول الیہ افعال قلوب کا بیان ہے ۔ کہ دونوں کے درمیان ہو اعلان سے مثالاً مضاف الیہ سے ملکر مضاف اپنے ہوتا مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ تقدیراً (زید) مرفوع اسم صحیح منصرف صحیح (زیدٌ) قائمٌ مبتدا معرف ۔ مبتدا (قائم) اسم فاعل صیغہ واحد مرفوع لفظاً

ترکیب
صفحہ ۱۷۲

(ی) حرف عطف مبنی بر فتح (الابطال) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ھذہ الافعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (حین) ظرف زمان مبنی بر منصوب لفظاً مضاف (اذ) ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف الیہ مقدر (؎) تو سطت او تاخرت) اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا حین کا حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ معطوف علیہ اور معطوف اپنے مفعول فیہ سے ملکر جزا ہوا مستا عامل کا

مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ۔ فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ظننت) فعل (قلوب) ملغی عن العمل فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم ظننت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا ۔ (زیداً) اسم ترکیب معلوم مفعول بہ اول مقدم (ظننت) ترکیب معلوم (قائماً) مفعول ثانی لفظاً اسم فاعل

مرفوع بالالف تثنیہ مذکر فاعل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر ۔ (ھما) ضمیر (ھما) اسمیں پوشیدہ جمیں ضمیر فاعل مرفوع محلاً مرفوع متصل فاعل مبنی بر ضم (م) حرف راجع بسوئے مبتدا مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ محلاً مبنی بر فتح فاعل سے ملکر خبر ۔ اسم فاعل اپنے ملکر جملہ اسمیہ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ شرط محذوف ۔ اذا کان جزا ۔ شرط اپنی جزا سے ملکر (الامر کذالک) جملہ شرطیہ ہوا (و) حرف عطف استیناف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (البعض) فاعل مرفوع لفظاً مضاف منصرف صحیح مرفوع (ھم) ضمیر من (ھا)

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ زیدٌ قائمٌ (زید) [illegible] فاعل اور دو مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔ مفعول بہ دوم ۔ ظننت ۔ [illegible] متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ۔ [illegible]

(البطال) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر (و) حرف عطف مبنی بر فتح علیہ ۔ الیہ الی مطلق ۔ (ھا) ضمیر مجرور محلاً منصوب بمعنی حتی الافعال مضاف الیہ مضاف ۔ بر سکون راجع بسوئے ھذہ ۔ منصوب لفظاً مصدر مضاف (اعمال) مجرور مضاف ۔ (ھا) ضمیر مجرور متصل ۔ مفعول فیہ یا فعل ۔ علامت [illegible] ضمیر راجع بسوئے مضاف (ھم) جمع مذکر ۔ مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ۔ مجرور متصل

(ص ۱۰۲ س) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار مجرور سے ملکر ظرف لغو۔ (ولی اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وَاِذَا زِيدَتِ الهمزة في اول علمتُ و رايتُ صارا متعديين الى ثلثة مفاعيل نحو اعلمتُ زيدًا عمرًا فاضلًا واريتُ عمرًا خالدًا عالمًا فزيد فيهما بسبب الهمزة مفعول آخر لان الهمزة للتصيير فمعنى المثال الاول حملتُ زيدًا على ان يعلم عمرًا فاضلًا ومعنى المثال الثاني حملتُ عمرًا على ان يعلم خالدًا عالمًا وذلك مخصوص بهذين الفعلين دون اخواتهما وهذا مسموع من العرب خلافًا للاخفش

للعه اى دخول الهمزة فى الفعلين يعنى دونوں فعل میں ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہے

[illegible]

(هي) ضمیر مرفوع متصل فاعل ... [illegible] ... مبنی برفتح ... مفعول ... [illegible]

ترکیب صفحہ ۱۷۴

(بقیہ صفحہ ۱۷۴) (علمت) برتقدیر ارادہ معنی بر سکون فعل ماضی معروف مبنی بر سکون (ت) ضمیر مرفوع متصل صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر متکلم صیغہ واحد برائے واحد متکلم متصل بارز (زیدا) مفرد مرفوع محلاً مبنی برضم منصوب لفظاً مفعول بہ منصرف صحیح منصرف صحیح اول (عمرا) مفرد منصرف منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی منصرف صحیح منصوب (فاضلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر واحد متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے عمرا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ثالث اعلمت فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (الا رایت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون (تا) ضمیر مرفوع صیغہ واحد متکلم متصل بارز برائے واحد متکلم (عمرا) مرفوع محلاً مبنی بر ضم مفعول بہ

مفعول بہ اول (خالد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی (ظالما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے خالد اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ثالث اریت فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (زید) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اعلمت اور اریت جار مجرور مل کر ظرف لغو اول

(با) حرف جار مبنی بر کسر (سلب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الھمزۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم (مفعول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم تفصیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم تفصیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر ... (ل) حرف جار مبنی بر فتح (آت) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (الھمزۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ... موصول حرفی ... (ال) اسم موصول ... منصوب ... (التصیاد) ... مبنی بر کسر ... جار مجرور مل کر ظرف مستقر ... (موضوعۃ) ... صحیح مرفوع لفظاً ... مفرد منصرف ... اسم مفعول صیغہ واحد ... (دوم)

(۲۴) مبنی بر سکون منصوب محلاً مقولہ یا قول فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[illegible]

حرف طلب مبنی بر فتح صحیح مرفوع (مخصوص) مفرد منصرف صیغہ واحد مذکر اس میں لفظاً اسم مفعول متصل پوشیدہ نائب (ھو) ضمیر مرفوع راجع بسوئے مبتدا فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر (ما) حرف جار مبنی بر کسر (ذین) اسم اشارہ مبنی بر کسر مجرور سکون (الفعلین) ... محلاً موصوف وغیرہ ... موصوف اپنی بیا ما قبل مفتوح صفت ... موصوف ظرف لغو صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف (احوال) (دون) ظرف ... مضاف (احوال) ... جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً مضاف الیہ مجرور (ھا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ھذین الفعلین ... (۲) حرف عاطفہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ... مخصوص اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر ... ظرف لغو اور مفعول فیہ ... اسمیہ خبریہ ... استیناف ... (و) حرف عطف ... (ما) ... حرف تنبیہ ... (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا ... اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع ... (مسموع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً ... (من) حرف جار مبنی بر سکون ... (العرب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ... ظرف لغو ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

[illegible]

[illegible]

فانه اجاز زيادة الهمزة في جميع هذه الافعال قياسًا على علمت ورأيت نحو اظننت واحسبت واخلت واوجدت وازعمت زيدًا عمرًا فاضلًا وانبأ ونبّأ واخبر وخبّر ايضًا تتعدّى الى ثلثة مفاعيل اعلم انه لا يجوز حذف المفعول الاول من المفاعيل الثلثة

النوع الثالث عشر
افعال المقاربة

(بقیہ صفحہ ۱۷۶) کا لقب ہے جو بلاد و فطفان میں مقام معمر نباتا ذرائن تھی یعنی انام بنا ہوا تھا۔ بعضی ماعتبار بفعل (اھلی الہ) بمعنی اعطی ای بمعنی اعطی کا ثبوت بعض متعدی ہے۔ بجاز (ا) ای (اعملی) الافعال المقارنة اسکی جزء بجز

اور (فیلبث) اور (اعوذھا) ہما تشتغون فھن میں ان کا اسم اور منعتم (الفئ) اعوہ اس میں اور جیسے وصولانہ عطینا اولہ ہے اوہ دھا ... [illegible]

[illegible]

(۴۴۴) (اعلم) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر (انت) پوشیدہ ضمیر (انت) ضمیر مرفوع متصل ... [illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۷۶

[illegible]

(۴۲۴) (حذف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (المفعول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (الاول) مفرد منصرف مجرور لفظاً بکسرہ۔ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو)

لکن يجوز حذف المفعولين الاخيرين معاً ولا يجوز حذف احدهما بدون الاخر كما مر

اما القياسية فسبعة عوامل

الاول من العوامل القياسية الفعل

الاول منها الفعل مطلقا سواء كان لازما او متعديا ماضيا كان او مضارعا امرا كان او نهيا كل فعل

(بقیہ صفحہ ۱۷۸) ... مرفوع لفظا صحیح منصرف ... مفعول فیہ (اھل) مفرد منصرف ... مضاف منصوب معنی بنا بر ... مجرور لفظا منصوب مضاف الیہ مفعولیت مضاف ضمیر (ھما) میں (ھا) ... مضاف (ھما) میں (ھا) مجرور محلا مجرور متصل مضاف الیہ مجرور لیکن مبنی بر کسر راجع ہے جو الی المفعولین حرف جار مبنی (من) الاخیرین حرف جار مبنی علامت تثنیہ مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر (ن) مضاف الیہ الاخیرین لفظا مکسور منصرف مجرور لفظا بکسر بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر فاعل الفعول سے اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ صفت موصوف ہوکر موصوف (المفعول) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے

مضاف الیہ ۔ (ن) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ حذف مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل کا مجرور فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (ش) حرف جار مبنی بر فتح (ما) اسم موصول مبنی بر سکون (صح) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا

ثابت مفرد منصرف اسم فاعل صیغہ صحیح مرفوع لفظا۔ اسم فاعل مرفوع ضمیر (ھو) واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلا متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا مقدر (ھذا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مستقر ہوئے۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر هذا ترکیب معلوم مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (کما) کو ظرف لغو قرار دینا درست نہیں (زینی زادہ)

(امّا) القیاسیۃ الخ (امّا) حرف شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف (لزوما)۔ (القیاسیۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا۔ اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے جو موصوف (العوامل) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (۳۰)

(۳۰) جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

ترکیب
صفحہ ۱۷۸

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے الفعل۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر مبتدائے مؤخر (سواء) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر مقدم محذوف سے مل کر جملہ اپنی خبر مقدم مبتدائے مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔ (امرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر سکون (نھیا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے الفعل۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر مبتدائے مؤخر (سواء) خبر مقدم۔ مبتدائے مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ معلوم اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔ (کل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (فعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا

الاول من العوامل القياسية الفعل

يرفع الفاعل نحو قام زيد وضرب زيد واما اذا كان متعديا فينصب المفعول ايضا مثل ضرب زيد عمرا ولا يجوز تقديم الفاعل على الفعل بخلاف المفعول فان تقديمه عليه جائز ولا يجوز حذف الفاعل بخلاف المفعول فان حذفه جائز نحو ضرب زيد والثاني المصدر

ترکیب صفحہ ۱۸۰

(بقیہ صفحہ ۱۸۰) فعل کا
راجع ہوئے (زینب) مثال
فاعل کو رفع دینا، مبتدا
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ... معنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ ...
(قام) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر ... فاعل

الثاني من العوامل القياسية المصدر

وهو اسم حدث[1] اشتق منه[2] الفعل وانما سمي مصدرا لصدور الفعل عنه فيكون محلا له قال البصريون[3] ان المصدر اصل والفعل فرع لاستقلاله[4] بنفسه وعدم[5] احتياجه الى الفعل بخلاف الفعل فانه غير مستقل بنفسه ومحتاج[6] الى الاسم وقال الكوفيون[7] ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر

ـــ١ قوله اسم حدث۔ حدث سے مراد وہ معنی جو بطور غیر خواہ قائم ہوں خواہ غیر کے ساتھ قائم ہوں جیسے ضرب و ...

ـــ٢ قوله اشتق منه الفعل۔ اشتقاق لغت میں بمعنی نکلنا ہے۔ اور اصطلاح میں ... یعنی ...

ـــ٥ اور جب مصدر محل فعل ہوا تو دیگر مشتقات کا بھی محل بدرجہ اولیٰ ہو گا۔۱۲

(بقیہ صفحہ ۱۸۲) استقلالہ بنفسہ) یہ عطف تفسیری ہے کیونکہ قولہ ومحتاج الی الاسم یہ (غیر مستقل بنفسہ) کیلئے عطف تفسیری ہے کہ قولہ الکوفیون اس سے مراد مبرو کسائی فراء ثعلب۔ اور ان کے متبعین ہیں ۱۲۔

(ترکیب صفحہ ۱۸۲) (و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے سوئے المصدر (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مفرد منصرف صحیح مجرور (حدث) مفرد اسم مضاف لفظاً مضاف الیہ سے ملکر موصوف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبنی (اشتق) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (من) ضمیر حرف جار مبنی بر سکون (ہ) ضمیر متصل مجرور محلاً مبنی

ضمیر راجع ہے سوئے موصوف جار مجرور ملکر ظرف لغو (الفعل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (اشتق) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (و) حرف استئناف مبنی بر فتح (انّ) حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل۔ مبنی بر فتح (ما) کافہ مبنی بر سکون (سمّی) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے سوئے اسم حلاف الخ (مصدرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً

مفعول بہ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (صدور) مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف (الفعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت (عن) حرف جار مبنی بر سکون (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہے سوئے اسم حلاف الخ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ صدور مضاف اپنے مضاف الیہ و ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ سمّی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا (ف) فصیحہ مبنی بر فتح (یکون) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے سوئے اسم حلاف الخ (محلًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (ل) حرف جار مبنی بر کسر (ہ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم راجع ہے سوئے الفعل مجرور محلاً جار مجرور ملکر ظرف لغو (۳)

(۲۲) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر (ال) حرف جار مبنی بر کسر (اعلال) مفرد منصرف صحیح (۲۲۴)

ترکیب صفحہ ۱۸۲

باعلاله وصحته بصحته نحو قام قياما و
قاوم قواما أعل قياما بقلب الواو فيه ياء
لقلب الواو الفا في قام وصح قواما لصحة قاوم
ولا شك ان دليل البصريين يدل على اصالة
المصدر مطلقا ودليل الكوفيين يدل على
اصالة الفعل في الاعلال فلا تلزم منه اصالة
مطلقا ولو كان هذا القدر يقتضي الاصالة

الثاني
من العوامل القياسية
المصدر

(۱۲۴) استیناف مبنی بر فتح (لو) حرف شرط مبنی بر سکون غیر عامل (کان) فعل ناقص مبنی بر فتح (ھا) حرف تنبیہ

ترکیب

صفحہ ۱۸۴

(۱۲۵) مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان (الاصالۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً

الثاني من العوامل القياسية المصدر

يلزم ان يكون يعدُ بالياءِ واُكرِمُ متكلماً
بالهمزة اصلاً وباقي الامثلة فرعاً ولا
قائل به احد اعلم ان المصدر يعمل
عمل فعله فان كان فعله لازماً فيرفع
الفاعل فقط مثل اعجبني قيام زيد

[illegible]

(۴) بنی بر فتح عامل بنی بر فتح بنی بر سکون (فا) حرف نفی غیر عامل (لیس) مفرد منصرف فاعل صیغہ ... ضمیر مرفوع بر (با) حرف جار بنی بر ... اسم فاعل ... (۵) ... مجرور ... ظرف لغو ... فاعل سے مل کر ... مرفوع ... فاعل اپنے ... جملہ فعلیہ خبریہ ... ذوالحال ... جزا شرط اپنی جزا سے مل کر ... معطوف ...

(لا) فاعل بہ احل میں بر ... لا نفی جنس کا وارد ہونا درست نہیں۔ جمہور کے ہاں لا کو نفی جنس کا ... ورنہ فاعل بہ لفظا منصوب نہیں ہوتا کیونکہ مشابہ مضاف ... نکرہ مفردہ نہیں اور اسم خط نصب کی ... نکرہ منفردہ نہیں ہوتا بلکہ یہ لا حرف نفی ... ساعدت نہیں کرتا ... فاعل اسم فاعل مبتدا کی خبر عامل ہے اور فاعل ... تم دوسرے ... حفظہ و تشکر ... (اعلم) فعل امر حاضر معروف بنی بر سکون ... صیغہ واحد مذکر حاضر ... ضمیر مرفوع متصل فاعل ... (ان) ضمیر ... مرفوع محلا بنی بر سکون ... حرف ... علامت خطاب ...

ترکیب صفحہ ۱۸۶

بالفعل بنی بر فتح موصول حرفی ... (الصلبی) ... مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم (ان) ... فعل مضارع معروف مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا بنی بر فتح ... (یعلم) ... مفرد منصرف صحیح ... مصدر ... مضاف ... مضاف الیہ ... مجرور ... فعل مضاف الیہ ... متصل مضاف ...

ترکیب صفحہ (۱۸۶)

(۱) (یلزم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب (یعلم) اسم مقصور محلا مرفوع تقدیرا۔ ذوالحال (با) حرف جار مبنی بر کسر (الیاء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) متعلق کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الاسم) اسم مقصور محلا مرفوع تقدیرا ذوالحال (متکلما)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا حال اول۔ اصل میں عبارت یوں تھی (صیغہ متکلم) مضاف کو حذف کرکے مضاف الیہ کو اسکے قائم مقام کردیا اور مضاف کا اعراب (نصب) مضاف الیہ کو دیدیا۔ تو درحقیقت حال (صیغہ متکلم) ہے۔ ورنہ (متکلما) کا حال بنا درست نہیں تھا مل۔ (با) حرف جار مبنی بر کسر (الھمزۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مقدر کا۔ ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل

اپنے ظرف مستقر سے ملکر حال متداخل ملکر حال دوم۔ اسکو حال اول قرار دینا درست نہیں کیونکہ (متکلما) میں ضمیر نہیں ہے۔ ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے ملکر معطوف۔ یعنی معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الباقی) اسم منقوص مرفوع تقدیرا مضاف (الامثلۃ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ (اصلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فرعا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر صلہ (ان) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مصدر ہوکر ... ذوالحال (و) حالیہ (۱۵)

جملہ فعلیہ ہوکر شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (یرفع) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے (الفاعل) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ (و) ... (ینصب) ... مفعول بہ سے ملکر جملہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزا ہوکر شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا اپنی جزا میں (فا) جملہ شرطیہ منفصلہ ہوا (فقط) میں (قط) اسم فعل صیغہ مبنی بر فتح (انتہ) امر حاضر معروف بمعنی (انتہ)۔ اس میں (انت) ضمیر مبنی بر سکون (ت) ضمیر پوشیدہ جس میں (انت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون مفتوحہ (ت) علامت خطاب مذکر قط اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا۔ شرط مقدر (اذا وجدت الفاعل) اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (المجئی) اسم مقصود محلا مجرور (قیام زید) مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مثالہ مقدر کی تقدیرا مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مضاف الیہ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مثال مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع لیجئے بر تقدیر لزوم فقط فاعل کے رفع دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر معنی ارادہ

(کان) ... (ان) ... (فا) حرف ... [illegible]

[illegible]

الثاني من العوامل القياسية المصدر

وان كانَ متعديًا فيرفعُ الفاعلَ وينصب المفعولَ نحو اعجبني ضربُ زيدٍ عمرًا فزيدٍ في المثالين مجرور لفظًا لاضافة المصدر اليه ومرفوعٌ معنًى لانه فاعلٌ وهو على خمسة انواع

ترکیب صفحہ ١٨٨

(بقیہ صفحہ ١٨٨)

(ترکیب صفحہ ١٨٨)

(و) اَنَّ حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ...

[illegible]

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

احدها ان یکون مضافاً الی الفاعل
ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور
وثانیها ان یکون مضافاً الی الفاعل ولم یذکر
المفعول نحو عجبت من ضرب زید وثالثها ان
یکون مضافاً الی المفعول حال کونه مبنیاً
للمفعول القائم مقام الفاعل نحو عجبت
من ضرب زیدٍ ای من ان یُضرب زیدٌ و
رابعها ان یکون مضافاً الی المفعول ویذکر
الفاعل مرفوعاً نحو عجبت من ضرب اللص الجلاد

ترکیب صفحہ ۱۹۰

(۴ ۳ م) (عجبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز بر ۔ واحد متکلم (۵-۸)

(بقیہ صفحہ ۱۹۰) متصل پوشیدہ (هو) ضمیر مرفوع بنی بر فتح راجع

(۵-۸) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (من) حرف جار مبنی بر سکون (ضرب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اللص) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب معنیً بنا بر مفعولیت

الثاني من العوامل القياسية المصدر

وخامسها ان يكون مضافا الى المفعول و يحذف الفاعل نحو قوله تعالى لا يسأم الانسان من دعاء الخير اى من دعائه الخير اعلم ان هذه الصور جارية فى مصدر الفعل المتعدى واما فى مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهى ان يضاف الى الفاعل نحو اعجبنى قعود زيد وفاعل المصدر لا يكون مستترا

ترکیب صفحہ ۱۹۲

(بقیہ صفحہ ۱۹۲ سے آگے)

[illegible]

(۳۴۴) مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر

[illegible]

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

ولا يتقدم معموله عليه والثالث اسم فاعل وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر فان كان مشتقا من الفعل اللازم فيرفع الفاعل فقط مثل زيد قائم ابوه وان كان مشتقا من الفعل المتعدي

(۴۴۴) صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع (ھ)

(بقیہ صفحہ ۱۹۴) حاشیہ کتابی حاشیہ علاوہ جز شیئ ... البیان۔ پس تعریف ... قولہ تعالیٰ ... سوال مصنف نے (لمن فعل) ... سوال مصنف نے کیوں نہیں فرمایا علاوہ عبارت کے ... اور خبیب ... الکلام تامل ... فعل فرمایا ... جواب اگر لمن فعل ... تو تعریف جامع ... (منکسر) اور (منکسر) سے ... قبیل انفعال سے تعریف ... انکسار کا ... نہیں اسی طرح منکسر ... فاعل نہیں بلکہ منکسر ... تکسیر کا فاعل ... انکسار کا ... کسر ... قابل ہے ... تکسیر فعل کہنا صحیح ... لہذا لمن فعل ... الفعل ... تحت تھا ... قابل ... پس درست ... بعمل ... عمل ... قولہ ... یعنی اسم فاعل اپنے ...

(۷) عمل کرتا ہے ... مشتق ہے اور وہ فعل معروف ہے تو فعل معروف لازم ہے (لازم کی طرح عمل کرے گا) اور اگر متعدی بیک مفعول ہے تو یہ بھی متعدی بیک مفعول اگر بدو مفعول ہے تو یہ بھی بدو مفعول۔ اگر سہ مفعول ہے تو یہ بھی سہ مفعول۔ اور جس طرح فعل معروف متعدی ظرف زمان۔ ظرف مکان۔ حال۔ مفعول مطلق۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ وغیرہ فضلات کی طرف متعدی ہوتا ہے یہ بھی انکی طرف متعدی ہوگا۔

(ترکیب صفحہ ۱۹۴)

(و) حرف عطف مبنی بر فتح ... فعل مضارع ... مرفوع لفظاً ... ضمیر ... غائب ... مفعول ... منصرف

صحیح مرفوع لفظاً مضاف (المضاف) ... ضمیر بارز ... راجع ... مضاف اپنے ... مفعول ... حرف جار مبنی بر سکون ... الفاعل ... ضمیر مجرور متصل ... مجرور محلاً ... ظرف لغو ... راجع ہے المصدر ... فعل اپنے فاعل ... جملہ فعلیہ ... معطوف ... حرف عطف مبنی بر فتح (الثالث) ... مبتدا ... صحیح مرفوع لفظاً مضاف ... منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف الیہ ... منصرف صحیح مجرور لفظاً ... مفرد منصرف ... مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... معطوف ... اپنی خبر سے ملکر ... (ھو) ضمیر مرفوع ... حرف عطف مبنی بر فتح ... (م) حرف عطف ... مبتدا مرفوع ... منفصل ... مفرد منصرف ... اسم (الفاعل) ... مضاف (الاسم) ... صحیح مرفوع لفظاً ... مضاف ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف ... فعل ماضی ... (مشتق) ... مجہول (۳)

(xx) راجع ہوئے مبتدا۔ الخ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل ... اسم فاعل اپنے (xx)

ترکیب

صفحہ ۱۹۴

مبنی بر سکون مقدر ... تخلص ... حرکت ... مفرد منصرف ... السکونین۔ (الفعل) ... (ال) حرف ... صحیح مجرور لفظاً موصوف ... مفرد منصرف ... تعریف مبنی بر سکون (الازم) ... صحیح مجرور لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... پوشیدہ فاعل مرفوع ... اسم فاعل اپنے فاعل ... راجع ... موصوف ... صفت ... مشتقا ... مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ... نائب فاعل ... مفعول ... فعل ناقص ... جزا ... فعلیہ ... شرط ... فعل مضارع معروف ... نفی ... صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ (الفاعل) مفرد ... راجع ہے اسم ... مفعول ... فعل اپنے فاعل ...

(۵) ہوئے اسم الفاعل (مشتقا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

فيرفع الفاعل وينصب المفعول به ايضاً
مثل زيد ضارب غلامه عمراً وشرط
عمله ان يكون بمعنى الحال او الاستقبال و
انما اشترط باحدهما ليكمل مشابهته
بالفعل المضارع لانه لما كان مشابهاً
بالفعل المضارع بحسب اللفظ

عہ بفتحتین بمعنے اندازہ اور بسکون سین بھی جائز ہے ۔ ۱۲

ترکیب
صفحہ ۱۹۶

صفحہ ۱۹۶ (۱) فعل ماضی بر
(ضَ) فعل ماضی
فعول مطلق
صیغہ واحد
فعل بر فتح
ضمیر ... مرفوع
متصل
فاعل
اپنے فاعل
اسم الفاعل
مضاف
مفعول مطلق
لفظاً
منصوب
مضاف الیہ

في عدد الحروف والحركات والسكنات
فكان حينئذٍ مشابهًا بحسب المعنى ايضًا
ويشترط ايضًا اعتماده على المبتدأ فيكون
خبرًا عنه مثل المثال المذكور او على الموصول
فيكون صلةً له نحو الضارب عمرًا في الدار اي
الذي هو ضاربٌ عمرًا في الدار او على الموصوف
فيكون صفةً له

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

(صفحہ ۲×) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (یکون) فعل ناقص (ملـ)

صفحہ ۱۹۸) حاشیہ اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف (یشترط) فعل مضارع مبنی بر فتح لفظاً صیغہ واحد مجہول مرفوع لفظاً مفرد مذکر غائب (الاعتماد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً متصل مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل مضاف الیہ مجرور محلاً (علی) حرف جار مبنی بر سکون (المبتدا) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الموصول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر معطوف (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الموصوف) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (او) حرف مبنی

برسکون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (فی) اسم ستہ مکبرہ مجرور بیا مضاف (الحال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف (او) حرف عطف مبنی بر سکون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (حرف) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (النفی) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الاستفہام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف لغو

اول ترکیب (با) حرف جار مبنی بر سکون (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص مضارع صیغہ واحد مذکر غائب منصوب لفظاً (قبل) ظرف زمان معرب منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (حرف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (النفی) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الاستفہام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل یکون فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ... (۳)

(ص ۲×) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے (۲×)

ترکیب

صفحہ ۱۹۸

(مـ۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل۔

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

مثل مررت برجل ضارب ابنه جارية
او على ذي الحال فيكون حالا عنه مثل
مررت بزيد راكبا ابوه او على حرف النفي او
الاستفهام بان يكون قبله حرف النفي او
الاستفهام مثل ما قائم ابوه واقائم ابوه
وان فقد في اسم الفاعل احد الشرطين
المذكورين فلا يعمل اصلا

له يعني كنيز جمع جواري ١٢

۲۰۱

ترکیب صفحہ ۲۰۰

(مثل) مفرد منصرف صحیح مضاف لفظ مضاف، مرفوع لفظاً

بجبل ضاد ب

ا ب سلم

جار و مجرور

ترکیب

صفحہ ۲۰۰

الثالث من العوامل القیاسیة اسم الفاعل

بل یکون حینئذ مضافا الی مابعده مثل مررت بزید ضارب عمرو امس وان کان اسم الفاعل معرفا باللام یعمل فی مابعده فی کل حال سواء کان بمعنی الماضی والحال والاستقبال وسواء کان معتمدا علی احد الامور المذکورة او غیر معتمد

ف۵ اس لام سے مراد اسمی ہے جو بمعنی اسم موصول ہوتا ہے ۱۲

۲۰۳

(۲۲۲۲) مجرور لفظاً مضاف (الاصول) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف (ال) بمعنی التی اسم موصول (صلہ)

(بقیہ صفحہ ۲۰۲) ماضی ہو خواہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہو یا بمعنی حال یا استقبال۔ وجہ یہ ہے کہ صلہ واقع ہونے کی وجہ سے جس فاعل کا مقام فعل میں بیان ہے کسی مخصوص زمانے کے ساتھ مشروط نہیں۔ تو اس کیلئے بھی کوئی مخصوص زمانہ شرط نہ ہوگا۔ (۲) یہ کہ ایسے اسم فاعل کا نصب زمانہ ماضی کیلئے مخصوص ہے (۳) یہ کہ ایسے اسم فاعل کا مابعد مفعول بہ کیا جائے گا۔ منصوب ہونے کی وجہ سے تعریف ہے (۱) الف لام حرف تعریف اور البعد کا (۲) اسم موصول (۳) اسم فاعل ہے۔ فعل منفی ہو تو کان الخ قولہ سواء کان ماضیا کوئی مخصوص عمل کے لئے بھی نہیں۔

ایک سوال جب الف لام اسم موصول ہے اور صلہ فعل ہوا کرتا ہے تو اسم فاعل کو صلہ قرار دینا کیا ٹھیک ہے؟ جواب: الف لام موصول صورۃً الف لام حرف تعریف کے مشابہ ہے جو اسم مفرد پر داخل ہوتا ہے تو اسم فاعل کو صلہ قرار دیا جو معنیً جملہ ہے اور صورۃً مفرد تاکہ دونوں مشابہت پر عمل درآمد ہو جائے۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۶۲ (بل) حرف عطف مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص مضارع معروف صحیح مجرد ثلاثی مزید ... (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... اسم الفاعل (بمعنی) ظرف ... موید

ترکیب صفحہ ۲۰۲

(۲۲۲) پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل (معتمداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً (۲۲۲)

(صلہ) مبنی بر سکون (مذکورۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اسمیں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول۔ اسم مفعول

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

مثل الضارب عمران الآن او امس او غداً هو زيدٌ اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة كضرّاب وضروب ومضراب بمعنى كثير الضرب وعلّامة وعليم بمعنى كثير العلم وحَذِر بمعنى كثير الحذر مثل اسم الفاعل الذي ليس للمبالغة

(۴) مبنی بر فتح
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
معطوف (و) حرف عطف مبنی
بر فتح (مضراب) مفرد منصرف معطوف
صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف
علیہ اپنے دونوں معطوف سے
مل کر ذو الحال (با) حرف جار
مبنی بر ... معنی) اسم منصوب
مجرور تقدیراً مضاف (آیات)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الضرب)
مضاف الیہ منصرف صحیح مجرور لفظاً
مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ
معنی مجرور ... جار مجرور
سے مل کر ظرف مستقر منصرف

ترکیب
صفحہ ۲۰۴

الرابع من العوامل القياسية اسم المفعول

في العمل وان زالت المشابهة اللفظية بالفعل لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنى قائما مقام ما زال من المشابهة اللفظية ورابعها اسم المفعول وهو كل اسم اشتق

[illegible]

(م) حرف جار مبنی بر سکون (العمل) مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف لغو ... مفعول فیہ ... [illegible]

ترکیب
صفحہ ۲۰۶

(تعبیر) صفحہ ۲۰۶ پر۔ تو
ذوہ جب ہر حرف واقع ہو۔ تو
خلاف مقصود لازم آئے گا۔
کیونکہ اس اسم کا ذکر مقصود ہے
جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس
حرف واقع ہوتا ہے نہ اس اسم کا
حدث پر دلالت کرے کہ اس کا
جو حدث پر ہو چکا۔ اسم مفعول
ذکر پہلے ہو چکا تھا مذکورہ
اگرچہ اسم فاعل عمل میں برابر
مشابہ ہے اور شرائط عمل میں
لیکن اس کا مصداق
ہے ہوتا ہے جار قبیل فضلات
مفعول بہ ہوتا ہے جبکہ
اسم فاعل کا مصداق فاعل
ہوتا ہے اور عمدہ ہے اور عمدہ
ہوتا ہے جو عمدہ ہے۔
سے فضلہ مفعول ہوتا ہے
نظر برآں دال علی الجملۃ
ذکر میں موخر کر دیا۔ قولہ عہ
اشتقاق بر قول بصری قید
اشتقاق سے مصدر خارج ہو گیا
مشتق نہیں ہوتا۔ اور بقول
کوفیہ خارج نہیں ہوا کہ ان کے
نزدیک مشتق ہوتا ہے ان کے
نزدیک الثبات من فتح

سے خارج ہو گیا۔ ۱۲
عہ وہ مشابہت لفظی ہے
یعنی کہ بسبب ترتیب حروف
و حرکات و سکون فعل کے
ہم وزن تھا۔ ۱۲ (ترکیب
صفحہ ۲۰۶) (و) مبنی بر
فتح عاطفہ زمخشری کے نزدیک
عاطفہ جنزی کے نزدیک
اعتراضیہ رضی شارح کافیہ
کے نزدیک۔ اور علامہ
علی قاری علیہ الرحمۃ الباری
نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا
کہ اس واو کو واو مبالغہ
کہتے ہیں (ان) حرف شرط
مبنی بر سکون ایسے مقام پر
وصلیہ کہا جاتا ہے اس کی جزا
بوجہ دلالت کلام سابق جو جملہ
محذوف ہوتی ہے اور کلام
سابق مثل عوض جزا ہوتا ہے
(زالت) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد
مؤنث

نائب (المشابھۃ) مفرد
مرفوع لفظاً معدد موصوف
صحیح مرفوع
منصرف منفرد منصرف محرک
(اللفظیۃ) مفرد مؤنث
لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد
(ھی) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل
مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف
مرفوع محلاً مبنی بر فتح نائب فاعل سے ملکر صفت
اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت
(با) حرف جار مبنی بر کسر (الفعل) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف
لغو (المشابھۃ) موصوف اپنی صفت
اور ظرف لغو سے ملکر فاعل (زالت) فعل
اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔
(فھو مثل اسم فی العمل) جزا محذوف
وجوباً۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (ھو)
ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل للموضوع
(مثل) مفرد منصرف صحیح
للمبالغۃ۔ (ھا) ضمیر مجرور متصل
مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع
بسوئے اسم الفاعل الذی لبیت
للمبالغۃ۔ (فی) (م)

اسم موصول (ذات) ... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر ... مبنی بر سکون۔ ذوالحال (من) حرف جار مبنی بر سکون ... (المشابھۃ) مفرد منصرف ... (اللفظیۃ) مفرد منصرف صحیح ... موصوف ... مجرور لفظاً۔ اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل ... نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر ... [illegible]

[illegible]

الرابع من العوامل القياسية اسم المفعول

لذات من وقع عليه الفعل وهو يعمل
عمل فعله المجهول فيرفع اسما واحدا
بانه قائم مقام فاعله وشرط عمله كونه
بمعنى الحال والاستقبال واعتماده على
المبتدأ كما فى اسم الفاعل مثل زيدٌ
مضروبٌ غلامه الآن او غدًا او الموصول
نحو المضروب غلامه زيدٌ

ترکیب
صفحہ ۲۰۸

(بقیہ صفحہ ۲۰۸) فاعل ضمیر مرفوع لفظاً اسم فاعل (ھو) ضمیر مرفوع واحد مذکر اسم فاعل مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم آن (نقال) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (فاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع ہوئے اسم المفعول سے فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مقام مضاف اپنے مضاف الیہ قائم مقام مفعول فیہ سے ملکر مفعول فیہ سے ملکر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر۔ آن کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ۔ الذی موصول اپنے صلہ سے مل کر ... مجرور محلاً جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل النفی کا فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ... محذوف ...

کن (لک) اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ (ق) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (شرط) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (حل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر مرفوع معنی بنا بر فاعلیت راجع ہوئے اسم المفعول۔ عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا شرط مضاف کا۔ شرط مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (کون) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر اسمیت مبنی بر ضم راجع ہوئے اسم المفعول (بـ) حرف جار مبنی بر کسر (مقدر) ...

مجرور تقدیراً مضاف ... صحیح مجرور لفظاً (الحال) مفرد منصرف حرف عطف مبنی بر سکون معطوف علیہ (و) مفرد منصرف صحیح مجرور (الاستقبال) مفرد منصرف صحیح معطوف علیہا اپنے معطوف لفظاً معطوف۔ معطوف معنی مضاف اپنے سے ملکر مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا ثابتاً اسم فاعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر۔ کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اعتماد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع ہوئے اسم المفعول (علی) حرف جار مبنی بر سکون (المبتدا) ...

صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے مبتدا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل ہوا (آلان) ظرف بمعنی زمان حاضر مبنی بر فتح منصوب محلاً مفعول فیہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثال ثانی کی ترکیب بھی اسی طرح کرائی جائے صرف اتنا فرق ہے کہ اسمیں (غدا) مفرد منصرف ظرف معرب ہے۔ (ھو) ... صحیح مرفوع لفظاً جار مجرور ملکر علامہ (زید) المقصود ... اسم مقصود محلاً مجرور لفظاً مضاف الیہ مجرور مضاف اپنے مضاف الیہ ... سے مل کر خبر (ھو) مبتدائے محذوف کی۔ جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم مفعول کا بمعنی حال یا استقبال پر اعتماد ... ہو کر اسم موصول پر اسمیہ جملہ خبریہ سے ملکر مبتدا بنا جو ... (ال) بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (مضروب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے اسم موصول۔ غلام مضاف اپنے ...

الرابع
من العوامل القياسية
للمفعول

والموصوف مثل جاءني رجل مضروب
غلامه او ذي الحال مثل جاءني
زيد مضروبا غلامه او حرف النفي
او الاستفهام مثل ما مضروب غلامه
واذا انتفى فيه احد الشرطين
المذكورين ينتفي عمله وحينئذ
يلزم اضافته الى ما بعده واذا دخل
عليه الالف واللام يكون مستغنيا
عن الشروط في العمل مثل جاءني المضروب غلامه

ترکیب صفحہ ۲۱۰

(ق) صفحہ ۲۱۰ (۲۱) [illegible]

[illegible]

(۳۰۳) اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل۔ جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[illegible]

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

وخامسها الصفة المشبهة وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل منهما صفة مثل حسن حسنان حسنون حسنة حسنتان حسنات على قياس ضارب ضاربان ضاربون ضاربة ضاربتان ضاربات وهي مشتقة من الفعل اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها

ترکیب صفحہ ۲۱۲

(بقیہ صفحہ ۲۱۲) میں ... جب ... کی ... ثبوت ... اسم ... جب ... حرف جر ... اللہ ... ثبوت مصدر ... فاعل لازم ... (دالّۃ) ... علیٰ ثبوت ... (لنا علیہا) ... مشتق ... تمام اسمائے مشتق ... فعل لازم ... مشتق ... مفعول ... فعل لازم ... مصدر ... فاعل ... اسم تفضیل ... مشتق ... مصدر ... دلالت ... مصدر ... ثبوت صفحہ (۲۱۲) ... (و) حرف عطف

(خامس) مؤنث ... مبنی بر فتح ... مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے سبعۃ عوامل۔ خامس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (الصفۃ) مؤنث معرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مشبھۃ) مؤنث اسم مفعول معرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا۔ (ف) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل

تمثیل ... (الصفۃ المشبھۃ) ... معرف صحیح مرفوع لفظاً ... حرف ... مبنی بر ... ضمیر ... مجرور ... مضاف ... (فعل) ... مضاف الیہ ... حرف جر ... مجرور ... مصدر ... معطوف ... مرفوع ... مضاف ... مصدر ... مضاف الیہ

ترکیب صفحہ ۲۱۲

(و) حرف عطف مبنی بر فتح ... (الفعل) ... معرف صحیح ... (ال) حرف تعریف ... (اللازم) ... فاعل ... اسم ... (فعل) ... فاعل ... صفت ... موصوف ... مجرور ... مفعول ... مشتقۃ ... (الفعل اللازم) ... جار مجرور ... مرفوع ... متصل ... مجرور ... مضاف ... مصدر ... صفت ...

معطوف۔ معطوف ... مشابھۃ اسم فاعل ... نحو ... فاعل ... مفعول ... حسن۔ حسنان۔ حسنون۔ حسنۃ۔ حسنتان۔ حسنات ... کما مر ... حکایت مجرور ... ضاربات ... ضاربون۔ ضاربۃ ... مضاف ... مضاف الیہ ... فاعل ... مضاف الیہ ... مجرور ... (الصفۃ المشبھۃ) ... مجرور ... مضاف ... مرفوع ...

الخامس
من العوامل القياسية
الصفة المشبهة

على سبيل الاستمرار والدوام بحسب الوضع وتعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان لكونها بمعنى الثبوت وأما اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها الا ان الاعتماد على الموصول لا يأتي فيها لان اللام الداخلة عليها ليست بموصول بالاتفاق وقد يكون معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول في المعرفة

[illegible]

(۳) (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مصدر مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ (با) حرف جار مبنی بر ... معنی (الثبوت) اسم ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف اپنے مضاف الیہ ... ظرف مستقر ... منصوب لفظاً ... فاعل صیغہ واحد مؤنث ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر ... پوشیدہ فاعل مرفوع ... راجع بسوئے اسم ... اپنے فاعل اور ظرف اپنے مضاف الیہ ... سکون مضاف ملکر مجرور جار مجرور ... اپنے فاعل ... سے ملکر جملہ ... ظرف لغو دوم اور مفعول مطلق اور دونوں ظرف لغو ... ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اتمام) ... سکون فعل ... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً (الاعتماد) مفعول لیت مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت مضاف اپنے مضاف الیہ ... (اشتراط) مضاف اپنے ... مبتدا (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (معتبر)

(بقیہ صفحہ ۲۱۴) (الحسن الوجہ) جیسے ... نہیں ... مشابہ بمفعول بہ ... میں الوجہ ... ہونے کی بنا پر منصوب ہے چونکہ صفت مشبہ اسم فاعل کے ساتھ مشابہ ہے نظر بر آں اسکے منصوب کو اسم فاعل کے منصوب ... کیساتھ تشبیہ دی گئی (مفعول بہ)

(ترکیب صفحہ ۲۱۴) (علی) حرف جار مبنی بر سکون (سبیل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الاستمرار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الدوام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ ، سبیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ، جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم ہوئے (ثبوت) مضاف اپنے مضاف الیہ (اللہ) ... مضاف اپنے ... سے ملکر مجرور ، دونوں ظرف لغو ... جار مجرور ملکر ظرف لغو

(با) حرف جار مبنی بر کسر (حسب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الوضع) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ، جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم ، (الدال) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر خبر دوم (ھی) مبتدا اپنی دونوں خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (تعمل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ (عمل)

صحیح مفرد منصرف مصدر مضاف منصوب لفظاً ... صحیح مجرور لفظاً مرفوع (فعل) مفرد منصرف مضاف الیہ مضاف معنی بنا بر علیت ... مضاف الیہ مجرور محلاً (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ ، فعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول مطلق ، عمل مضاف کا عمل مضاف اپنے (من) حرف جار مبنی بر سکون (غیر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اشتراط) مفرد منصرف صحیح مجرور مضاف (زمان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف منصوب معنی بنا بر مفعولیت ، اشتراط مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا ، غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ، جار مجرور ملکر ظرف لغو اول (ل) حرف جار مبنی بر کسر (ان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً (م)

(لیست) فعل ناقص ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم آن (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (موصول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی خبر (با) حرف جار مبنی بر کسر (الاتفاق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف لغو ، لیست فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مرفوع محلاً آن کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ بتاویل مفرد ہوکر صلہ آن موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر مجرور محلاً جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم ، تلا تیاتی فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر خبر ، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص مضارع مثبت صحیح مجرد از بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (معمول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ ، معمول مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم (منصوبا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول (ھو) ضمیر مرفوع صیغہ واحد مذکر غائب فاعل مرفوع محلاً متصل پوشیدہ راجع بسوئے اسم یکون مبنی بر فتح (علی) حرف جار

ترکیب
صفحہ ۲۱۴

[illegible]

[illegible]

وعلى التمييز في النكرة ومجرورًا على الاضافة

وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية

وصيغها سماعية مثل حَسَنٌ وصَعْبٌ

وشَدِيدٌ وسادسها المضافُ كل اسم

اضيف الى اسم آخر فيجر الاول الثانيَ

مجردًا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه

من نونى التثنية والجمع

السادس من العوامل القياسية المضاف

ترکیب صفحہ ۲۱۶

(تتمہ صفحہ ۲۱۶) ... قال ابن ... یعنی ... بیان ...

(وہم) منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

السادس من العوامل القياسية المضاف

لاجل الاضافة والاضافة اما بمعنى
اللام المقدرة ان لم يكن المضاف اليه
من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له
مثل غلام زيد واما بمعنى من ان كان
من جنسه مثل خاتم فضة واما بمعنى
في ان كان ظرفا له نحو ضرب اليوم

له قوله لاجل الاضافة

جیسے غلام زید یا اخص مطلق جیسے یوم الاحد اور علم النحو ۱۲

[illegible]

ترکیب صفحہ ۲۱۸

(بقیہ صفحہ ۲۱۸) ہوتا ہے۔ کلام مجیبین مفہوم اضافت کیونکہ ترکیب اضافی اضافت کے مفہوم میں تعیین مضاف کے لئے موضوع ہے۔ ۳۰ سے قولہ انکان من جنس المضاف الیہ مراد یہ ہے کہ از جنس مضاف یعنی مضاف الیہ پر مضاف صادق آئے۔ العدد دونوں پر محمول ہو جیسے خاتم فضۃ۔ اور اگر مضاف الیہ مطلق مضاف الیہ ہو جیسے لیث اجل الیوم میں ساوی جیسے اضافت ممتنع ہوگی۔ اصل تراضافت کا ان ظرفا: ۵ قولہ ان کان ظرفا خواہ ظرف زمان ہو جیسے ضرب الیوم یا ظرف مکان جیسے قتیل کربلا۔ اضافت بمعنی فی قلیل ہے حتی کہ بعض متقدمین نے انکار کیا ہے۔ اضافت استعمال میں بعض الاصم بمعنی تک ... (۱۱۸ صفحہ) ترکیب (ال) حرف جار مبنی بر سکون

(اجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (من) حرف جار ... (الاضافۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ... (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (ما) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف ... (اللام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون

(مقدرۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم مفعول (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع اپنے موصوف کی طرف۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (ما) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف (من) اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح ... جار مجرور مل کر معطوف (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (ما) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیرا (فی) اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف ...

[illegible]

مبنی بر فتح رجع ... مبنی بر فتح ... بتدا ... الاضافۃ یعنی اللام ... مبتدا ... جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ان) محذوف اپنی خبر سے ... (کان) فعل ناقص حرف شرط مبنی بر سکون مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف متصل پوشیدہ اسم (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المضاف الیہ (من) حرف جار مبنی بر سکون (جنس) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے المضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مقدر کا فاعل ... اسم فاعل ... ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ صیغہ واحد مذکر ... مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ... فاعل اپنے ... کان ... ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر ... کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ...

[illegible]

السابع من العوامل القياسية الاسم التام

وسابعها الاسم التام كل اسم تم فاستغنى
عن الاضافة بان يكون في آخره تنوين
او ما يقوم مقامه من نوني التثنية
والجمع او يكون في آخره مضاف اليه و
هو ينصب النكرة على انها تمييز له فيرفع
منه الابهام مثل عندي رطل زيتا
ومنوان سمنا وعشرون درهما ولي ملؤه عسلا

ترکیب صفحہ ۲۲۰

(ع۔ن) منصوب مستقیم (مضاف دی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون بر تا عدہ متکلم، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع لہو مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم (ھشتون) جمع مذکر سالم حکماً مرفوع

واما المعنوية فمنها عددان

المراد من العامل المعنوي ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه احدهما العامل في المبتدأ والخبر وهو الابتداء اى خلو الاسم عن العوامل اللفظية نحو زيد منطلق وثانيهما العامل في الفعل المضارع وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم مثل زيد يعلم فيعلم مرفوع

واما المعنوية فمنها عددان

(۵۰) یعلم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (۵۱)

(بقیہ صفحہ ۲۲۲) ... نائب فاعل ... منصوب اپنے موصوف ... صفت ... (فا) جزائیہ مبنی بر ... سے مل کر مبتدا ... (من) حرف جار مبنی بر فتح ... (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ... (تبین) ... (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل ... مرفوع محلاً مبنی بر ضم ... (ال) بمعنی الذی ... مبنی بر سکون ...

مبنی بر کسر راجع ہے ... (را) ... (ان) حرف عامل مبنی بر ... علامت تثنیہ مبنی بر سکون ... (ال) بمعنی الذی ... مفعول ... اسم موصول مبنی بر سکون ... (عامل) مفرد ... صیغہ واحد ... مرفوع لفظاً ... (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ... موصول (فی) حرف جار مبنی بر سکون ... (الفعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ... (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون ... مضارع ...

ترکیب
صفحہ ۲۲۲

(۴۴) هو مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بتقدیر اراده معنی (ذیل) مفرد منصرف صحیح (۴۴)

(۵۵) (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح ۔ (یعلم) اسم مقصود حکماً مرفوع تقدیراً مبتدا (مرفوع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

واما المعنوية فمنها عددان

لصحة وقوعه موقع الاسم اذ يصح ان يقال
موقع يعلم عالم فعامله معنوي وعند الكوفيين
ان عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل
الناصب والجازم وهو مختار ابن مالك رح

تمت

دِیباچَہ

البشیر الکامل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمداً لمن اسمہ اعرف المعارف + وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی نبیّہٖ مصدر العلوم والعواطف + وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصحبہٖ الَّذِیْنَ ھُمْ نحاۃ لھدایۃ النحو بالطرائف۔ مَا دَامَ کتب النحو تقرء وَیکتب الصحائف

اَمَّا بعد۔ فقیر سید غلام جیلانی ابن المولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علمائے نحویین واقف اسرار قاب قوسین مولٰنا المولوی حکیم سید سخاوت حسین قدس اللہ تعالیٰ روحھما وَاَفاض عَلَیْنَا مِنْ برکاتھما فی الدارین۔ اصحاب علم کی خدمات میں گذارش کرتا ہے کہ گذشتہ سال ۱۳۸۲ھ میں کتاب مستطاب (شرح مائۃ عامل) پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ جس میں یہ طلبہ شریک تھے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی عبد المعیز صاحب اشرفی (بہاری) مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی (مراد آبادی) مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مراد آبادی) مولوی امداد علی صاحب (اڑیسوی)، مولوی قاری فرہاد عالم صاحب (بہاری)، مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری) اِدھر ان طلبہ نے پُرزور تحریک کی کہ اِس کتاب کی ترکیب نحوی اُردو زبان میں تحریر کردی جائے۔ اُدھر محترم و معظم حامی سُنّت ماحی بدعت حضرت مولٰنا رفاقت حسین صاحب بہاری مدظلہ العالی مفتی اعظم کانپور کا زمانہ دراز سے اصرار تھا کہ اُردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کردی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اسقدر آسان اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اُس سے بآسانی استفادہ حاصل کرسکیں لیکن کثرت کار اور ہجوم افکار کے باعث تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ فقیر نے دیکھا کہ اِس کتاب کی ابتک جسقدر تراکیب اُردو زبان میں شائع ہوئیں سب کی سب علم نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نحو میر میں پڑھے ہوئے مسائل کا اجرا کرایا جائے۔ اور کلمات کے اعرابی و بنائی حالات بتائے جائیں۔ تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار جاری ہونے سے مبتدی کو محفوظ ہوسکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو۔ نظر برآں فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا۔ اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا۔ یہانتک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہ تعالیٰ مکمل ہوگئی۔ مبتدی کی حالت کو

پیش نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز نوع اول کی ترکیب میں اجمال رکھا اور نوع ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑجائے۔ پھر رئیس الاتقیا حضرت مولٰنا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ محمد مبین الدین صاحب صدر مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی مدظلہ العالی۔ اور استاد المدرسین حضرت مولٰنا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد دام اللہ تعالٰی فیوضہ الی یوم التناد کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیہ جدید استاد الاساتذہ حضرت مولٰنا مولوی الٰہی بخش صاحب قدس سرہٗ کے حاشیہ فارسی کو اردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اسکے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کر دئے گئے۔ تاکہ مفتی اعظم کانپور کے ارشاد کی من وجہٖ تعمیل ہو جائے۔ یہ بھی بکرمہ تعالٰی پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ اور دونوں کو (البشیر الکامل بحل شرح مائۃ عامل) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیارب محمد اجعلہ بین الشروح الاعرابیۃ + کالقرآن بین الکتب السماویۃ بحرمۃ حبیبک المصطفٰی وآلہٖ وصحبہٖ المجتبٰی علیہ وعلیہم التحیۃ والثنا۔ لاسیما بحرمۃ سیدی الکریم۔ الحافظ السیّد محمد ابراھیم ادام اللہ تعالٰی ظلہ علینا بلطفہ العمیم۔ ارباب علم کی خدمات میں باادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کر کے طبع ثانی میں انکی اصلاح کر دے گا۔

اس سے پیشتر شرح مائۃ کی اردو تراکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں اور کسی سے مقصود ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص ایضاح العوامل وہ تو اغلاط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائیٹل پیج پر اسکی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس مولٰنا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجۂ علیا کے ان مدرس صاحب کو صرف میر اور ھدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شان الوہیت وشان رسالت میں سوء ادبی تو آپکو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہونچی ہے۔ بسم اللہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں (اللہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا (اسم مضاف کا) اسلاف کرام کی باادب تعبیر یہ ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلہ) کی ترکیب میں لکھتے ہیں۔ (آل) مضاف (ہ) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محمد (صلعم) کی طرف) یہاں بھی باادب تعبیر یہ ہے کہ (راجع بسوئے اسم رسالت) نیز اسم رسالت کے ساتھ (صلعم) لکھنا حرماں نصیبی ہے۔ فتاوی حدیثیہ صفحہ ۱۶۴ میں ہے ولایقتصر کتابتھا بنحو صلعم فانہ عادۃ المحرومین یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بنظر اقتصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ حرماں نصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا (سیاستہ) اس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السنیۃ الانیقہ فی فتاوی افریقہ) اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیش نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعوئ مذکورہ کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۶ پر بسم اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الرحمٰن پہلی صفت الرحیم اسکی دوسری صفت) اقول یہ دونوں صیغۂ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کیساتھ ملائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی زادہ ۶ میں سید شریف قدس سرہ کی شرح مفتاح سے نقل کرکے فرمایا (لان اسم المفعول وسائر الصفات المشتقة مع مرفوعاتها معمولة) اسی طرح (للہ) کے متعلق ثابت اور الشاملة۔ الکاملة المصطفی المجتبیٰ سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح (افضل علماء الانام) میں افضل اسم تفضیل کو۔ ہدایة النحو میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ بیان کرنیکے بعد ص۵۶ پر فرمایا۔ (وعلی الاوجه الثلثة یضمر فیه الفاعل وهو یعمل فی ذلك المضمر) اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ علیا کے مدرس صاحب کو ہدایة النحو کے مسائل بھی محفوظ نہیں چہ جائیکہ فوقانی کتابیں۔ بفحوائے بغلط برہدف زند تیرے۔ کہیں کہیں صحیح ترکیب کرگئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ ۷ پر (وجعل الجنة مثواه) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جعل فعل افعال قلوب میں سے) اقول استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ کبرت کلمة تخرج من افواههم۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ (ان العبد لیتکلم بالکلمة من سخط اللہ لا یلقی لها بالا یهوی بها فی نار جهنم) ترجمہ بیشک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نار دوزخ میں پڑ جائے۔ (بخاری) اس (جعل) کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے۔ کیونکہ اسمیں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس (جعل) کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے چنانچہ رضی شرح کافیہ میں ہے ویستعمل عد وجعل لاعتقاد کون الشیء علی صفة اعتقادا غیر مطابق فاذا ولیهما الاسمیة نصبا جزئیها نحو کنت اعده فقیرا فبان غنیا وقال تعالیٰ وجعلوا الملائکة الذین هم عباد الرحمٰن اناثا ای اعتقدوا فیهم الانوثة اھ اور اعتقاد غیر مطابق صفت نقص ہے۔ اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں اور (جعل الجنة مثواه) جملہ دعائیہ۔ تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اسکا مفہوم جناب باری عز اسمہ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دعا ہوا جو شان الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے۔ اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ سوء ادبی آپ کو کابرا عن کابر ترکہ میں پہونچی ہے۔ بلکہ یہ (جعل) افعال تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں۔ کما فی همع الهوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی علیہ الرحمة۔

اسی صفحہ پر (فاللفظیة منها علی ضربین) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اللفظیة ذو الحال یا موصوف من حرف جار منها ضمیر مجرور جار مجرور ملکر متعلق کائنة کے ہوکر حال ہوا ذو الحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی) اقول سبحان اللہ کائنة صفت نکرہ اور اللفظیة موصوف معرفہ۔ یہ ہیں دار العلوم دیوبند شریف میں درجۂ علیا کے مدرس نحوداں جنکی اس ترکیب پر تفضیل ہم قربان جائیں وہاں کے جملہ مبتدیان نحو میر خواں۔ ناظرین۔ ہمنے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو ہدایة النحو کے مسائل محفوظ نہیں لیکن اب ترکیب مذکور سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بھی اس بات کی تصریح کردی گئی ہے کہ موصوف

اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف (کائنۃ) نکرہ کو (اللفظیۃ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۳) صفحہ ۸ پر (فقط) کی شرط مقدر (اذا جررت بها الاسم) بیان کرکے اسکی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (اذا حرف شرط) **اقول** حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ یہ ہیں العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس جو ہم کو ترکیب بتا رہے ہیں۔ گر ہمیں مکتب ہست و ہمیں ملا۔ کار طفلاں تمام خواہد شد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ اسمیں (اذا) کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۴) صفحہ ۹ پر (نحو بہ داءٌ) کی ترکیب میں (بہ داءٌ) کو جملہ قرار دیکر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ (بہ داءٌ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف اور لفظ بہ داءٌ مضاف الیہ۔ پھر بر تقدیر ارادۂ معنی ترکیب معروف کرکے جملہ قرار دیا جائیگا۔ چنانچہ صاحب الفوائد الشافیہ علیہ الرحمۃ نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یوہیں ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ بہ داءٌ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئیگا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو۔ حالانکہ یہ ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونیوالے الفاظ حسب بیان مغنی اللبیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسمائے زمان (۲) حیث۔ (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت (۴) ذو (۵) لدن (۶) ریث (۷) قول (۸) قائل۔ ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر یہی تفصیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیہ پیش نظر ہوتی تو شاید تفصیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے۔ لیکن جنہیں نحو میر تک یاد نہیں انکی نظر میں الفوائد الشافیہ ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جسکی تقلید نہ کی جائیگی

نحوی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد

ان ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحو قول۔ تعالٰی) کی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد فرمائی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں تعالٰی فعل اپنے فاعل سے ملکر حال ہوا ذوالحال حال ملکر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا) یہی نیا سُر ہے جسکو ٹائیٹل پیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ ملکر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجرورات میں سے کوئی مجرور

(۵) صفحہ ۱۰ پر (اشتریت الفرس بسرجہ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** فراموش کردہ نحو میر یہاں پر یاد آگئی اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ (اشتریت الفرس بسرجہ) میں وہی (اشتریت) ہے جسکو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بعتُ) کیساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتریت وہ نہیں کیونکہ اشتریت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جسکے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود۔ اسیواسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

(۶) اسی صفحہ پر (واللہ لا فعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیکر لا فعلن کا متعلق (ظرف لغو) قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (کذا) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو لا فعلن فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیہ میں صفحہ ۴ پر فرمایا (لان الکاف مع مجرورہ یکون ظرفاً مستقراً لا لغواً کما فی حاشیۃ انوار التنزیل للمولی الشہاب)

(۷) صفحہ ۱۱ پر (ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے (بایدیکم) جار مجرور کو

لَا تَلْقُوْا فعل سے متعلق قرار دیا ہے اَقُوْلُ یہ غلط اور ہائے زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ وجہ یہ کہ حرف جر زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اُسکے معنی اپنے مدخول تک پہونچاتا ہے۔ اور حرف جار زائد پہونچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا۔ نحوی مسائل سمجھنے کیلئے شئی لطیف کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا تھا۔ نحویاں را مغز باید چوں شہاں۔ تسکین خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سن لیجئے جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع صفحہ ۱۰۸ ج دوم میں فرمایا۔

(ولا یتعلق) من حروف الجر (زائد) کالباء ومن فی کفیٰ باللّٰہِ شَہِیْدًا وھل من خالق غیر اللّٰہ وذلک لان معنی التعلق الارتباط المعنوی والاصل ان افعالًا قصرت عن الوصول الی الاسماء فاعینت علی ذلک بحروف الجر والزائد انما دخل فی الکلام تقویۃ وتوکیدًا ولم یدخل للربط (الا اللام المقویۃ) فانھا تتعلق بالعامل المقوی نحو مصدقًا لما معھم وفعال لما یرید وان کنتم للرؤیا تعبرون لان التحقیق انھا لیست زائدۃ محضۃ لما تخیل فی العامل من الضعف الذی نزل منزلۃ القاصر ولا معدیۃ محضۃ لاطراد صحۃ اسقاطھا فلھا منزلۃ بین منزلتین (وقول الحوفی) فی اعرابہ (ان الباء فی) الیس اللّٰہ (باحکم الحاکمین متعلق وھم) ای غلط نشاء عن ذھول اھ ذات شریف نے یہی تفضیل اسی صفحہ پر (ردف لکم) کی ترکیب میں فرمائی ہے جو لام زائدہ کی مثال ہے۔ اور مزید براں یہ کہ (ردف) کا فاعل (ھُوَ) ضمیر مستتر بیان فرمایا ہے حالانکہ وہ لفظ (بعض) ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ سورہ نمل شریف میں پوری آیت یوں ہے۔ قُلْ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ رَدِفَ لَکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ ان دونوں آیات کی ترکیب میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ہر دو حرف جار زائد کو ظرف لغو قرار دیا ہے جو قابل تقلید نہیں۔

نحوی ترکیب میں دیوبندی بدعت

(۸) صفحہ ۱۲ پر (مِنْ وَھِیَ لِابتداء الغایۃ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو معطوف علیہ اور (و) کو حرف عطف اور (ھِیَ) کو معطوف قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ اس واو کو حرف عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں سَیِّئَہ ہے۔ کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو اور یہاں پر (ھِیَ) کو (مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے۔ قول کافیہ والمعطوف فی حکم المعطوف علیہ الخ کی شرح کرتے ہوئے شارح رضی نے فرمایا۔ فالمقصود ان المعطوف یجب ان یکون بحیث لو حذف المعطوف علیہ جاز قیامہ مقامہ اھ (ترتیب ابو سعیدی) بلکہ (مِنْ) مبتدائے اول ہے اور (ھِیَ) مبتدائے ثانی جو اپنی خبر لابتداء الغایۃ سے ملکر مبتدائے اول کی خبر ہے اور یہ (و) زائدہ ہے عاطفہ نہیں جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (مِنْ) کو مبتدائے اول قرار دینے کی صورت میں اسکو زائدہ تحریر فرمایا ہے۔

(۹) اسی صفحہ پر اخذت مِنَ الدَّرَاھِم ای بعض الدَّرَاھِم کی ترکیب میں (اخذت مِنَ الدراھم) جملہ کو مُفَسَّر اور (بعض الدَّرَاھِم) مفرد کو مُفَسِّر قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ دیوبندی بدعت بھی سیئہ ہے کیونکہ (ای) حرف تفسیر جملہ کی جملہ کیساتھ اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ نہ مفرد کیساتھ جملہ کی تفسیر کیلئے۔ بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (مِنَ الدَّرَاھِم) کو مفسَّر اور (بعض الدَّرَاھِم) کو مفسِّر قرار دیا جائے جیسا کہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے کیونکہ بر تقدیر تفسیر المفرد بالمفرد (ای) کے ماقبل کے لئے اُس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے۔ چنانچہ ھمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۷ میں ہے (ای) بالفتح والسکون حرف (للتفسیر بمفرد) نحو عندی

عسجد (ای ذہب وغضنفر ای اسد (فتالیھا) عطف (بیان) علیٰ مَا قبلھا (او بدل) منہ اھ اور عطف بیان وبدل کا اپنے معطوف علیہ اور مبدل منہ کیساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے خواہ لفظی اعراب میں یا تقدیری میں یا محلی میں۔ دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو یا مختلف۔ یہانپر اگر صرف جار کو مفسّر قرار دیا جائے تو اُس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا۔ اور جار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے مگر مساحۃً اور وہ بھی جبکہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہانپر (اخذت) عامل مذکور ہے تو (مِن الدراھم) مجموعہ کیلئے بھی اعراب نہ ہوا۔ پس (مِنَ الدَّرَاھِم) مجموعہ کو بھی مفسّر قرار دینا درست نہیں غرضکہ کسی طرح ٹھیک نہیں بیٹھتی۔ بفضلہ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے جسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ اُس کے پیش نظر (ای) یہانپر تفسیر الجملہ بالجملہ کے لئے ہے۔ حَاشیۃ الصبّان علی الاشمونی جلد ثانی صفحہ ۸۰ اپر ہے

وَالتحقیق ان ذلک المتعلق انّما یعمل فی المجرور وانہ الّذِی فی محل نصب بالمتعلق بمعنی انہ تقیضی نصبہ لو کان متعدّیًا الیہ بنفسہ فتعلق المجرور بہ تعلق عمل واما الجار فلا عمل للمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ او مرادھم تعلق الایصال لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط۔ ھذا اذا لم یقع عوضًا عن العامل المحذوف والاحکم علیٰ مجموعھما باعراب العامل رفعًا نحو زید فی الدار ونصبًا نحو خرج زید بثیابہ او جرا نحو مررت برجل من الکرام افادہ الدمامینی وغیرہ۔ اور مجموعہ جار مجرور کیلئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحۃ ہوتا ہے جسکو اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں۔ وَقد علم مِن ھذا التحقیق ان جعلھم مجموع منذ خبرین علی التسامح الشائع فی اعراب نحو زید فی الدار بقولھم زید مبتدأ وفی الدار خبر۔ وان الخبر فی الحقیقۃ متعلق مذ ومنذ علی الراجح اھ

(۱۰) صفحہ ۱۳ پر (نحو قولہ تعالیٰ۔ فاجتنبوا الرجس مِنَ الاوثان ای الرجس الّذِی ھُوَ الاوثان اور نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم مِن ذنوبکم اور نحو قولہ تعالیٰ وَلا تاکلوا اموالھم الیٰ اموالکم ای مع اموالکم۔ کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سُر الاپا ہے۔ کہ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا۔ بلکہ آخر کتاب تک اُسی سُر میں بولے ہیں۔ اور فاجتنبوا الرّجس مِنَ الاوثان کو جملہ قرار دیکر مُفسّر اور الرجس الّذِی ھُوَ الاوثان کو مُفسِّر۔ اسی طرح لا تاکلوا اموالھم الیٰ اموالکم میں الیٰ اموالکم کو مُفسّر اور مع اموالکم کو مُفسِّر قرار دیا ہے۔ اور یغفر لکم مِن ذنوبکم میں (مِن) زائدہ کو متعلق۔ اور نحو سرت مِنَ البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ۔ اور الیٰ لانتھاء الغایۃ فی المکان) کی دو ترکیبیں کی ہیں۔ دوسری میں انتھاء الغایۃ کو موصوف اور فی المکان کو (کائنۃ) نکرہ کے متعلق قرار دیکر اُس نکرہ کو انتھایۃ الغایۃ معرفہ کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے نحو میر یاد نہ ہونے کی تائید ہوتی جارہی ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۱) صفحہ ۱۴ پر (قد یکون مَا بعدھا داخلا فی مَا قبلھا میں (داخلاً) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (داخلاً صیغہ اسم فاعل اسمیں ضمیر ھُوَ مستتر جو کہ راجع ہے۔ مَا موصول کی طرف اسکا نائب فاعل) **اقول** سُبحان اللہ یہ دیوبندی نحو دانی ہے کہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل بتدی بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا پھر اسی صفحہ پر (اذا قمتم الی الصّلوٰۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اذا حرف شرط) جس سے ناظرین کو باور کرایا جارہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ عُلیا کے مدرس صاحب کو نحو میر تک یاد نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک اور دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ قد یکون مَا بعدھا داخلاً فی مَا قبلھا۔ کو جزائے مقدم اور ان کان مَا بعدھا من جنس مَا قبلھا کو شرط مؤخر قرار دیکر فرماتے ہیں۔ (جزائے مقدم اور شرط مؤخر ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) **اقول** ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے تو جملہ کی کسی قسم کو (جملہ شرطیہ جزائیہ) کیساتھ موسوم کیا نہیں تو ایجاد بندہ ہے یا بندی

(۱۲) صفحہ ۱۵ پر (سرت البلد حتی السُّوق) کی ترکیب میں (البلد) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سرت) فعل متعدی نہیں حتی کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو یہ مفعول فیہ ہے اور (قرأت ودعوت حتی الدعاء ای مع الدعاء) کی ترکیب میں وہی یوبندرٹ اختیار فرمائی ہے کہ حتی اللہ مفسر مع اللہ علامتِ فعل

(۱۳) صفحہ ۱۶ پر (فلا یقال حتاہُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (حتی) جار (ہ) مجرور۔ جار مجرور ملکر بحکم لفظ وانہ نائب فاعل ہوا۔ اقول یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو۔ جار مجرور ملکر نائب فاعل نہ کہا جائے گا بلکہ مجرور کیساتھ بروقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حتاہ) نائب فاعل۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

(۱۴) صفحہ ۱۷ پر (نحو مَرَرْتُ علیہ بمعنی مررت بہ) کی ترکیب میں (مررت علیہ) کو جملہ قرار دیکر ذوالحال بنایا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے کیونکہ ذوالحال ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ اور جملہ اسم نہیں ہوتا پھر ذوالحال کیسے ہوگا۔ جس کو نحو میر تک یاد نہ ہو اسکی رسائی یہاں تک کیسے ہوسکتی ہے۔ ہم سے سُنئے اور یاد رکھئے۔ حاشیۂ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی بر حاشیۂ ملا عبدالغفور قدس سرہما زیر بحث خواص اسم صفحہ ۸۰ میں ہے (من جملتھا تاء التانیث المتحرکۃ ویاء النسبۃ وکونہ فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً وذاحال وتمییزاً ومثنی ومجموعاً ومنادیٰ ومصغراً ومکبراً اھ) صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۵) اسی صفحہ پر (ان کنتم علیٰ سفرٍ) کی ترکیب میں (علیٰ سفرٍ) کو (کائنۃٌ) کے متعلق قرار دیکر (کائنۃٌ) کو (کنتم) کی خبر بنایا ہے۔ اقولُ یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اسکے اسم کیساتھ تذکیر اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے۔ بلکہ اس کا متعلق (کائنین) بصیغۂ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔

(۱۶) صفحہ ۱۸ پر (لیس کمثلہ شیٔ) کی ترکیب میں (کاف) زائدہ کو (کائناً) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔ اقولُ یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کما مرّ مفصلاً۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو ظرف مستقر قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۷) صفحہ ۱۹ پر (نحو ما رأیتہ مُذ یومِ الجمعۃ او منذ یوم الجمعۃ) کی ترکیب میں (مذ یوم الجمعۃ) کو معطوف علیہ اور (منذ یوم الجمعۃ) کو معطوف قرار دیکر ما رأیتہ کے متعلق قرار دیا ہے۔ اقولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ من حیث اللفظ (مُذ) اور (مُنذُ) کی دو مثالیں مقصود ہیں نہ مِن حیث المعنی کہ لفظ نحو ان الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنی کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کما مرّ تفصیلہ۔ اور جار کا تعلق بروقت ارادہ معنی ہوتا ہے۔ منذ یوم الجمعۃ سے پیشتر (ما رأیتہ) بقرینۂ سابق اختصاراً محذوف کردیا ہے تو اصل میں (ما رأیتہ مُنذُ یوم الجمعۃ) مِن حیث اللفظ معطوف ہے اور (ما رأیتہ مذ یوم الجمعۃ) مِن حیث اللفظ معطوف علیہ ہے اور (او) بمعنی (و) ہے جیسے اس حدیث میں (فانّما علیک نبی او صدیق او شہید) جب شے پر مصاحب کا عطف بواسطہ (او) کیا جائے یا مؤکَّد پر مؤکِّد کا جیسے ومن یکسب خطیئۃ او اثماً میں ایک قول پر یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے جالس الحسن او ابن سیرین میں تو (او) بمعنی (و) ہوتا ہے (کذا فی الاشمونی) عبارت کتاب اور حدیث شریف از قبیل عطف مصاحب ہے۔ فتشکر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف معطوف علیہ قرار دیکر متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۸) اسی صفحہ پر (وَقَدْ تکونان بمعنی جمیع المدّۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (تکونان فعل مضارع تثنیہ مونث غائب فعل ناقص اسمیں ضمیر ھما مستتر جو کہ راجع ہے مذ و منذ کی طرف وہ اس کا اسم) اقولُ یہ غلط ہے اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ ذات شریف کو صرف میر بھی یاد نہیں ان ذات شریف کے متعلق ہمنے جو کچھ کہا یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پرخاش پر مبنی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر فاعل (ھما) مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے چنانچہ صرف میر صفحہ ۱۱ میں ہے۔ (وتا در تنصر و تنصران علامت غیبت و

حرف استقبال ست والف علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست)۔

(۱۹) اسی صفحہ پر (نحو مَا رأیته مذ یومین او منذ یومین) کی ترکیب میں بھی وہی سابق تضلیل فرمائی ہے جسکی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا شُر

(۲۰) صفحہ ۲۰ پر (الا نکرۃ موصوفۃ) اور (الّا فعلا مَاضیا) اور (الّا علی الاسم الظاھر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الّا) حرف استثنا لغو **اقولُ** یہ ذات شریف نے نحوی ترکیب میں دوسرا نیا شُر اختیار کیا ہے اور آخر کتاب تک اسی شُر میں بولے ہیں۔ اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثنا) کیساتھ قرار دیں یا (حرف) کیساتھ دونوں صورتیں لغو ہیں۔ نحویوں کی زبان میں نہ الّا (حرف لغو) کہلاتا ہے نہ استثنا (استثنائے لغو) یہ خاص دار العلوم شریف کی بولی ہے جسکی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر بایں الفاظ پیش فرماتے ہیں (واو قسم کیلئے تین شرطیں ہیں [۱] ایک حذف فعل۔ دوسرا [۲] یہ کہ قسم اندر سوال مستعمل نہیں ہوتا الخ تیسرا [۳] یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا الخ) ناظرین آپنے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کے لئے استعمال فرمارہے ہیں جو اردو زبان میں مونث مستعمل ہے۔

(۲۱) صفحہ ۲۱ پر (وَقَد تکون بمعنی رب) کی ترکیب میں (بمعنی رب) کو (مستعملٌ) مقدر کے متعلق کر کے اسکو (تکون) کی خبر قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر (تکون) کے اسم کیساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے۔ اور (مستعملٌ) مونث نہیں۔

(۲۲) اسی صفحہ پر (نحو وعَالم یعمل بعلمہ) کی ترکیب میں (یعمل بعلمہ) کو (عَالم) کی صفت کر کے (وعَالم) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے۔ جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے۔ کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے یا جملہ۔ اور جار مجرور نہ اسم ہیں نہ جملہ۔

(۲۳) صفحہ ۲۲ پر (واللہ لا زیدٌ فی الدار ولا عمرو) کی ترکیب میں دونوں (لا) کو نفی جنس کا فرما کر (زیدٌ) اور (عمرو) کو ان کا اسم قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ اور یہ اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ لائے نفی جنس کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل نہیں کرتا پھر اس کیلئے اسم کیسے ہوگا۔ اگر یاد نہ ہو تو سنئے۔ نحو میر صفحہ ۱۸ میں ہے (و اگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفہ دیگر لازم باشد ولا ملغی باشد یعنی عمل نکند و آں معرفہ مرفوع باشد بابتدا چوں لا زیدٌ عندی ولا عمرو)

(۲۴) اسی صفحہ پر (فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ فان کانت مثبتۃ وجب ان تکون مصدرۃ بان او لام الابتداء) کی ترکیب میں (اسمیۃ) اسم منسوب کو بغیر ضمیر مرفوع (جملۃ) کی صفت قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے۔ بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل (منتسبٌ) ہو کر اسم فاعل کی طرح اور بعض کے نزدیک بتاویل (منسوب) ہو کر اسم مفعول کی طرح۔ اسکے مرفوع کو بر تقدیر اول فاعل اور بر تقدیر دوم نائب فاعل کہتے ہیں۔ تو جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کیساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے۔ اسی طرح اسم منسوب کے ساتھ ترکیب میں اسکے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش یقین نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد الشافیۃ میں زیر ترکیب (فالعدلُ خروجہ عن صیغتہ الاصلیۃ) صفحہ ۲۳ پر فرمایا (ومَا اشتھر بین المعربین من ان الاصلیۃ صفۃ لصیغۃ بلا ضمیر نائب الفاعل فمسامحۃ او غلط فاحش بیقین کمَا مرّ التفصیل نقلاً عن شرح المفتاح للسید الشریف فاحفظہ فانہ ینفعک فی مواضع شتی) انکے نزدیک (اسم یائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے نظر بر آں اُس کیلئے نائب فاعل بیان فرمایا۔ اور ھمع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا (اذ یلحقہ ثلث تغییرات لفظی [۱] وھو

کسر ما قبل الیاء وانتقال الاعراب الیھا۔ ومعنوی[۲] وھو صیرورتہ اسماً لم یکن لہ و حکمی[۳] وھو رفعہ لما بعدہ
علی الفاعلیۃ کالصفۃ المشبہۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد
ذلک فیہ وان لم یکن مشتقاً وان لم یرفع الظاہر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق)
ان کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِب) ہے لہذا اُس کیلئے فاعل بیان فرمایا۔ اور (فان کانت مثبتۃ) کی (فا) کو حرف تفصیل لکھا ہے۔ **اقولُ**
یہ غلط ہے کیونکہ یہ (فا) نحات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اسکو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کیلئے جزا ہوتا ہے۔
(۲۶) صفحہ ۲۳ پر بھی (وان کان جوابہ جملۃ فعلیۃ فان کانت مثبتۃ) کی ترکیب میں (فعلیۃ) اسم منسوب کو بدون ضم مرفوع صفت
قرار دیا ہے اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل۔ اسکے علاوہ۔

تیسرا نیا سُر

یہ اختیار فرمایا کہ (ان کان جوابہ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے۔ اسکو جزائیہ کہنے
کی کوئی تک نہیں۔ نیز اسی صفحہ پر (واللہُ لا فعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور کہکر لا فعلن سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ سابق کی
طرح تفضلیل ہے۔ کیونکہ (کذا) جار مجرور نہیں۔ اسم کنا یہ ہے۔
(۲۷) اسی طرح صفحہ ۲۴ پر (وان کانت منفیۃ فان کانت فعلاً ماضیاً الخ) کی ترکیب میں (ان کانت منفیۃ الخ کو جملہ شرطیہ
جزائیہ۔ اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل اور (واللہ ما افعلنّ کذا) اور (واللہِ لا افعلن کذا) اور (واللہ لن افعلن کذا)
کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔
(۲۸) صفحہ ۲۵ پر (ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ) کی ترکیب میں (وقعت) کی ضمیر مستتر کا مرجع جملۃ قرار دیا ہے
اَقُولُ یہ غلط ہے ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع (اَلّتِیْ) ہے۔
(۲۹) اور (جوابہ) کو (وقعت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط کہ (وقعت) فعل متعدی نہیں بلکہ (وقعت) معنیٰ
(صارت) کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور (جوابہ) خبر کما فی الفوائد الشافیہ ص۴۱۔
(۳۰) صفحہ ۲۶ پر (والفاعل فیھا ضمیر مستتر) کی ترکیب میں (مستتر) کو اسم فاعل تحریر کرکے اسمیں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار
دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔
(۳۱) اسی صفحہ پر (تعیّنتا للفعلیۃ) کی ترکیب میں (ھیَ) ضمیر مستتر کو اُسکا فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بدو وجہ اول
اسلئے کہ صیغۂ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونیکے کیا معنی۔ دوم اسلئے کہ ماضی کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر بارز فاعل
ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر باور نہو تو سُنئے۔ صرف میر منا میں ہے (والف در نصرتا علامت تثنیۂ مونث
وضمیر فاعل ست)۔

النوع الثانی

(۳۲) صفحہ ۲۷ پر (وھیَ تدخل علی المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (ھیَ) کو مبتدا بنا کر (تدخل) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع
(حروف) قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئیگا بلکہ (ھی) مستتر کا مرجع (ھیَ) بارزہ ہے۔

(۳۳) صفحہ ۲۸ پر (وھیَ للتشبیہ) کی ترکیب میں (للتشبیہ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مستعمل) بصیغۂ مذکر نکال کر اُسکو (ھِیَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ھِیَ للاستدراک) اور (ھِیَ للتمنی) کی ترکیب میں۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ خبر کی (ھِیَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی۔ جو واجب ہے۔ بلکہ اس کا متعلق صیغۂ مؤنث نکالا جائے گا۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (تکونان متغایرتین) کی ترکیب میں (متغایرتین) کو اسم فاعل تحریر کرنے کے باوجود اُس میں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کما مَرَّ۔ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۵) صفحہ ۲۹ پر بھی (ھِیَ للترجی) کی ترکیب میں (ھِیَ) کو مبتدا قرار دیکر (للترجی) کو (مستعمل) کے متعلق قرار دیکر اسکو خبر (ھِیَ) قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مَرَّ۔

(۳۶) اسی صفحہ پر (یستعمل فی الممکنات کما مَرَّ) کی ترکیب میں (کما مَرَّ) کو (یستعمل) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کہ کاف حرف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مَرَّ

(۳۷) اسی صفحہ پر (فلا یقال لعلّ الشَّبَابَ یعود) کی ترکیب میں (لعلَّ الشَّبَابَ یعود) کو بایں طور جملہ انشائیہ بناکر کہ (اَلشَّبَاب) اسم (لعل)۔ اور (یعود) خبر (لا یقال) کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ** ۔ یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اسکے معنی مراد ہو سکتے ہیں نہ اسکے اجزا کو اسم و خبر قرار دیا جائے گا۔ پھر ترکیب کیسی صرف یہ کہیں گے کہ لفظ (لعل الشَّبَاب یعود) نائب فاعل۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے الفوائد الشافیہ صفحہ ۴۱ میں کافیہ کے قول زیر بحث مرفوعات وَامتنع ضربَ غلامہ زیداً۔ کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا (وَ عاطفۃ۔ امتنع ماضٍ۔ ضربَ غلامہ زیداً۔ مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل امتنع وھُوَ معہ جملۃ فعلیۃ لا محل لھا عطف علی جملۃ جاء زید ولما کان ھذا اللفظ ممتنع القول لا یراد معناہٗ و لا یعرب اجزائہ کما توھمہ بعض الطلبۃ)

النوع الثّالث

(۳۸) صفحہ ۳۰ پر (ترفعان الاسم) کی ترکیب میں اور (تنصبان الخبر) کی ترکیب میں دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل (ھُمَا) بیان کی ہے **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کما مَرَّ مزید برآں یہ کہ جملہ اولیٰ کو معطوف علیہ اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دیکر بایں شعر بولتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات شریف کو نحوی ترکیب سے اصلا مس نہیں۔ کیونکہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں۔ جن میں ان کا ماقبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النّوع الرّابع

(۳۹) صفحہ ۳۱ پر (وَھِیَ بمعنی مع) اور (ھِیَ للاستثناء) کی ترکیب میں (ھِیَ) کو مبتدا بنا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر (مستعمل) بصیغۂ مذکر قرار دیا ہے **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کما سَبَق۔

(۴۰) اسی صفحہ پر (ھٰذہ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم اذا کانَ مضافاً الیٰ اسم آخر) کی ترکیب میں (ھٰذہ الحروف الخمسۃ) کو مبتدا۔ اور (تنصب الاسم) کو جزائے مقدم اور (اذا کانَ مضافاً الیٰ اسم آخر) کو شرط مؤخر بنا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

اقولُ - یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہاں پر (اِذَا) معنی شرط کو متضمن نہیں بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے۔ اور مابعد کی طرف مضاف۔ اور (تنصب) خبر مبتدا کا مفعول فیہ۔ (اِذَا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئیگا جو خلاف اصل ہے جسکا ارتکاب بلاضرورت نہیں کیا جاتا اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔

(۴۱) صفحہ ۳۲ پر (هِيَا شريف القوم) اور (اي افضل القوم) کی ترکیب میں (شریف) اور (افضل) دونوں صفت کے صیغوں کو بغیر ضمیر فاعل لکھا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کما مضیٰ۔ ان دونوں کی صحیح ترکیب البشیرُ الکامل میں دیکھی جائے۔

النّوع الخامِس

(۴۲) صفحہ ۳۳ پر (اسلمت اَنْ ادخل الجنّة) اور (اسلمت اَنْ دخلت الجنة) کی ترکیب میں (اَنْ اَدْخُلَ الجنّة) اور (اَنْ دخلت الجنة) کو (اسلمت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کیونکہ (اسلام) بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں۔ اور یہ (اسلمت) باین معنی (اسلام) سے مشتق ہے۔ اور صحیح بات یہ کہ اس (اَنْ) سے پیشتر (لام) حرف جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو (اَنْ) اور (اَنَّ) سے پیشتر نحوی قیاسی کہتے ہیں۔

(۴۳) اسی صفحہ پر (اصلها اَلَا اَنْ عند الخليل) کی ترکیب میں (لَا اَنْ) کو ذو الحال اور (عند الخليل) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے ورنہ (اصلها) مبتدا پر (لَا اَنْ) خبر مقید کا حمل درست نہ رہے گا۔ اور صحیح ترکیب یہ کہ (عند الخليل) مبتدائے محذوف (هُوَ) کی خبر ہے۔ اور یہ ترکیب بھی کر سکتے ہیں کہ (عند الخليل) کو نسبت کا ظرف قرار دیں جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ کمافی الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۱۰۔

(۴۴) اسی صفحہ پر (ای یکون ما قبلها سببًا لما بعدها) کی ترکیب میں (قبلها) اور (بعدها) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَا) کو قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے بلکہ (کَیْ) اس کا مرجع ہے۔

(۴۵) صفحہ ۳۴ پر (اسلمت کَیْ ادخل الجنّة) کی ترکیب میں (ادخل الجنّة) کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر (اسلمت) کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جملہ مفعول لہٗ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مفعول لہٗ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں۔ ایک (اسلمت) اور دوسرا (کَیْ اَدْخُلَ الجنّة) اور یہ جملہ معللہ ہے۔ کمافی الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۹۹۔

(۴۶) اسی صفحہ پر (فانّ الاسلام سبب لدخول الجنّة) کی ترکیب میں (سبب) کو مصدر قرار دیکر (لدخول الجنة) کو اس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے اسلئے کہ (سبب) مصدر نہیں۔ ورنہ (الاسلام) پر حمل درست نہ ہوگا۔ کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا بلکہ (سبب) بمعنی مَا یتوصل بہ الی غیرہ ہے یعنی (ذریعہ) اور (لدخول الجنة) ظرف مستقر ہو کر اُسکی صفت ہے۔

النّوع السّادس

(۴۷) صفحہ ۳۵ پر (مثل لم یضرب بمعنی ماضرب) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (مثل مضاف لم یضرب (مراد لفظ) متعلق کائنٌ کے ہو کر مبتدا) **اقولُ** - یہ غلط بلکہ مجنونانہ بڑ ہے۔

(۴۸) صفحہ ۳۶ پر (وهي ضد كلام الامر اي لطلب ترك الفعل) کی ترکیب میں (ضد كلام الامر) کو مفسّر اور (لطلب ترك الفعل) کو (ثابتة) مقدر سے متعلق کر کے (ثابتة) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے اور مابعد عطف بیان یا بدل کما مرّ عن الہمع۔ اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کیساتھ تعریف و

تنکیر اور تذکیر و تانیث میں مطابق ہو۔ یہاں پر مطابقت نہیں کہ (ثابتۃ) نکرہ اور مؤنث ہے۔ اور (ضد کلام الامس) معرفہ اور مذکر۔ اشمونی شرح الفیہ کے قول (کاجمعا ئھم) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۶۴ میں فرمایا۔ (ای علی وجوب مطابقۃ البیان والمبین تعریفاً و تنکیراً و افراداً وغیرہ۔ وتذکیراً وغیرہ اھ) تو (ثابتۃ) کا عطف بیان ہونا باطل ہوا۔ اور بدل کیلئے اگرچہ تعریف و تنکیر میں مطابقت واجب نہیں مگر تذکیر و تانیث میں واجب ہے چنانچہ اشمونی جلد سوم صفحہ ۹۸ میں ہے۔ (وامّا الافراد والتذکیر واضدادھما فان کان بدل کل وافق متبوعہ فیھا مالم یمنع مانع من التثنیۃ والجمع اھ) یہاں پر (ثابتۃ) مؤنث ہے اور (ضد) مذکر۔ تو اس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کہہ گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ (ای) یہاں پر تفسیر الجملۃ بالجملۃ کے لئے ہے اور الطلب ترک الفعل ظرف مستقر ہو کر (ھی) محذوف مبتدا کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ مفسرہ۔

(۴۹) صفحہ ۳۷ پر (وتسمی الاولی شرطاً والثانیۃ جزاءً) کی ترکیب میں (الثانیۃ) کو فعل مقدر تسمی کا نائب فاعل اور (جزاءً) کو اسکا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ تقدیر تسمی کی طرف ضرورت داعی نہیں اور تقدیر بدون ضرورت خطا ہے۔ صحیح یہ کہ (الثانیۃ) کا عطف (الاولیٰ) پر ہے اور (جزاءً) کا (شرطاً) پر۔ الفوائد الشافیۃ صفحہ ۲۸ میں ہے (وفیہ تقدیر شی بلا اقتضاء وھو مدخول کما فی مغنی اللبیب۔

النوع السّابع

(۵۰) صفحہ ۳۸ پر (حال کونھا مشتملۃ) کی ترکیب میں (مشتملۃ) کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۱) صفحہ ۳۹ پر (ویکون الفعل الاول سبباً للفعل الثانی) کی ترکیب میں (سبباً) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے۔ اور (وتسمی الاول شرطاً والثانی جزاءً) کی ترکیب میں سابق کی طرح (الثانی) اور (جزاءً) کو تسمی محذوف کا نائب فاعل اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مرّ آنفاً۔

(۵۲) اسی صفحہ پر (فالجزم واجب فی المضارع) کی ترکیب میں (واجب) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کما سبق آنفاً۔

(۵۳) اسی صفحہ پر (وھو لا یستعمل الّا فی ذوی العقول) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لا یستعمل) میں ضمیر (ھی) مستتر ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ (لا یستعمل) صیغۂ مذکر ہے اور (ھی) ضمیر مؤنث اور صیغۂ مذکر میں ضمیر مؤنث پوشیدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اسمیں ضمیر مستتر (ھو) ہے۔

(۵۴) صفحہ ۴۰ پر (نحو من یکرمنی اکرمہ) کی ترکیب میں (مَن) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ یہ نہیں سوچا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہو رہی ہے اور یہ مثال (مَن) جازمہ کی ہے۔ ہر ہر صفحہ اسی قسم کی خرافات سے لبریز ہے۔ ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں۔ ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے نہ اتنی فرصت۔ ابتک جو خرافات ظاہر کی گئیں اور آئندہ جو ظاہر کی جائینگی بطور نمونہ ہیں۔ تاکہ ناظرین کو دار العلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے مدرس مولوی ظہور احمد صاحب کی نحو دانی معلوم ہو جائے۔

(۵۵) اسی صفحہ پر (ما تشترا اشتر) کی ترکیب میں (ما) کو شرطیہ قرار دیکر چھوڑ دیا ہے اُس کیلئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ (ما) یہاں پر مبتدا مرفوع محلاً۔ اور (تشترا اشتر) شرط و جزا ملکر اُس کی خبر ہے۔

(۵۶) اسی صفحہ پر بشیر (وھو لا یستعمل الّا فی غیر ذوی العقول) کی ترکیب میں فرمایا۔ (غیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر متعلق ہوا

(لا یستعل فعل کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے مبتدی بھی سُنکر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے کہ اُس سے پیشتر (فِي) حرف جار موجود اور یہ مجرور واقع ہوا ہے علاوہ ازیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں نہ اسم کو۔

(۵۷) صفحہ ۴۱ پر (متیٰ تذھب اذھب) کی ترکیب میں (متیٰ) کو حرف شرط فرمایا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ اتنا نہ سوجھا کہ (متیٰ) کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے۔ پھر حرف کیسے ہوگا۔

(۵۸) اسی صفحہ پر (اینما تمش امش) کی ترکیب میں (اینما) کو حرف شرط فرمایا۔ **اقول** یہ بھی غلط کا سمائے جازمہ بیان ہو رہے ہیں اُنہیں میں سے یہ بھی ہے اگر ضعف بصر کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہئے تھا۔ مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(۵۹) صفحہ ۴۲ پر (مھما تذھب اذھب) اور حیثما تقعد اقعد) کی ترکیب میں (مھما) اور (حیثما) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا۔ اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں۔ اسی طرح صفحہ ۴۱ پر (آنّیٰ تکن اکن) کی ترکیب میں (آنّیٰ) کو اسم جازم کہکر چھوڑ آئے ہیں۔ محل اعراب بیان نہیں کیا۔ وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۰) صفحہ ۴۳ پر (اذ ما تفعل افعل) کی ترکیب میں (اذ ما) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا ہے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بر قول شارح علیہ الرحمۃ (ما) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلاً ہے اور بر قول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔

النوع الثامن

(۶۱) صفحہ ۴۴ پر (اذا رکب مع احد او اثنین او ثلث او اربع الخ) کی ترکیب میں (اذا) کو ابتداءً فرمایا (اذا) اسم ظرف متضمن معنی شرط) پھر ذات شریف نے اسکی شرط و جزا بیان نہیں کی۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اذا) معنیٰ شرط کو متضمن نہیں۔ بلکہ ظرفیت محضہ کیلئے ہے۔

(۶۲) اسی صفحہ پر (ان کان مونثا فتقول احدی عشرۃ امراۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ زمخشری اور اُن کے متبعین کے نزدیک شرط و جزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ کما فی الھمع صفحہ ۱۳ جلد اول۔ اور خود ان ذات شریف نے اسی کتاب ایضاح العوامل کے مقدمہ میں صفحہ ۲ پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دیکر فرمایا (اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا۔ کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوسرا فعلیہ۔ اس لئے کہ ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے۔ اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے۔ حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) اے سُبحان اللہ۔ آپ اور تدقیق نظر۔ اور وہ بھی باوجود ضعف بصر۔ ماشاءَ اللہ۔ جسکو نحو میر اور صرف میر تک محفوظ نہوں وہ تدقیق نظر کرے۔ استغفر اللہ۔ ایں خیال ست و محال ست و جنوں۔ اگر باور نہو تو سُنئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ (ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے) اولاً اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ بصری اور کوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا۔ اُس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی۔ یہ تو پہلے سے اُن کا قول تھا ہی۔ صدہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی اُسکو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو ہماسی کا نام تدقیق نظر ہے۔ لَاحَولَ وَلَا قوۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العلیِّ العظیم۔ مگر ہمیں اسپر بھی تعجب نہیں کہ دار العلوم دیوبند میں پہلے سے یہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ سابقہ حواشی و شروح کو طبع کرا کر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں۔ تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دار العلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جارہی ہیں۔ چنانچہ اسی دار العلوم دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں مگر آخر میں تحریر کر دیا۔ اعزاز علی عفرلہ۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے

حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔ ثانیاً اگر بصری اور کوفی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ۔ اسمیہ۔ ظرفیہ۔ تین قسمیں کیوں قرار دیں دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا۔ کیا آپ کی طرح اُن کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا کہ قسیم شے کو اصل میں شی قرار دیگئے۔ استغفر اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ذات شریف جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے۔ اب ہم سے سُنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۴ میں ہے (والظرفیۃ) المصدرۃ بظرف او مجرور نحو اعندک زید وافی الدار زید اذا قدرت زیداً فاعلاً بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولا مبتدأ مخبراً عنہ بھما) یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے اعندک زید اور افی الدار زید جبکہ ان مثالوں میں زید کا رافع ظرف اور جار مجرور کو قرار دیں نہ استقرار محذوف کو (ورنہ فعلیہ ہوجائے گا اگر استقر فعل مقدر مانا اور اب اصل عبارت یوں ہوگی أ استقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع فعل استقر ہے یا اسمیہ ہوجائیگا اگر مستقر اسم فاعل مقدر مانا۔ اور اب اصل عبارت یوں ہوگی۔ امستقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع مستقر اسم فاعل ہے اور یہ جملہ اسمیہ اسلئے ہوا کہ مثال مذکور میں (مستقر) مبتدا کی قسم ثانی ہے اور (زید) فاعل قائم مقام خبر) اور نہ زید کو مبتدا مؤخر اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا نہ ظرفیہ) چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور کا عمل اعتماد کیساتھ مشروط ہے۔ کہ اُن سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسند الیہ یا ذو الحال۔ نہ کوفیہ کے نزدیک اور نہ اخفش کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں۔ نظر برآں دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا تاکہ مثالیں اتفاقی ہوجائیں۔ اب تو ایمان لے آیئے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ نہ اسمیہ بلکہ قسم مستقل ہے۔ ثالثاً جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت اخفش کی جانب غلط۔ اس کے موجد آپکے دینی مورثِ اعلیٰ یا یں معنی کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے۔ خیر یہ اخفش۔ زمخشری سے کیئے۔ سو سال مقدم ہیں۔ انکی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی اور زمخشری کی ۵۳۸ھ میں۔ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ ھمع الھوامع ج ۱ صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں (وزاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیۃ) اور زمخشری وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا۔ اگر اضافہ کرنیوالے یہ اخفش تھے تو زمخشری کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے۔ جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے کیونکہ ایسے مقام علماء متقدم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتنا نہیں سوجھا کہ یہ اخفش نحات بصریین سے تھے۔ جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ جسکو زمخشری نے شرطیہ کیساتھ موسوم کیا۔ وہ اُن کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے۔ اور یہ تسمیہ اُن کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا۔ اسی واسطے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے ھمع الھوامع میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔ (والصواب انھا فعلیۃ۔ تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہو۔ ورنہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح کے پیش نظر زمخشری کا تخطئہ درست نہوگا تخطئہ کے باوجود ترکیب میں بھی اصطلاح حادث رائج ہوگئی چنانچہ الفوائد الشافیہ میں اسی پر عمل فرمایا اور انکی اتباع میں ہمنے بھی اُسی کو اختیار کیا ہے۔ الغرض جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد مدقق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ (حرف شرط داخل ہوجانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۶۳) صفحہ ۴۵ پر (وطریق ترکیب غیرھا الی تسع مع عشر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الی حرف جر۔ تسع مجرور دونہ جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا مصدر کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہوکر (غیرھا) سے حال ہے۔ فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک رسائی نہیں ہوئی۔ ورنہ (لاُضلنّھم) کا مصداق نہ بنتے

(۶۴) اسی صفحہ پر (ان تقول فی المذکر ثلثۃ عشر رجلاً واربعۃ عشر رجلاً الی تسعۃ عشر رجلاً) کی ترکیب میں (الی تسعۃ عشر رجلاً کو (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہوکر (وما زاد علیھما) حرف عطف اور معطوف عہ

(۶۵) اسی صفحہ پر (بتانیث الجزء الاول) کو بھی (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہوکر (ثلثۃ عشر رجلاً) ؟

عہ مقدر عند التحقیق کے فعل (زاد) کی ضمیر فاعل سے حال ہے کیونکہ (الی) کے ماقبل کا ممتد ہونا ضروری ہے۔ اور یہ دونوں

...مورثِ اعلیٰ زمخشری معتزلی...

سے حال ہے۔

(۶۶) اسی صفحہ پر (وفی المؤنث ثلث عشرۃ امراءۃ واربع عشرۃ امرأۃ الی تسع عشرۃ امرأۃ بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (الی تسع عشرۃ امرأۃ) کو اور (بتذکیر الجزء الاول) کو باعتبار عطف اُسی (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہوکر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کہ اول حال اور دوم حال بعد حال۔ اور اسکو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(۶۷) صفحہ ۷۴ پر (وَاَمّا طریق الترکیب فی الواحد وَالاثنین الی تسع مع عشرون وَاخواتہ الی تسعین) کی ترکیب میں (الی تسع) کو اور (الی تسعین) کو (الترکیب) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بدُون عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر یاد نہو تو سُنئے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۳۴ میں ہے۔ وعدم تعلق الجارین لمعنی واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعیۃ واما علی طریق التبعیۃ فلا مانع مِنْ ذلک التعلق کما فی مررتُ بزیدٍ وبعمرٍو کما فی الاظہار

(۶۸) اسی صفحہ پر (فان کان الممیز مذکرا فتقول (الی) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (فتقولُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔

(۶۹) اسی صفحہ پر (وان کان الممیز مؤنثا فتقول (الی) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ (فان کان الممیز مذکرا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور (وان کان الممیز مؤنثا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اول ترکیب میں اصطلاح قدیم اور حادث دونوں مخلوط ہیں۔ اور ترکیب اول و دوم میں اُسی دیوبندی نئے سُر (جزائیہ) کا اختلاط جسکو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔

(۷۰) صفحہ ۷۴ پر (تقول فی الممیز المذکر (الی) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔

(۷۱) اسی صفحہ پر (وفی الممیز المؤنث تقول (الی) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ اور یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور لوحِ دل پر نقش کر لیجئے تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہوں۔

(۷۲) اسی صفحہ پر (ثلٰثۃ وعشرون رجلًا) کی ترکیب میں (ثلٰثۃ وعشرونَ) کو معطوف علیہ معطوف قرار دیکر بغیر ممیز بنایا ہے۔ اسی طرح (اربعۃ وَعشرونَ رجلًا) کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثلث وعشرون امرأۃ) کی ترکیب میں اور اسی طرح (اربع وعشرون امرأۃ) کی ترکیب میں۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بناکر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(۷۳) اسی صفحہ پر (وَعلیٰ ہٰذَا القیاس) کی ترکیب دوم میں (القیاس) پر الف لام عوض تنوین بتایا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تنوین تنکیر کیلئے اور دونوں میں منافات پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہوجائے گا۔ البتہ الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا میں (الاسماء) پر الف لام (المسمیات) مضاف الیہ کے عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے وَاشتعل الراس شیبا میں (الراس) پر الف لام یا ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے بیضاوی شریف صفحہ ۶۱ میں فرمایا۔ (اذ التقدیر اسماء المسمّیات فحذف المضاف الیہ لدلالۃ المضاف علیہ وعوض عنہ اللام کقولہ تعالیٰ۔ وَاشتعل الراس شیبًا) اور کبھی زائدۃ جیسے اسمائے موصولہ پر۔ اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا۔ (اَلْ فَعَلْتَ) بمعنی ہَلْ فَعَلْتَ۔

(۷۴) صفحہ ۴۸ پر (ان کان متضمنًا لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں فرمایا (متضمنًا اسم فاعل شبہ فعل ضمیر ھو مستتر اُس کا نائب فاعل
اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کما مَرَّ۔

(۷۵) اسی صفحہ پر (کم رجلًا ضربتہ) کی ترکیب میں (کم رجلًا) کو (ضربت) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اور (ضربتہ) کو اُس محذوف کی تفسیر۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ اور ذات شریف بالکل چوپٹ۔ ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں۔ اور شارح بننے کا شوق دامنگیر۔ یہاں پر (کم رجلًا) مبتدا ہے اور (ضربتہ) خبر۔ باور نہ ہو تو ھدایۃ النحو کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۶) اسی صفحہ پر (ان کان بینھما فاصلۃ) کی ترکیب میں (بینھما) کو (ثابتًا) محذوف کا ظرف بناکر (ثابتًا) کو خبر مقدم اور (فاصلۃ) کو (کان) کا اسم موخر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ (ثابتۃً) بصیغۂ مؤنث مقدر مانا جائیگا۔ ورنہ خبر کی اسم فعل ناقص کیساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۷۷) صفحہ ۴۹ پر (کم رجلٍ ضربتُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ضربت فعل ضمیر واحد متکلم انا اُس کا فاعل۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے ضربتُ میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے۔ (انا) فاعل نہیں۔ ذات شریف کی یہ تفضیل اس پر مبنی ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ عُلیا کے مدرس صاحب کو صرف میر یاد نہیں۔ سُنئے صرف میر صفحہ ۱ میں ہے۔ (و تائے مضموم در نصرتُ ضمیر واحد متکلم ست خواہ مذکر خواہ مؤنث و فاعل فعل ست)

(۷۸) صفحہ ۵۰ پر (ولا یکون متضمنًا لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں (متضمنًا) کو اسم فاعل بتاکر اُسمیں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔
اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کما مرَّ مِرارًا۔

النَّوعُ التَّاسِعُ

(۷۹) اسی صفحہ پر (وانما سمیت باسماء الافعال) کی ترکیب میں (باسماء) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سمیت) متعدی بدو مفعول ہے۔ مفعول ثانی پر (بائے) زائدہ آتی ہے اور حرف جر زائد متعلق نہیں ہوا کرتا۔ کما سبق۔

(۸۰) صفحہ ۵۱ پر (مثل رُوَیْدَ زیدًا ای امھل زیدًا) کی ترکیب میں (رُوَیْدَ زیدًا) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔ ھمع الھوامع جلد اول صفحہ ۱۲ میں ہے۔ (فالاسمیۃ التی صدرھا اسم کزید قائم وھیھات العقیق)

(۸۱) اسی صفحہ پر (دونک زیدًا) کی ترکیب میں (دونک زیدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے۔ اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۲) صفحہ ۵۲ پر (علیک زیدًا) اور (حیھل الصلٰوۃ) اور (ھا زیدًا) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما سبق آنفًا۔

(۸۳) صفحہ ۵۳ پر (وفاعلھا ضمیر المخاطب المستتر فیھا) کی ترکیب میں (المستتر) کو اسم فاعل بیان کرکے ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اور (ھیھات زید) کو جملہ فعلیہ۔ **اقولُ**۔ یہ سب غلط ہے۔ کما سبق۔

النوع العاشر

(۸۴) صفحہ ۵۴ پر (لانھا لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًا فلا تخلو عن نقصان) کی ترکیب میں (لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًا) کو جملہ فعلیہ بناکر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور (فلا تخلو عن نقصان) کو جزا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے جسکا صدور مبتدی سے بھی متصور نہیں۔

(۸۵) اسی صفحہ پر (علی الجملۃ الاسمیۃ ای المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (الجملۃ الاسمیۃ) کو مفسر اور (المبتدأ والخبر)

کو مفسِّر قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ بولی غلط ہے۔ جس میں ذات شریف کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں۔ جب کہ (ای) حرف تفسیر کا ماقبل اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل۔ اسیواسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے۔ ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسَّر اور مفسِّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں ھمع الھوامع کی عبارت گذر چکی ہے۔ اور مغنی اللبیب جلد اول صفحہ ۶۶ میں زیر بحث (ای) فرمایا (وحرف تفسیر تقول عندی عسجدٌ ای ذھبٌ وغضنفرٌ ای اسدٌ ومابعدھا عطف بیان علیٰ ماقبلھا او بدل اھ)

(۸۶) صفحہ ۵۵ پر (وھی قد تکون زائدۃ) کی ترکیب میں (قد تکون زائدۃ) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ افعال ناقصہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو تو سنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والفعلیۃ ھی التی صدرھا فعل کقام زیدٌ وضُرِب اللص وکان زیدٌ قائمًا وظننتہ قائمًا ویقوم زید وقُم)

(۸۷) صفحہ ۵۶ پر (ھو للانتقال ای لانتقال الاسم الخ) کی ترکیب میں (للانتقال) کو مفسَّر اور (لانتقال الاسم الخ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے یہاں پر (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے نہیں۔ ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل۔ اور (لانتقال الاسم الخ) نہ عطف بیان ہوسکتا ہے نہ بدل۔ کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ۔ اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں۔ بلکہ یہاں پر (ای) تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (لانتقال الاسم الخ) ظرف مستقر ہو کر (ھو) مبتدا محذوف کی خبر۔ اور مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّرہ۔

(۸۸) پھر ان مفسَّر اور مفسِّر کو (مستعملۃ) مقدر سے متعلق کرکے (مستعملۃ) کو (ھو) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کیساتھ مطابق نہ رہے گی۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔

(۸۹) صفحہ ۵۷ پر (وقد تکون تامّۃً بمعنی الانتقال الخ) کی ترکیب میں (تامّۃ) کو موصوف و (بمعنی الانتقال الخ) کو کائنًا مقدر سے متعلق کرکے (کائنًا) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔

(۹۰) اسی صفحہ پر (فھٰذہ الثلٰثۃ) کی ترکیب میں (ھٰذہ) کو اسم اشارہ اور (الثلٰثۃ) کو مشار الیہ فرمایا ہے۔ **اقولُ** یہ بولی بھی غلط ہے۔ بلکہ اسم اشارہ کے مابعد کو نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں۔

(۹۱) اسی صفحہ پر (باوقاتھا التی ھی الصّباح الخ) کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا۔ وہ یہ کہ (ھا) ضمیر مضاف الیہ کو موصوف اور (التی ھی الصّباح الخ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ بمسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے نہ صفت۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۴۳ میں ہے۔ والمضمر لا یوصف ولا یوصف بہ۔ اور اگر مسلک کسائی اختیار کیا جائے۔ کہ انکے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے۔ تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکورہ ہیں۔ ان پر ان اوقات کا حمل درست نہیں اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی۔

(۹۲) اسی صفحہ پر (معناہ حصل غناہ فی وقت الصّباح) کی ترکیب میں (معناہ) کو مبتدا اور (حصل غناہ فی وقت الصّباح) کو جملہ فعلیہ کرکے خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے۔ بلکہ یہ من حیث اللفظ خبر ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی جملہ کرکے خبر قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔

(۹۳) صفحہ ۵۸ پر (معناہ حصل حکومتہ فی وقت الضحٰی) اور (معناہ حصل قراءتہ فی وقت المساء) کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط ہے۔ وجہ وہی جو اوپر ذکر کی گئی۔

(۹۴) اسی صفحہ پر (قد تکون بمعنی صار) کی ترکیب میں (بمعنی) کو (ثابتًا) مقدر سے متعلق کرکے (ثابتًا) کو خبر (تکون) قرار دیا ہے **اقولُ** یہ

غلط ہے۔ کیونکہ خبر (تکون) کے اسم کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔ کما مرّ۔

(۹۵) اسی صفحہ پر مثل (اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصّباح) کی ترکیب میں (اصبح زید) کو جملہ کر کے مفسَّر اور (بمعنی الخ) کو (ثابتًا) سے متعلق کر کے (ثابتًا) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ اَوّلًا اسلئے کہ بغیر حرفِ تفسیر مفسَّر اور مفسِّر کیسا۔ ثانیًا۔ اسلئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں کیونکہ (ثابتًا) منصوب ہے، اور (اصبح زید) محل جر میں۔ ناظرین۔ دیکھا آپنے دار العلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں۔ تو درجۂ سفلی کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے۔ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے۔ اسی واسطے شروع میں ہم نے اسکو اغلاط کی پوٹ کہا تھا۔

(۹۶) صفحہ ۵۹ پر شرح مأتہ عامل کی عبارت ذات شریف کی شرح میں بایں طور ہے۔ (ھما لاقتران مضمون الجملۃ بوقتیھما ھی النھار واللیل) پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتیھما) کو موصوف اور جملہ (ھی النھار واللیل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط ہیں۔ عبارت تو اسلئے کہ (ھی) اپنے مرجع کیساتھ مطابق نہیں۔ اگر مرجع (وقتیھما) کا مضاف ہے تو مطابقت اسلئے نہیں کہ وہ تثنیہ اور (ھی) واحد۔ اور اگر مرجع اسکا مفرد (وقت) ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر اور (ھی) مؤنث صحیح عبارت یوں ہے (ھما لاقتران مضمون الجملۃ بالنّھار واللیل) اور ترکیب اسلئے غلط کہ (وقتیھما) میں (وقتی) موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور (ھی النّھار واللیل) جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سُنئے۔ کافیہ اور اُسکی شرح الفوائد الضیائیہ یعنی شرح جامی صفحہ ۲۱۱ میں ہے۔ (وتوصف النکرۃ لا المعرفۃ بالجملۃ الخبریۃ التی ھی فی حکم النکرۃ)

(۹۷) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی صار) کی ترکیب میں (تکونان) کے اندر ضمیر (ھما) مستتر کو اسم قرار دیا ہے اور (بمعنی صار) کو (ثابتتان) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** دونوں غلط۔ اول اسلئے کہ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز اسم فعل ناقص ہے اور دوم اسلئے کہ افعال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے نہ مرفوع تو (ثابتتین) مقدر ہے نہ (ثابتتان)

(۹۸) صفحہ ۶۰ پر (وھی لتوقیت شی بمدۃ ثبوت خبرھا لاسمھا فلا بدّ من ان یکون قبلھا جملۃ۔ فعلیۃ او اسمیۃ) کی ترکیب میں (لتوقیت شی الخ) کو (ثابت) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو (ھی) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اور (ھی لتوقیت شی الخ) کو جملہ اسمیہ بناکر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فلا بدّ من ان یکون) کو جزا۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط ہیں۔ اوّل۔ اسلئے کہ (ثابت) خبر مشتق ہونیکے باوجود (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں اور دوم اسلئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنی۔ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا۔ یہ دار العلوم دیوبند میں جدید مسائل نحو گڑھے جا رہے ہیں۔

(۹۹) اسی صفحہ پر (اجلس مادام زید جالسًا) کی ترکیب میں (مادام زید جالسًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر (اجلس) کا مفعول فیہ بنایا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ۔ مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں۔ اگر یاد نہ ہو تو ہم سے سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۲ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے (مفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور در وے واقع شود)

(۱۰۰) اسی صفحہ پر (زید قائم) کی ترکیب میں (قائم) کو اسم فاعل بیان کر کے اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۱) صفحہ ۶۱ پر (وکلّ واحد من ھٰذہ الافعال الاربعۃ) کی ترکیب میں (واحد) کو اسم فاعل شبہ فعل قرار دیکر (من ھٰذہ الخ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (واحد) اسم فاعل شبہ فعل نہیں۔ بلکہ اسم عدد ہے جو اسم فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں۔ حتی کہ اُس سے حرف جار

متعلق ہو جائے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے جمع الجوامع اور اُس کی شرح ھمع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۵۱ میں ہے (یصاغ من اثنین) فما فوقھما (الی عشرۃ وزن فاعل) بغیر تاء من المذکر وفاعلۃ بالتاء من المونث بمعنی بعض ما صیغ منہ) ولا یتصور ذلک فی معنی الواحد لان الواحد نفسہ ھو اسم العدد فلا اصل لہ یکون مصاغا منہ اھ) بلکہ (من ھذہ الخ) ظرف مستقر ہو کر (واحد) کی صفت ہے۔

(۱۰۲) اسی صفحہ پر (وقال بعضھم فی کل زمان) کی ترکیب میں (فی کل زمان) کو (قال) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہے جس کا متعلق بقرینۂ سابق محذوف۔ اصل عبارت یوں ہے (وقال بعضھم لیس لنفی مضمون الجملۃ فی کل زمان) تو اس کا متعلق (نفی) ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قال) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۰۳) اسی صفحہ پر قبل ازیں (وھی لنفی مضمون الجملۃ فی زمان الحال) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا قرار دیکر (لنفی) کو (مستعمل) مقدر سے متعلق کر کے اُسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ (مستعمل) خبرِ مشتق (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔ کما لا یخفی علی المبتدئین فضلا عن المعلمین۔

(۱۰۴) صفحہ ۶۲ پر (واعلم ان تقدیم اخبار ھذہ الافعال علی اسمائھا جائز) کی ترکیب میں (جائز) کی ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ (جائز) اسم فاعل ہے۔ جس کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۵) صفحہ ۶۳ پر (واعلم انّ حکم مشتقات ھذہ الافعال کحکم ھذہ الافعال فی العمل) کی ترکیب میں (کحکم) کے (حکم) کو مصدر قرار دے کر (فی العمل) کو اُس سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ دونوں باتیں غلط۔ حکم اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں۔ بلکہ اُسی معنی میں ہے جو شرح جامی میں پڑھے تھے مگر یاد نہیں رہے۔ اور جب نحو میر ہی یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے۔ خیر۔ اب ہم سے سُنئے۔ اور یاد رکھئے گا۔ حکم الشئ ھو الاثر الثابت لذلک الشئ یہاں پر یہی معنی ہے اور یہ معنی مصدری نہیں پھر (فی العمل) اس سے کیونکر متعلق ہو گا۔ نیز پیشتر بحوالہ الفوائد الشافیہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ کاف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ بلکہ (فی العمل) کا متعلق وہی ہے جو (کحکم) کا ہے یعنی (ثابت) مقدر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

النوع الحادی عشر

(۱۰۶) صفحہ ۶۴ پر (لدخول تاء التانیث السّاکنۃ) کی ترکیب (التانیث) کو موصوف اور (السّاکنۃ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ اتنا نہیں سوچا کہ ساکن (تا) ہوتی ہے یا تانیث بلکہ (تاء التانیث) کی صفت ہے۔

(۱۰۷) صفحہ ۶۵ پر بمعنی (قارب زید الخروج) کی ترکیب میں (قارب زید الخروج) کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ لفظ (معنی) اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیے گئے۔

(۱۰۸) صفحہ ۶۶ پر (یجب ان یکون خبرہ مطابقًا لاسمہ) کی ترکیب میں (مطابقًا) کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۹) اسی صفحہ پر (ھذا ای کون الخبر مطابقًا للفاعل اذا کان الفاعل اسمًا ظاھرًا) کی ترکیب میں (ھذا) مفسّر اور (کون الخبر الخ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ مفسّر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم۔ اور (اذا کان الفاعل اسمًا ظاھرًا) کو شرط موخر۔ **اقول** - دونوں غلط۔ اوّل اس لئے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں سکما مرّ۔ دوم اسلئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے۔ اور مفسّر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

(۱۱۰) اسی صفحہ پر (اما اذا کان مضمرًا فلیست المطابقۃ شرطًا) کی ترکیب میں (امّا) کو حرف استدراک اور (اذا کان مضمرًا الخ) کو جملہ شرطیہ

قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط کہ (اَمّا) استدراک کیلئے نہیں آتا بلکہ یہ (اَمّا) شرطیہ ہے جسکی شرط جو با محذوف ہوتی ہے۔ اور (اذا) برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف اور (لیست) کا مفعول فیہ مقدم۔ اور (فلیست المطابقۃ شیئًا) شرط محذوف کی جزا ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابلِ اتباع نہیں کہ انہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا۔ حالانکہ جملہ شرطیہ ہے۔

(۱۱۱) صفحہ ۶۷ پر (فیکون الفعل المضارع مع اَنْ فی محلّ الرفع بانّہٗ اسمہ) کی ترکیب میں (مَعَ اَنْ) کو (یکون) کا ظرف اور (بانّہٗ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** یہ دونوں غلط اور قصورِ فہم پر مبنی ہیں۔ (مع اَنْ) ظرف مستقر ہو کر (الفعل المضارع) سے حال ہے اور (بانّہٗ) بھی اُسی (ثابتًا) مقدر سے متعلق ہے۔ جس سے (فی محل الرفع) متعلق تھا۔

(۱۱۲) اسی صفحہ میں واقع (بخلاف الوجہ الاول) کو (فلا یحتاج) سے متعلق قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے اور سوءِ تفہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (ھٰذا الوجہ) سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اسکو (فَلَا یحتاج) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ یہ بھی قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۱۳) صفحہ ۶۸ پر (فیکون الاول ناقصًا والثانی تامًا) کی ترکیب میں (الثانی) اور (تامًا) کو (یکون) محذوف کا اسم و خبر قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا ضرورت جائز نہیں کما مَرَّ بلکہ (الثانی) کا عطف (الاول) پر ہے اور (تامًّا) کا (ناقصًا) پر۔

(۱۱۴) اسی صفحہ پر (کادَ زید یجیئُ) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعال مقاربہ کی بحث تک کافیہ اور شرح جامی میں نہیں پڑھی اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں جیسے نحو میر اور صرف میر یاد نہیں رہیں عسیٰ میں چونکہ معنی (رجا) ہیں اسلئے وہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ اور (کاد) برائے رجا موضوع نہیں۔ پھر وہ کیوں جملہ انشائیہ ہوگا۔ اگر یاد نہ ہو تو سُنئے کافیہ اور شرح جامی صفحہ ۳۵۷ میں ہے (والثانی) ای مَا وضع لدنو الخبر دُنُوّ حصولٍ (کادَ تقول کادَ زید یجیئُ) فتخبر عن دنو الخبر نعلمك بالشرافه علی الحصول للفاعل فی الحال)۔ دیکھئے (فتخبر) بآواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کادَ زید یجیئُ) جملہ خبریہ ہے۔ انشائیہ نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔ اور اگر اس غلط فہمی کا سبب۔ مختصر المعانی صفحہ ۲۱۹ کی یہ عبارت ہے (فالانشاء ان لم یکن طلبًا کافعال المقاربۃ)۔ تو اسکو یوں زائل فرما لیجئے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے۔ اور مراد بعض افعال مقاربہ ہیں۔ چنانچہ علامہ دسوقی علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد اول صفحہ ۱۳۹ میں ہے (ای کبعض افعال المقاربۃ اذ الانشاء انما یظہر فی افعال الرجاء وھی عسیٰ وحری واخلولق ولا یظہر فی غیرھا مِنْ افعال الشروع والمقاربۃ)

(۱۱۵) صفحہ ۶۹ پر (قال بعضھم ان حرف النفی فیہ مطلقًا یفید معنی النفی) کی ترکیب میں (فیہ) کو ظرف مستقر کر کے (حرف النفی) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے اور معنیٔ عبارت نہ سمجھنے پر مبنی بلکہ یہ (یفید) کا ظرف لغو مقدم ہے۔

(۱۱۶) اسی صفحہ پر (بل لاثبات باقٍ علیٰ حالہ) کی ترکیب میں (باق) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اُسمیں ضمیر مستتر (ھُوَ) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کَمَا مَرَّ غیرَ مرّۃ۔

(۱۱۷) صفحہ ۷۰ پر (وخبرہ یجیئُ فعلاً مضارعًا دائمًا بغیر اَنْ) کی ترکیب میں (بغیر اَنْ) کو (یجیئُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے اور کوتاہیٔ فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (فعلاً مضارعًا) کی صفت ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یجیئُ) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں

(۱۱۸) اسی صفحہ پر (کربَ زید یخرج) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ جملہ انشائیہ صرف وہ افعال مقاربہ ہوتے ہیں جنکی وضع رجاء کے لئے ہے اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیۂ دسوقی علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۱۹) اسی صفحہ پر (مثل اوشلث زید ان یجئ او یجئ) کی ترکیب میں (یجئ) کو (ان یجئ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور (اوشلث زید ان یجئ) کو جملہ انشائیہ۔ اقولُ۔ یہ دونوں غلط ہیں۔ بلکہ (یجئ) سے (اوشلث زید) بقرینہ سابق محذوف ہے۔ اور کل کا (اوشلث زید ان یجئ) پر عطف ہے۔ اور جملہ خبریہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (ان یجئ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور جملہ کو انشائیہ۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۰) صفحہ ۷۱ پر (وھٰذہٖ الثّلٰثۃ مرادفۃ لکرب) کی ترکیب میں (مرادفۃ) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر (ھی) کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔ کما بیّنّاہ غیر مرۃ۔

النّوع الثّانی عشر

(۱۲۱) صفحہ ۷۲ پر (نعم الرجل زیدٌ) کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے۔ (نعم فعل مدح الرجل فاعل زید مخصوص بالمدح۔ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ)۔ اقولُ۔ یہ بولی غلط ہے۔ کوئی نحوی اس کا قائل نہیں نیز قول معتمد پر مجموعا ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے اوّل فعلیہ اور دوم اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک ترکیب یہ کہ (الرّجل) مبدل منہ اور (زید) بدل۔ اقولُ۔ یہ بھی غلط کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جگہ صحیح ہو۔ اور یہاں پر نعم زید۔ کہنا درست نہیں کیونکہ نعم کا فاعل معرّف باللام ہوتا ہے۔ یا مضاف یا ضمیر مبہم ممیز بنکرہ۔ زید ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۲) اسی صفحہ پر (نعم الرجل زید) کی ایک ترکیب یہ کی ہے کہ نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم اور زید مبتدائے مؤخر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ اقولُ۔ یہ غلط ہے بلکہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سُنئے محرم آفندی جلد دوم صفحہ ۱۹۳ میں ہے۔ (فعلی الوجہ الاول نعم الرجل زید جملۃ واحدۃ) ای اسمیۃ خبریۃ مرکبۃ من المبتدا ء والجملۃ الفعلیۃ الانشائیۃ۔

(۱۲۳) اسی صفحہ پر (نعم الرجل خبرۃ مقدم علیہ) کی ترکیب میں (خبرۃ) کو موصوف اور (مقدم علیہ) کو صفت قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور صفت نکرہ۔

(۱۲۴) اسی صفحہ پر (اومرفوع بانّہٗ خبر مبتداء محذوف) کی ترکیب میں (مرفوع) کو مبتدائے محذوف زید کی خبر قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط۔ بلکہ (مرفوع) سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۵) اسی صفحہ پر (نعم الرجل ھُوَ زیدٌ) کی ترکیب میں (الرجل) کو مبدل منہ اور (ھُوَ زیدٌ) جملہ کو بدل قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ (نعم) کی اسناد (ھو زید) جملہ کی طرف لازم آئے گی۔ کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے۔ وہی بدل کی طرف۔ اور جملہ کی طرف اسناد بر قول صحیح باطل اسلئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۶) اسی صفحہ پر (فیکون علی التقدیر الاوّل جملۃ واحدۃ وعلی التّقدیر الثّانی جملتین) کی ترکیب میں (علی التقدیر الثّانی) کو (یکون) محذوف سے متعلق قرار دیا اور (جملتین) کو اس محذوف کی خبر۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں۔ بلکہ (علی التقدیر الثّانی) کا عطف (علی التقدیر الاوّل) پر ہے۔ اور (جملتین) کا (جملۃ واحدۃ) پر۔

(۱۲۷) صفحہ ۷۳ پر (وقد یحذف المخصوص اذا دلّ علیہ قرینۃ) کی ترکیب میں (قد یحذف المخصوص) کو جزائے مقدم اور (اذا دلّ علیہ قرینۃ) کو شرط مؤخر قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ یہاں پر (اذا) متضمن معنی شرط نہیں۔ بلکہ برائے ظرفیت محضہ۔ مابعد کی طرف مضاف ہے اور (یحذف) کا مفعول فیہ

(۱۲۸) صفحہ ۴ پر (نعم الرجل زید) اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں (الرجل) اور (الرجلان) وغیرہ کو فاعل اور (زید) اور (الزیدان) وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعل مدح اپنے فاعل و مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ **اقول** یہ بولی غلط ہے کما مرّ۔ مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں۔ حتیٰ کہ اُس کیساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات معمول ہیں۔ اُن میں سے کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں۔ پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا۔

(۱۲۹) صفحہ ۵ پر (وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ) کی ترکیب میں (حکم) ثانی کو مصدر قرار دے کر (فی) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر (حکم) مصدری معنی میں نہیں ہے اور نہ (فی) اُس سے متعلق۔ بلکہ (الحکم) کے متعلق مقدر (ثابت) سے (فی) متعلق ہے۔

(۱۳۰) اسی صفحہ پر (بئس الرجل زید) اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں۔ کما مرّ۔

(۱۳۱) صفحہ ۶ پر (اصل حبب) کی ترکیب میں لفظ (اصل) کو مصدر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط۔ ورنہ لازم آئے گا کہ (حبب) کا حمل درست نہو۔ کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا حصہ کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں۔ بلکہ یہ (اصل) بمعنی مایقابل الفرع ہے۔

(۱۳۲) صفحہ ۷ پر (اعرابہ کاعراب مخصوص نعم فی الوجھین المذکورین) کی ترکیب میں (اعراب) دوم کو مصدر قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ اُسی معنی میں ہے۔ جسکو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ کافیہ شریف میں بایں الفاظ بیان فرماگئے ہیں۔ الاعراب ما اختلف آخرہ بہ۔ یہ اصطلاحی معنی ہیں۔ اور لغت میں حسب بیان امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الابانۃ جیسے اعرب الرجل حاجتہ او عن حاجتہ۔ حدیث میں ہے والثیب تعرب عن نفسھا۔ (۲) الاجالۃ جیسے اعرب الدابۃ صاحبھا ای اجالھا۔ (۳) التحسین جیسے اعربت الشئ ای حسنتہ۔ (۴) التغییر جیسے اعرب اللہ المعدۃ ای غیرھا۔ (۵) ازالۃ الفساد جیسے اعربت الشئ ای ازلت عربہ ای فسادہ۔ (۶) تکلم بالعربیۃ جیسے اعرب زید ای تکلم بالعربیۃ (۷) صیرورۃ الخیل لعراب لاحد جیسے اعرب زید ای صارت لہ خیل عراب (۸) تکلم بالفحش جیسے اعرب زید ای تکلم بالفحش۔ (۹) تولد ولد عربی اللون لاحد جیسے اعرب زید ای تولد لہ ولد عربی اللون (۱۰) اعطاء العربون جیسے اعرب المشتری ای اعطی بعض الثمن۔ از (۶) تا (۱۰) معانی میں لازم ہے۔ اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پر محمول ہوتے ہیں۔ فتامل۔

(۱۳۳) صفحہ ۸ پر (حبذا رجلاً زید) اور (حبذا راکبًا زید) اور (حبذا زید رجلاً) اور (حبذا زید راکبًا) کی ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (رجلاً) کو ممیز اور (زید) کو ذوالحال اور (راکبًا) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے اور شئی لطیف کے فقدان پر دلیل روشن۔ ان تمام مثالوں میں (ذا) ممیز اور ذوالحال ہے۔ اگر یقین نہو تو ہم سے سُنئے۔ شرح جامی صفحہ ۳۶۵ میں ہے (وذوالحال ھو ذا لا زید لان زیدا المخصوص والمخصوص لایجئ الا بعد تمام المدح والرکوب من تمامہ فالراکب حال من الفاعل لا عن المخصوص) ممیز کا ذکر نہیں فرمایا اسلئے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہ تکملہ میں صفحہ ۵۲۹ پر فرماتے ہیں (لم یتعرض لبیان المیز لظہورہ اذ لا ابھام فی المخصوص)۔

النوع الثالث عشر

(۱۳۴) صفحہ ۹ پر (وانما سمیت بھا) کی ترکیب میں (بھا) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے جو فعل سے

متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ

(۱۳۵) اسی صفحہ پر (ولا دخل فیہ للجوارح) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ (و) حالیہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے اور (فیہ) کو (لا ئے نفی جنس) کی خبر اول اور (للجوارح) کو خبر ثانی۔ یہ بھی قابلِ اتباع نہیں بلکہ (فیہ) برائے (دخل) ظرف لغو ہے۔ وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۶) صفحہ ۸۰ پر (لان بعضہا للشک وبعضہا للیقین) کی ترکیب میں (بعضہا) ثانی کو (انّ) محذوف کا اسم اور (للیقین) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں۔ بلکہ (بعضہا) ثانی کا عطف (بعضہا) اول پر ہے اور (للیقین) کا عطف (للشک) پر۔

(۱۳۷) اسی صفحہ پر (وھی تدخل علی المبتداء والخبر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ھی) مبتدا۔ تدخل فعل مضارع معروف ھی ضمیر مستتر راجع ہے طرف اضافات عوامل کی طرف اُس کا فاعل) **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے ورنہ جملۂ خبر کا عائد بمبتدا سے خلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۳۸) اسی صفحہ پر (وھی سبعۃ ثلثۃ منہا للشک وثلثۃ منہا للیقین وواحدۃ منہا مشترک بینہما) کی ترکیب میں (سبعۃ) کو بدل منہ اور جملۂ (ثلثۃ منہا للشک) کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ بر قول صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ زمخشری۔ ابن مالک ابن جنی جواز کے قائل ہیں جس پر استشہاد میں ایک شعر اور ایک آیت پیش کی گئی ہے۔ شعر یہ ہے: الی اللّٰہ اشکو بالمدینۃ حاجۃ + وبالشام اُخری کیف یلتقیان (حاجۃ واخری) مبدل منہ اور (کیف یلتقیان) جملہ بدل۔ و آیت یہ ہے مَا یقال لک اِلَّا مَا قد قیل للرسل من قبلک اِنّ ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم (ما) ثانیہ مبدل منہ اور (ان ربک الآیۃ) بدل۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ ھمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۲۸ میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ (والجمھور لم یذکروا ذلک) جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا۔ پھر استشہاد مذکور پر ابو حیان سے بایں الفاظ رد نقل فرماتے ہیں (قال ابو حیان ولیس کیف یلتقیان بدلاً بل استینا فا للاستبعاد وکذا ان ربک الآیۃ لئلا یودی الی اسناد الفعل الی الجملۃ وھو ممنوع) **اقولُ** اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا۔ جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ اسم ہے۔ اسی واسطے قول اشمونی (ابدالھا من المفرد) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں فرمایا (انما صح ذلک لرجوع الجملۃ فی تقدیر الی المفرد کما فی التصریح) تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ پس یہ جملے اُس کی صفت ہیں۔ اور جملہ ہائے ما بعد بھی باعتبار عطف اُس کی صفت ہیں۔

(۱۳۹) صفحہ ۸۱ پر (وظننت اذا کان من الظنۃ بمعنی التھمۃ لم یقتض المفعول الثانی) کی ترکیب میں (ظننت) کو مبتدا اور (اذا کان من الظنۃ الخ) کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دیکر اُسکی خبر بنایا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط کر دو اصطلاح میں غلط ہے کیونکہ زمخشری وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ اور اسمیہ ہے تو انکی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ اور شرطیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قسیمین کا اجتماع باطل۔ اور زمخشری سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اُنکے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں۔ تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہو کر خبر۔ اور لفظ (جزائیہ) کا اضافہ دیوبندی بدعت ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۰) صفحہ ۸۲ پر (فانظر ماذا تری) کی ترکیب میں (ذا) کو بمعنی الّذی اسم موصول قرار دیکر (تری) کو جملہ فعلیہ انشائیہ بنا کر صلہ قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا بلکہ خبریہ ہوتا ہے۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۴۸ میں ہے (والصلۃ جملۃ خبریۃ)۔

(۱۴۱) صفحہ ۸۳ پر (لان مضمونہما معًا مفعول بہ فی الحقیقۃ) کی ترکیب میں (معًا) کو (مضمون) کا مفعول فیہ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے۔ تفصیل کیلئے ہماری ترکیب دیکھئے اور یاد بھی رکھئے تاکہ آئندہ کام آئے۔ اسی صفحہ پر (زعمت اللّٰہ غفورا) کی ترکیب میں اپنی موروثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ (زعمت فعل با فاعل اللّٰہ مفعول اول) ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے

مقامات میں یوں ہوتی ہے کہ اسم جلالت مفعول اول۔

(۱۴۲) صفحہ ۸۴ پر (زید ظننت قائم) کی ترکیب میں (زید قائم) کو جملہ اسمیہ خبریہ کرکے (ظننت) کا مفعول معنیً قرار دیا اور فرمایا (ظننت فعل قلب ضمیر (انا) اُس کا فاعل فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ) اقول۔ یہ دونوں غلط کہ مثال مذکور بطلان عمل کی ہے اور جب عمل باطل تو مفعول بہ کیسا نیز جملہ مفعول بہ نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے۔ کما مرّ۔ پھر (ظننت) کا فاعل ضمیر (انا) کہنا صرف میر یاد نہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ فاعل (تا) ضمیر بارز ہے (انا) نہیں۔ مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور (اسی (انا) کا نتیجہ ہے جبتک آدمی میں (انا) موجود ہے ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔

(۱۴۳) صفحہ ۸۵ پر (ان اعمالھا و فی تعلی تقدیر التوسط و ابطالھا علی تقدیر التاخر) کی ترکیب میں (ابطالھا) کو (ان) محذوف کا اسم اور (علی تقدیر التاخر) کو اسکی خبر قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون ضرورت درست نہیں۔ کما مرّ۔

(۱۴۴) اسی صفحہ پر (اذا نزیدت الھمزۃ فی اول علمت و رأیت صارا متعدیین الی ثلثۃ مفاعیل) کی ترکیب میں (صارا) کے لئے ضمیر (ھما) مستتر بیان فرمائی ہے۔ اقول۔ یہ غلط اور صرف میر یاد نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اُس میں الف ضمیر بارز اسم ہے۔

(۱۴۵) صفحہ ۸۶ پر (فمعنی المثال الاول حملت زیداً علی ان یعلم عمراً فاضلاً) کی ترکیب میں (حملت زیداً الخ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کرکے خبر قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ جملہ خبر عائد مبتدا سے خالی ہو بلکہ یہ مراد اللفظ ہوکر خبر ہے۔

(۱۴۶) صفحہ ۸۷ پر (اعلم انہ لایجوز حذف المفعول الاول من للمفاعیل الثلثۃ) کی ترکیب میں (من) کو (لا یجوز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (المفعول الاول) سے حال ہے مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے ہیں۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۴۷) اسی صفحہ پر (ولا یجوز حذف احدھا بدل الآخر کما مرّ) کی ترکیب میں (کما مرّ) کو (لا یجوز) سے متعلق کیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا بلکہ اُسکا متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے۔ کما مرّ عن الفوائد الشافیہ۔

العوامل القیاسیۃ

(۱۴۸) صفحہ ۸۸ پر (واما اذا کان متعدیاً فینصب المفعول بہ) کی ترکیب میں (اذا کان متعدیاً) کو شرط اور (فینصب المفعول بہ) کو جزا قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے بلکہ (اذا) ظرف مابعد کی طرف مضاف اور (فینصب) کا مفعول فیہ مقدم ہے اور (فینصب الخ) جزا جسکی شرط جو (ما) محذوف کما مرّ۔

(۱۴۹) صفحہ ۸۹ پر (وھو اسم حدث اشتق منہ الفعل) کی ترکیب میں (حدث) کو موصوف اور (اشتق منہ الفعل) کو صفت قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا۔ بلکہ اسم حدث سے مشتق ہوتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اسم حدث جو مصدر ہے مشتق منہ نہ ہے۔ پس وہ جملہ (اسم حدث) کی صفت ہے۔

(۱۵۰) صفحہ ۹۰ پر (قال البصریون ان المصدر اصل والفعل فرع) کی ترکیب میں (الفعل) کو (ان) محذوف کا اسم اور (فرع) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ بلکہ (الفعل) کا عطف (المصدر) پر ہے اور (فرع) کا (اصل) پر۔

(۱۵۱) اسی صفحہ پر (قال الکوفیون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر باعلالہ وصحتہ بصحتہ) کی ترکیب میں (لاعلال) کو (قال) سے متعلق کیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی کیونکہ اصالت فعل و فرعیت مصدر کی علت ہے۔ قول باصالت فعل و فرعیت مصدر کی علت نہیں حتی کہ (قال) سے تعلق ہو۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی (قال) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اس سے پیشتر بھی (لاستقلالہ کم

(قال البصریون میں قال) سے متعلق کیا گیا ہے یہ بھی درست نہیں۔ دونوں مقام پر (اَنَّ) کے اسم و خبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے۔ ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

(۱۵۲) صفحہ ۹۱ پر (وَلَا شَکَّ اَنَّ دلیل البصریین یدل علی اصالۃ المصدر مطلقًا و دلیل الکوفیین یدل علی اصالۃ الفعل فی الاعلال) کی ترکیب میں (مطلقًا) کو (یدل) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ (اصالۃ) سے حال ہے۔

(۱۵۳) اور (اَنَّ دلیل البصریین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور (دلیل الکوفیین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف پھر دونوں کو ملا کر لائے نفی جنس کی خبر۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ اوّلًا اسلئے کہ (اَنَّ دلیل البصریین الخ) جملہ نہیں کیونکہ (اَنَّ) اپنے مدخول جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے۔ ثانیًا اسلئے کہ دلیل الکوفیین الخ جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے جنس ہونا درست نہیں ورنہ جملہ خبر کا عائد اسم لا سے خلو لازم آئیگا صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۵۴) صفحہ ۹۲ پر (فَاکرم متکلمًا بالھمزۃ) کی ایک ترکیب میں (بالھمزۃ) کو ظرف مستقر کے ضمیر (متکلمًا) سے حال قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے اور شئ لطیف کے فقدان پر مبنی۔ کیونکہ لفظ (اَکرم) متکلم نہیں متکلم تو لافظ ہوتا ہے بلکہ صیغہ متکلم ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی اسکو جائز قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۵) اسی صفحہ پر (وَلَا قائل بہ احد) کی ترکیب میں (لَا) کو نفی جنس کیلئے اور (قائل بہ) کو اسکا اسم اور (احد) کو اسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے نہ اسم کی خبر سے یہاں پر (قائل بہ) کی نفی (احد) سے ہے نہ (احد) کی (قائل بہ) سے۔ یہ لائے نفی جنس نہیں بلکہ لا برائے نفی ہے اور (قائل) مبتدا کی قسم ثانی جو مسند ہوتی ہے اور (احد) فاعل قائم مقام خبر۔ اور (قائل) مرفوع منون ہے۔ علاوہ ازیں اگر لا برائے نفی جنس ہو تو (قائلًا) منصوب منون ہونا چاہیے کہ (قائل بہ) مشابہ بمضاف ہے۔ اور مانع تنوین مفقود حالانکہ رسم خط مساعد نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۶) صفحہ ۹۳ پر (فزید فی المثالین مجرور لفظًا لاضافۃ المصدر الیہ ومرفوع معنًی لانہ فاعل) کی ترکیب میں (فی المثالین) کو (مجرور) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے ورنہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر کے پیش نظر لازم آئیگا۔ کہ زید مذکورہ ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظًا مجرور نہ ہو جو بدیہی البطلان ہے۔ بلکہ (فی المثالین) ظرف مستقر ہو کر (زید) سے حال ہے۔

(۱۵۷) نیز (مجرور) اور (مرفوع) کو ممیز اور (لفظًا) اور (معنًی) کو تمیز قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ تمیز ذات مذکورہ سے ہوتی ہے یا ذات مقدرہ سے اول دو قسم میں منحصر ہے۔ (۱) مفرد مقدار جسکے پانچ اقسام ہیں۔ اول عدد جیسے عندی عشرون درھمًا دوم وزن جیسے عندی منوان سمنًا۔ سوم کیل جیسے عندی قفیزان برًا چہارم ذراع جیسے عندی ذراع ثوبًا پنجم۔ مقیاس جیسے عندی ملؤہ عسلًا۔ (مجرور) اور (مرفوع) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (۲) مفرد غیر مقدار جسکی تعریف محرم آفندی جلد اول صفحہ ۳۹۲ بحوالہ رضی باین الفاظ بیان فرمائی ہے۔ وغیر المقدار کل فرع حصل بالتفریع اسم خاص یلیہ اصلہ للبیان ویکون ذالک الفرع مما یصح اطلاق الاصل علیہ نحو خاتم حدیدًا وباب ساجًا وثوب خزًا وان لم یتغیر تسمیۃ البعض بالتبعیض نحو قطعۃ ذھب وقلیل فضۃ لم یجز انتصاب الثانی علی التمییز۔ یعنی مفرد غیر مقدار ہر وہ فرع ہے جس کیلئے تفریع سے ایسا اسم خاص حاصل ہوا جس سے متصلًا اُس فرع کی اصل بیان کیواسطے مذکور ہو۔ اور اُس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے خاتم حدیدًا کہ انگوٹھی لوہے سے بنی۔ اور اس کیلئے اسم خاص حاصل ہوا یعنی خاتم جس سے اُسکی اصل یعنی حدید بیان کیواسطے متصلًا مذکور ہے۔ اور جیسے باب ساجًا اور ثوب خزًا۔ اور اگر تفریع سے فرع کیلئے اسم خاص حاصل نہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں جیسے قطعۃ ذھب کہ سونے کے بڑے ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں جو اسم خاص نہیں اور جیسے قلیل فضۃ کہ چاندی کے ہر چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں یہ بھی اسم خاص نہیں۔ تو ان دونوں مثالوں میں (ذھب اور ٣٢

فضۃ) مجرور باضافت ہونگے نظر بر آں لفظ

(مجرور) اور (مرفوع) مفرد غیر مقدار بھی نہیں۔ کیونکہ انکی اصل (لفظاً) اور (معنی) نہیں۔ بلکہ (جرّ) اور (رفع) ہے۔ پس صحیح یہ کہ (لفظاً) اور (معنی) ذات مقدرۃ سے تمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے۔ یعنی نسبت (مجرور) اور نسبت (مرفوع) بسوئے ضمیر نائب فاعل ممیز ہے (لفظاً) اور (معنیٰ) اُسکی تمیز۔ اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جسکو البشیر الکامل میں دیکھا جائے۔

(۱۵۸) اسی صفحہ پر (ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور) کی ترکیب میں (کالمثال) کو (یذکر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مرّ غیر مرّۃٍ۔

(۱۵۹) صفحہ ۹۴ پر (عجبت من ضرب زید ای من ان یضرب زید) کی ترکیب میں (من ضرب زید) کو مفسَّر اور (من ان یضرب زید) کو مفسِّر قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کما مرّ۔ بلکہ یہ (ای تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (ای) کے بعد (عجبت) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۰) صفحہ ۹۵ پر (لا یسأم الانسان مِنْ دُعَاءِ الخیر ای مِنْ دُعَائہ الخیر) کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی (مِن دُعاء الخیر) کو مفسَّر اور (مِن دُعائہ الخیر) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط۔ کما مرّ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں

(۱۶۱) اسی صفحہ پر (واما فی مصدر الفعل اللازم فصورۃ واحدۃ) کی ترکیب میں (فی مصدر الفعل اللازم) کو (کائن) مقدر سے متعلق کرکے (کائن) کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فصورۃ واحدۃ) کو مبتدا قائم مقام جزا۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ جملہ اسمیہ جزا ہے۔ جس کی شرط وجوباً محذوف۔ کما مرّ۔

(۱۶۲) صفحہ ۹۶ پر (وَھُوَ یعمل عمل فعلہ کالمصدر) کی ترکیب میں (کالمصدر) کو (یعمل) سے متعلق کیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ کہ کاف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر مبتدائے محذوف (ھُوَ) کی خبر ہے جس کا مرجع عمل اسم فاعل۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یعمل) سے متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۳) صفحہ ۹۷ پر (لیکمل مشابھتہ بالفعل المضارع) اور (لما کانَ مشابھاً بالفعل المضارع) کی ترکیب میں (با) کو بہت (مشابہت) اور (مشابھًا) سے متعلق قرار دیا ہے **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا۔ کما مرّ غیر مرّۃٍ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۴) اسی صفحہ پر (فیکونُ خبرًا عنہ) کی ترکیب میں (عَنْ) کو (یکونُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (خبرًا) کی صفت ہے یا (خبرًا) کا ظرف لغو۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۶۲۔

(۱۶۵) صفحہ ۹۸ پر (الضاربُ عمرًا فی الدّار) کی ترکیب میں (ضاربٌ عمرًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ کہکے صلہ قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتے اسلئے کہ انمیں اسناد تام نہیں ہوتی بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں۔ کافیہ اور اُسکی شرح غایۃ التحقیق بحث تمیز میں ہے۔ (او مَا ضَاھَاھَا) مِنَ المضاھاۃ وَھِیَ المشابھۃ ای فیما شابہ الجملۃ الفعلیۃ وَھُوَ اسمُ الفاعل نحو الحوض ممتلئٌ ماءً او اسم المفعول نحو الارض مفجرۃ عیونًا او الصّفۃ المشبھۃ نحو زید حسن وجھًا او اسم التفضیل نحو زید افضل ابًا فان ھٰذہٖ الصفات مع ضمائرھا لیست بجملۃ لکن یشابھا لانّھا منسوبۃ الی فاعلھا کما ان الفعل منسوب الی فاعلہ)

(۱۶۶) اسی صفحہ پر (فیکون حالًا عنہ) کی ترکیب میں (عَن) کو (یکون) سے متعلق کیا ہے **اَقُولُ** یہ غلط ہے بلکہ (منشأً) مقدر کا ظرف مستقر ہے اور (وہ) (حالًا) کی صفت۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (عَنْ) کو (یکونُ) سے متعلق کر گئے ہیں جو لائق اتباع نہیں۔ وجہ یہ کہ (کون) کا صلہ (عَنْ) نہیں آتا۔

(۱۶۷) صفحہ ۹۹ پر (بل یکون حینئذٍ مضافاً الی مابعدہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ مضافاً (شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر) **اقولُ** - یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتا۔ بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے۔ کما مرّ آنفاً)

(۱۶۸) اسکے بعد (مررت بزیدٍ ضاربٍ عمرٍ امس) کی ترکیب میں فرماتے ہیں جسکو اسم فاعل کے عمل نہ کرنیکی مثال میں پیش کیا گیا ہے (ضاربِ اسم فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر صفت) **اقولُ** - یہ غلط ہے ورنہ (ضاربِ عمرٍ) کا زید کیلئے صفت ہونا درست نہوگا وجہ یہ کہ اگر (عمرٍ) کو (ضارب) کا مفعول بہ قرار دیں تو صورت مذکورہ میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا۔ اور ایسے صیغے کی اضافت معنوی نہیں ہوتی بلکہ لفظی ہوتی ہے۔ کافیہ میں ہے (وا اللفظیۃ ان یکون المضاف صفۃ مضافۃ الی معمولھا) اور اضافت لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی تو (ضاربِ عمرٍ) نکرہ رہا۔ اور نکرہ کا صفتِ معرفہ واقع ہونا درست نہیں۔ نظر برآں (عمرٍ) مضاف الیہ ہے مفعول بہ نہیں۔ اب (ضارب) کی اضافت اسکی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے تو (ضاربِ عمرٍ) معرفہ ہوا اور (زید) کی صفت واقع ہونا درست ہوگیا چونکہ اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا عمل میں عملِ نصب کے لئے شرط ہے فاعل کو رفع دینے کیلئے شرط نہیں۔ لہذا مثال مذکور میں (ضارب) مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے۔ اور اپنے فاعل (ضمیر) میں عامل ہے۔ کہ اسکی شرط (اعتماد) متحقق ہے۔ اور یہ عمل اضافت لفظیہ کیلئے موجب نہیں اسلئے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے اور یہ (ضارب) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں۔ (عمرٍ) کی طرف مضاف ہے مگر وہ معمول نہیں پس مضاف باضافت لفظی نہوا۔

(۱۶۹) صفحہ ۱۰۰ پر (سواءٌ کان بمعنی الماضی والحال اوالاستقبال) کی ترکیب میں (سواء) کو مبتدا اور (کان بمعنی الماضی الخ) کو جملہ خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اس تقدیر پر جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آتا ہے۔ اور صحیح یہ کہ (سواءٌ) خبر مقدم ہے اور (کان بمعنی الماضی الخ) بتاویل (کونہ بمعنی الماضی والحال اوالاستقبال) مبتدا مؤخر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے (سواءٌ) کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۰) اسی صفحہ پر (اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ کضراب الخ) کی ترکیب میں (الموضوع) کی ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال اور (کضراب الخ) کو ظرف مستقر کرکے حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ آئندہ آنیوالا حکم انہیں چھ صیغوں کیساتھ مخصوص ہو جائے حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے صدیق اور فاروق وغیرہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو حال اور ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے

(۱۷۱) صفحہ ۱۰۱ پر (الکنھم جعلوا ما فیھا من زیادۃ المعنی قائماً مقام ما زال من المشابھۃ اللفظیۃ) کی ترکیب میں (جعلوا) کے اندر ضمیر فاعل (ھم) مستتر بتائی اور (فیھا) کے متعلق مقدر (حصل) سے (من زیادۃ) کو متعلق بتایا اور (زال) سے (من المشابھۃ) کو متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ تینوں باتیں غلط۔ اول اسلئے کہ صرف میر یاد نہونے پر مبنی ہے۔ (جعلوا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں۔ بلکہ واو ضمیر بارز فاعل ہے۔ صرف میر صفحہ ۹ میں ہے۔ (وواو در نصروا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل است) دوم اسلئے کہ (من زیادۃ المعنی) ظرف مستقر ہوکر (ما) سے حال ہے۔ سوم اسلئے کہ (من المشابھۃ) بھی ظرف مستقر ہوکر (ما) سے حال ہے۔ کیونکہ دونوں (من) برائے تبیین ہیں۔ اور (من) برائے تبیین ظرف مستقر ہوکر حال ہوا کرتا ہے اگر مبہم معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۲) صفحہ ۱۰۲ پر (وشرط عملہ کونہ بمعنی الحال اوالاستقبال) کی ترکیب میں (کون) کو اسم و خبر سے ملاکر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے ملکر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جملہ۔ اسیواسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے کافیہ (بحث تمیز) میں اسکی نسبت کو جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے (او فی اضافۃ مثل یعجبنی طیبہ اباً وابوۃ وداراً وعلماً)۔

(۱۷۳) اسی صفحہ پر (واعتمادہ علی المبتدا کما فی اسم الفاعل) کی ترکیب میں (ک) کو (اعتماد) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کہ (کاف) ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ غیر مرۃ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے اور یاد رکھیے مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (اعتماد) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۴) صفحہ ۱۰۳ پر (مثل زید ضرب غلامہ کلّان اوغداً) کی ترکیب میں (الآن) کو معطوف علیہ اور (غداً) کو معطوف قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔

بلکہ (غَدًا) سے پہلے (زیدٌ مضروبٌ غلامُہ) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف۔ کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں۔ ایک اسم مفعول بمعنی حال کی اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (غدًا) کو (الآن) پر معطوف قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۵) اسی صفحہ پر (واذا انتفی فیہ اَحَدُ الشَّرطَینِ المذکورینِ ینتفی عملُہ) کی ترکیب میں (اذا) کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط کیونکہ (اذا) حرف نہیں بلکہ اسم ہے۔ کما مَرَّ مرارًا۔

(۱۷۶) صفحہ ۴۹ پر (وَھِیَ مشابھۃ باسم الفاعل) کی ترکیب میں (با) کو (مشابھۃ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ متعلق نہیں ہوتی۔ کما مَرَّ فیما سَبَقَ۔

(۱۷۷) اسی صفحہ پر (وفی کونٖ کلٌّ منھما) کی ترکیب میں (کون) کو جملہ اسمیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے کہ مصدر شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا چہ جائیکہ جملہ۔ اور لطف یہ ہے کہ پہلے (کون) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا۔ اور یہاں پر اسمیہ۔ لیکن اسمیں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جتنا راج ہے جو چاہے کہو۔

(۱۷۸) اسی صفحہ پر (مثل حسن حسنان حسنون حسنۃ حسنتان حسنات علیٰ قیاس ضارب ضاربان ضاربون ضاربۃ ضاربتان ضاربات) کی ترکیب میں (حسن) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوفات قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ضارب) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوف **اَقُولُ** یہ غلط ہے اور ضعف بصر پر قوی برہان جب حرف عطف ہی نہیں اور نہ اسکو محذوف بتایا تو معطوف علیہ اور معطوف کا سر بے ہنگام نہیں تو کیا ہے صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۷۹) صفحہ ۵۰ پر (فامّا اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھما الّا ان الاعتماد علی الموصول لایتاتی فیھما) کی ترکیب میں (اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھما) جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے اور (الّا) کو حرف استثنا۔ اور (ان الاعتماد علی الموصول الخ) جملہ کو مستثنیٰ۔ **اَقُولُ** یہ سب غلط۔ بقول شخصے انشا غلط۔ املا غلط۔ مضمون غلط۔ کیونکہ جملہ نہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے نہ مستثنیٰ۔ اسلئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سنئے۔ حاشیۂ ملّا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملّا عبد الغفور قدس سرہما صفحہ ۸۰ میں خواص اسم شمار کرتے ہوئے فرمایا (من جملتھا تاء التانیث المتحرکۃ[1] ویاءُ النسبۃ[2] وکونہ فاعلًا[3] ومفعولًا[4] وموصوفًا[5] وذا حال[6] وتمییزا[7] ومثنیٰ[8] ومجموعًا[9] ومنادیٰ[10] ومصغرًا[11] ومکبرًا ومنسوبًا[12] ومستثنیٰ[13] ومستثنیٰ منہ[14] ومرجعًا للضمیر[15] بلا تاویل[16] ومنصرفًا[17] وغیر منصرف[18] وابدال الاسم الصریح منہ[19] والاخبار بہ[20] مع مباشرۃ الفعل[21] نحو کیف کنتَ القیام اذا رجحتا التاکید[22] والتعریف[23] والتذکیر والتانیث[24])

اور جب الّا کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو الّا بھی برائے استثنا نہ رہا۔ بلکہ الّا یہاں پر بمعنی (لکن) برائے استدراک ہے۔ اور (لکن) خواہ برائے عطف ہو خواہ برائے استدراک دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحًا مستثنیٰ نہیں کہلاتا چنانچہ کافیہ میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد شرح جامی صفحہ ۱۶۲ میں (بالّا واخواتھا) پر فرمایا (احترز بہ عن نحو جاءَ نی القوم لا زیدٌ وما جاءَنی القوم لکن زیدٌ جاءَ) اس سے ظاہر ہوا کہ (لکن) عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے۔ اور اسی عبارت کے بعد متصلًا محرم آفندی صفحہ ۱۴۰ میں ہے۔ (او بلکن الاستدراکیۃ نحو جاءَ نی القوم لکن زیدٌ لم یجیٔ) اس سے معلوم ہوا کہ (لکن) استدراکیہ کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے۔ علاوہ ازیں اس سے بیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونے کی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا (ای الاسم الذی اخرج) اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع (المذکور) کی تفسیر محرم آفندی صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی (ای الاسم الذی ذکر) اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں۔ نظر برآں ذات شریف کا (الّا) کو برائے استثنا قرار دیکر جملہ ماقبل کو مستثنیٰ منہ اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جسکے حکم افراد یا اجزا سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ (مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ استثنائیہ ہوا) اس ارشاد کو از قبیل (کریلے اور نیب چڑھے) سمجھئے۔ کیونکہ یہاں پر (الّا) کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا۔ اسپر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا۔ کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا۔ اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود۔ پھر دونوں ملکر جملہ کیسے ہو جائیں گے۔

(۱۸۰) صفحہ ۱۰۹ پر (قد یکون معمولھا منصوبًا علی التشبیہ بالمفعول فی المعرفۃ وعلی التمییز فی النکرۃ) کی ترکیب میں (فی المعرفۃ) کو (التشبیہ) سے متعلق قرار دیا ہے اور (فی النکرۃ) کو (التمییز) سے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور عدم فہم معنی پر مبنی۔ کیونکہ (فی) صلۂ تشبیہ وجہ شبہ پر داخل ہوتی ہے۔ اور (المعرفۃ) یہاں پر وجہ شبہ نہیں نیز (نکرہ) تمیز کیلئے ظرف نہیں بلکہ خود تمیز ہے تو (فی النکرۃ) کو (التمییز) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیۃ الشیٔ لنفسہ لازم آئے گی۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے۔

(۱۸۱) صفحہ ۱۰۷ پر (لاجل الاضافۃ) کو ترکیب میں (فیجر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ (مجرادًا) کا ظرف لغو ہے۔

(۱۸۲) صفحہ ۱۰۸ پر (ان یکون فی آخرہ الخ) کی ترکیب میں (یکون فی آخرہ الخ) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا اور (او یکون فی آخرہ مضاف الیہ) کو جملہ بنا کر معطوف بھر فرماتے ہیں۔ (معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور) **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ ہوگا۔ کیونکہ اول (یکون) سے پیشتر (اَنْ) موصول حرفی موجود ہے۔

(۱۸۳) اسی صفحہ پر (علی انھا تمییز لہ) کی ترکیب میں (لہ) کو (تمییز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر اُس کیلئے صفت ہے۔

(۱۸۴) صفحہ ۱۰۹ پر فیرفع منہ الابھام) کی ترکیب میں (یرفع) کی ضمیر فاعل (ھو) کا مرجع (النکرۃ) قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ راجع کی مرجع کیساتھ تانیث میں مطابقت نہیں بلکہ اس کا مرجع (تمییز) ہے جو بہ نسبت (النکرۃ) اقرب بھی ہے۔

(۱۸۵) صفحہ ۱۱۰ پر (احدھما العامل فی المبتداء والخبر وھو الابتداء) کی ترکیب میں (العامل فی المبتدأ والخبر) کو معطوف علیہ قرار دیا ہے اور (ھو الابتداء) جملہ کو معطوف۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں پر عطف جملہ بر جملہ ہے یعنی (ھو الابتداء) جملہ (احدھما العامل) جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۸۶) اسی صفحہ پر (وھو الابتداء ای خلو الاسم عن العوامل اللفظیۃ) کی ترکیب میں (الابتداء) کو مفسَّر اور (خلو الاسم الخ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ یہ نحویوں کی نہیں تو ایسی صورت میں (ای) کے ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ قرار دیتے ہیں اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل۔ کما مرّ عن مغنی اللبیب فتذکر۔

(۱۸۷) صفحہ ۱۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے (اذ یصحان یقال الخ) کی ترکیب میں (یقال) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر فرماتے ہیں (بتاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا) **اقول** - یہ غلط ہے کہ تعبیرات کے مطابق نہیں وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یقال الخ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل)۔

ناظرین مقام غور ہے کہ صفحہ ۶ سے ترکیب نحوی شروع ہو کر صفحہ ۱۱۱ پر ختم ہوئی۔ تو کتاب کے کُل صفحات ترکیب صفحہ ۱۰۵ ہوئے جن میں (۱۸۷) غلطیاں ہیں اور وہ بھی موٹی موٹی جن کو دیکھ کر مبتدی بھی انگشت بدنداں رہ جائیں۔ کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں۔ ہم نے کُل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کیے۔ ورنہ اغلاط کی تعداد کہیں سینکڑوں تک پہنچتی۔ یہ ہے دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی نحو دانی۔ اسی دار العلوم کے تین صدر مدرس مولانا محمود حسن صاحب مولانا انورشاہ صاحب۔ مولانا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب بشیر القاری بشرح صحیح البخاری میں پیش کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ این خانہ ہمہ آفتاب است۔ اسی پر بعض ناعاقبت اندیش دیوبندی صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہمنے علمی خدمات انجام دی ہیں۔ شروح لکھیں حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہوگیا۔ کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے کہ اسلاف و اخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں۔ انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اُسکے پہلے باب کا سمجھنا نصیب نہ ہوا۔ اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب شرح مائۃ عامل کی ترکیب نہ آئی

آخر وجہ کیا

وہی جو ہمنے بشیر القاری میں بیان کی ہے کہ دیوبندی اکابر اپنے مرشد برحق حقیقت آگاہ ولایت پناہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہٗ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی کیساتھ پیش آئے۔ اور اصاغر تا ایں دم اُس بے ادبی اور گستاخی کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں بنظر براں دونوں پر راہ حق مسدود کر دی گئی

کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اسارت ادب کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جیسے اسلاف یہود نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبیاں کیں اور اختلاف انپر راضی رہے لہذا دونوں کا انجام ضلال بعید ہوا۔ کہ ہر روز بڑھے تو گرد ملادے گر رو بڑھے نا ہٹو رہ + بھپکا دہ نرکوڑہ ہے جو گرد کو سمجھے اور۔

ہدایات برائے اساتذہ

(۱) طلبہ کو جب تک نحومیر کے مسائل زبانی یاد نہوں شرح مائۃ عامل ہرگز شروع نہ کرائیں۔ (۲) عبارت کا تجزیہ کر کے ہر ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اگر اسم ہے تو اُس کی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر فعل ہے تو اُسکی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر حرف ہے تو اُسکی علامت بتاؤ۔ (۳) اگر اسم ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب معرب کی سولہ ۱۶ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے تو اسباب منع صرف میں سے کون کون سے سبب پائے جاتے ہیں نیز مفرد ہے یا مثنیٰ یا جمع اگر جمع ہے تو قلت یا کثرت۔ اور اگر مبنی ہے تو اسم غیر متمکن کی آٹھ ۸ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز مبنی کس چیز پر ہے حرف پر یا حرکت پر یا سکون پر۔ ملفوظ پر یا مقدر پر۔ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو گیارہ ۱۱ قسموں میں سے کونسا ہے۔ اور اُسکے شرائط عمل پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ نیز مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور۔ اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کونسا مرفوع ہے۔ اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسا منصوب۔ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کونسا مجرور۔ (۴) اور اگر فعل ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب کونسی قسم ہے اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے یا غیر اصل۔ اور کس پر مبنی ہے۔ نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے۔ نیز لازم ہے یا متعدی۔ اگر متعدی ہے تو بیک مفعول یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔ اور اگر کوئی اسم یا فعل معمول ہے تو اُس کا عامل لفظی ہے یا معنوی۔ (۵) اور اگر حرف ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو حروف عاملہ کی کونسی قسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور اگر غیر عامل ہے تو حروف غیر عاملہ کی کونسی قسم۔ نیز مبنی ہے تو کس پر

اسم منسوب

(۶) اُس اسم کو کہتے ہیں جسکے آخر یائے نسبت ہو۔ یہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحوی اسم مفعول کی طرح عامل قرار دیتے ہیں اور بعض اسم فاعل کی طرح۔ بر تقدیر اول اس کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے اور بر تقدیر دوم فاعل۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۳۴ پر زیر تعریف معدل لفظ (الاصلیۃ) کی ترکیب میں فرمایا اسم منسوب مفرد مونث نائب الفاعل فیہا ھی راجع الی الصیغۃ) اس سے معلوم ہوا کہ اسم منسوب کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے تو یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منسوب) لیتے ہیں جو صیغہ اسم مفعول ہے۔ اور ھمع الھوامع صفحہ ۱۹۲/۲ میں اسم منسوب الیہ کی تغیر لفظی اور معنوی بیان کرنیکے بعد تغیر حکمی بایں طور بیان فرمائی۔ (و حکمی وھو رفعہ لما بعدہ علی الفاعلیۃ۔ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منتسب) لیتے ہیں جو صیغہ اسم فاعل ہے تو اُس کا مرفوع انکے نزدیک فاعل ہوتا ہے۔ بوقت ترکیب اسم منسوب کے عمل کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ کہ یہ خطائے فاحش ہے جسمیں آجکل طلبہ درکنار اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

(۷) جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل کے عمل کو بوقت ترکیب نظر انداز نہ کریں۔ (۸) اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام بمعنی اسم موصول اسوقت ہوتا ہے جبکہ یہ بمعنی حدوث ہوں۔ اور اگر بمعنی ثبوت ہیں تو بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ جب انکے معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو کر ملحوظ ہوں تو بمعنی حدوث ہوتے ہیں۔ اور اگر تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ انکے معنی کی تقیید ملحوظ نہیں تو بمعنی ثبوت ہوتے ہیں۔ یہ چیز دریافت کرنے کیلئے مزید توجہ درکار ہوتی ہے کہ کہاں پر بمعنی حدوث ہیں اور کہاں بمعنے ثبوت (۹) تسمیہ میں واقع صفت مشبہ الرحمٰن و الرحیم عامل ہیں اور یہ کتب نحو میں صفت مشبہ کی بیان کردہ اٹھارہ ۱۸ قسموں سے خارج ہیں جن میں بعض حسن اور بعض قبیح ہیں کیونکہ یہ اٹھارہ ۱۸ قسمیں اسوقت ہیں جبکہ صفت مشبہ اسم ظاہر میں عامل ہو (۱۰) اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ معرفہ اسوقت واجب ہے جبکہ معنی تفضیل پر باقی ہو ورنہ واجب نہیں جیسے لفظ (آخر) کہ نوع رابع میں وجوہ ثلثہ سے معریٰ کرکے استعمال کیا گیا ہے

اور تیرہویں نوع میں معرف باللام عمل بہر صورت کرے گا تمت ثلاث عشرۃ کاملۃ

اصلاح ضروری

(نحو مررت بزید ای التصق مروری بمکان یقرب منہ زید) اور بیچو قسم آئندہ مقامات کی ترکیب میں قدرے فروگذاشت واقع ہوگئی جسکا بیان طلب پرچم جانے کے باعث درستگی نہ ہوسکی - فروگذاشت یہ ہے کہ مررت بزید کو مراد اللفظ قرار دیکر مضاف الیہ بنادیا - اور التصق مروری الخ کو جملہ مفسرہ صحیح ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف (مررت بزید) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای حرف تفسیر (التصق مروری بمکان یقرب منہ زید) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل - معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مضاف الیہ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی باقی معلوم پھر مررت بزید - اور التصق مروری الخ کی بر تقدیر ارادہ معنی وہی ترکیب کیجائے جو کتاب میں مذکور ہے - وجہ یہ کہ (مررت بزید) نحو کا مضاف الیہ ہونے کے باعث مراد اللفظ ہی مراد المعنی نہیں اور نہ جملہ ہوگا اور لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف نہیں ہوتا - اور جب مراد اللفظ ہے تو مفرد ہوا - اور جملہ مفرد کی تفسیر نہیں ہوتا - لہذا (التصق مروری الخ) بھی مراد اللفظ ہے تو یہ بھی مفرد ہوا - نظر برآں (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے ہے - اور ایسی صورت میں (ای) کا ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ اور مابعد عطف بیان یا بدل الکل ہوتا ہے - کما مرّ عن مغنی اللبیب وغیرہ - اساتذہ کرام بروقت درس اس چیز کا خیال رکھیں -

مائۃ عامل کے مصنف

شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں جو از روئے اعتقاد معتزلی تھے اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد کتاب جمل انہیں کی تالیف ہے جسکو مجموعہ نحو میر میں شامل کر دیا گیا ہے ابو علی فارسی کی کتاب الایضاح کی شرح لکھی جو بیس جلدوں میں مکمل ہوئی - ۴۷۱ھ میں وفات پائی -

اور اس کے شارح

عارف باللہ شیخ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی ہیں کما فی الدر المکنون لمحمد ماہ بن محمد انور آپکا اصلی لقب عماد الدین اور مشہور نور الدین ہے - اور اشعار میں تخلص (جامی) بتاریخ ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ خراسان کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے جس کا نام (جام) تھا اسکی طرف نسبت سے اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی کے (جام) بمعنی پیالہ کی طرف نسبت سے آپکا تخلص (جامی) ہے - قصبہ جام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے قصبہ جام کے رہنے والے اور جام شیخ الاسلام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے شیخ الاسلام کے جام سے فیض حاصل کرنیوالے چنانچہ خود آپنے ان دونوں نسبتوں کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ؎ مولدم جام و رشحہ قلمم + جرعۂ جام شیخ الاسلامی ست + لاجرم در جریدۂ اشعار + بدو معنی تخلصم جامی است -

نسب شریف اور تحصیل علم

آپکے والدین کریمین دونوں امام محمد علیہ الرحمۃ کے نسل پاک سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص تھے اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی سے صرف و نحو کی تحصیل فرمائی پھر ہرات ہوکر علامہ جنید علیہ الرحمۃ سے شرح مفتاح اور مطول پڑھی پھر خواجہ علی سمرقندی علیہ الرحمۃ کے حلقہ درس میں حاضر ہوئے جو سید شریف جرجانی قدس سرہ النورانی کے باکمال شاگرد تھے پھر شیخ محمد جاجرمی علیہ الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے جو علامہ سعد الدین تفتازانی کے سلسلۂ تلامذہ سے تھے پھر قاضی روم وغیرہ فضلائے روزگار سے استفادہ کیا شرح مائۃ عامل کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۴۵ ہے بعض تصانیف فارسی زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں -

سلسلۂ بیعت

مخدوم الملۃ حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہٗ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ سے بھی استفاضہ کیا -

وفات

جب عمر شریف اکیاسی ۸۱ سال کو پہونچی تو بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمقام ہرات وصال فرمایا۔ آیت کریمہ ومن دخلہ کان آمنا سے سن وفات نکلتا ہے جسکو بعض ادباء نے بایں طور نظم کیا ہے۔ جامی کہ بود بلبل جنت بشوق رفت * فی روضۃ مخلدۃ ارضہا السماء * کلک قضا نوشت بدروازۂ بہشت۔ تاریخہ ومن دخلہ کان آمنا۔ اور مولنا آسی مدراسی علیہ الرحمۃ نے اس تاریخ کو خالص عربی زبان میں فرمادیا جامیُ الذی ھو راح مجامنا * کالروح کان فی جسد المقبر کامنا * قد مات بالھرات وقد حل بالحرم * ارختہ ومن دخلہ کان آمنا *

بارگاہ نبوی میں مقبولیت

مخدوم معظم جناب خان بہادر بھیا شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے استاد معظم حضرت مولنا عبد السمیع صاحب (بیدل) قدس سرہ سے نقل کرکے بیان فرمایا کہ ایک قصیدۂ نعتیہ تالیف کرکے بایں خیال روانہ ہوئے۔ کہ مدینہ منورہ حاضر ہوکر مواجۂ شریف میں عرض کرینگے۔ جھومتے ہوئے جارہے تھے۔ عالم مستی طاری تھا۔ جب مدینہ منورہ سے قریب پہونچے تو محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحب سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ جامی آرہا ہے اُس سے کہدینا کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں پر نہ پڑھے۔ خواہم از شوق دست بوس تو برد * دست بیروں کن از یمانی برد * ورنہ اُسکی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑے گا جس سے فتنہ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ ایسی مقبولیت ذٰلِکَ فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ وہ قصیدہ بتمامہ یہ ہے۔

یانبی اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لدیک	بس بود جاہ و احترام مرا	یک علیکے ز تو ز صد سلام مرا
بسلام آمدم جوابم دہ	مرہمے بر دل خرابم نہ	خواہم از شوق دست بوس تو برد	دست بیروں کن از یمانی برد
مہر روئے تو برد ہوش از من	بنما روئے خود ز برد یمن	سوئیم افگن ز رحمتے نظرے	باز کن بر رخم ز لطف درے
زاری من شنو تکلم کن	گریۂ من نگر تبسم کن	لب بجنباں پئے شفاعت من	منگر در گناہ و طاعت من
گر نہ رفتم طریق سنت تو	ہستم از عاصیان امت تو	رحم کن بر من و فقیری من	دست دہ بہر دستگیری من
اے دل و دیدہ خاک نعلینت	رشتۂ جاں شراک نعلینت	روئے مجنوں بر آں زمیں اولیٰ	کہ بود پائے ناقۂ لیلیٰ
اے خوش آں سرزمیں کہ منزل تست	یا بر آں جا گذار محمل تست	ہر گیاہے کز آں زمیں خیزد	ناقہ در جیب و یاسمیں بیزد
پیش آں بارگاہ نورانی	شود ہمہ خاک راہ پیشانی	رو در آں بارگاہ حشمت و ناز	پیش سینہ نہادہ دست نیاز
دمبدم در معنئ سفتہ	خالی از لاف و دعوئ گفتہ	کے بود کہ میاں ممبر و قبر	کردہ صد چاک جیب و خرقہ صبر
یارسول اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لدیک	کے بود با دلے ز غم رستہ	جامی احرام آں حرم بستہ

ادب

ہمارے اُستاذ معظم حضرت مولنا عبد الحی صاحب افغانی قدس سرہ النورانی - - - - نے واقعۂ ذیل بیان فرمایا جو دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں درجۂ معقولات کے مدرس اعلیٰ تھے کہ ایکمرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا بایں خیال ترک کردیا کہ کھانے پینے سے پاخانے پیشاب کی حاجت ہوگی مبادا جس مقام پر قضائے حاجت کی جائے وہاں پر پائے اقدس پڑا ہو کہ یہ نظر عشاق میں بے ادبی ہے۔ لیکن شرعی حکم نہیں بلکہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق امکانی ادب ہے جیسے میرٹھ کے ایک مشہور رئیس محترم جناب منشی صادق حسین صاحب عرف چاند میاں مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدھ کو نہ مارنا کیونکہ اسکی عمر ہزار سال سے بھی زائد ہوتی ہے جس گدھ کو تم مارو شاید اُس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو ایسے گدھ کو مارنا شانِ ادب سے بعید ہے۔ الغرض کچھ دن قیام کرنیکے بعد مزار اقدس پر حاضر ہوکر طالب اجازت ہوتے ہوئے عرض کیا بسفری روم چہ فرمائی۔ تو قبر انور سے جواب آیا بسلامت روی و باز آئی۔ یہ جواب سنکر سراپا مسرت بن گئے کہ اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہونے کا مژدہ ہے چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے اور حسب معمول سابق قیام کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد سلام رخصت کیلئے حاضر ہوئے اور سابق کی طرح عرض کیا بسفری روم چہ فرمائی۔ اس دفعہ قبر انور سے جواب نہ آیا تو اشکبار ہوگئے کہ جواب نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب نہ ہوگی چنانچہ واپسی پر واصل بحق ہوگئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضہ الساطعۃ فی الدنیا والاخرۃ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا وماوٰنا وملاذنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین *

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ۔ ۲۶ شوال ۱۳۸۴ھ چہارشنبہ

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی
عکس طبع قدیم